ولله على الناس حج البيت من استطاع إليه سبيلا

الرحلة الحجازية

معروف بہ

سفرنامہ حج

۱۳۲۶ھ ۱۹۰۹ء

مؤلفہ و مرتبہ

جناب فاضل اجل عالم اکمل مولانا مولوی حکیم حاجی محمد عبد الغفور صاحب عم فیضہ

ساکن موضع رمضان پور پرگنہ بہار ضلع مونگیر متعلق ڈاکخانہ برگیہ

بماہ ذی الحجہ ۱۳۲۶ھ

باہتمام محمد سعید عبد السلام مالک

فاروقی شہر میں ہو گلزار ہوا

مطبع فی دہلی طبع مقبول ہوا ۱۹۰۹

اشتہار کتب مؤلفہ مؤلف سفرنامہ ہذا

اسعاف حاشیۃ الانصاف۔ فی مسئلۃ الاعتکاف +

تحفۃ الحاج۔ مسائل حج وعمرہ اُردو +

تسہیل المنہج فی مناسک الحج عربی +

الحصن المامون لمن یقتدی بالصحابۃ فی ا[illegible]

زبدۃ المقاصد فی تاذین یوم الجمعۃ علی ابواب المساجد +

سفرنامہ حج +

شفاء المتململ فی مسئلۃ الطہر المتخلل +

صرف الماعون فی علاج [illegible]

کاشف [illegible]

[illegible] الاحناف [illegible]

[illegible]وب فی الماکول والمشروب +

نافع الاحناف۔ حصہ دوم +

ہدایۃ الحجاج۔ اُردو۔ حج کرنے والوں کے لیئے نہایت مفید وبکار آمد رسالہ ہی +

واضح رہے کہ جو کوئی سچا ارادہ حج کا رکھے وہ صرف محصول (ٹکٹ) بھیجکر تحفۃ الحاج تسہیل المنہج۔ ہدایۃ الحاج۔ سفرنامہ حج مؤلف سے بلا قیمت طلب کرے +

المشتہر

مؤلف عفی عنہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى خلق الانسان ومنّ عليه بالاحسان ما يكل عن وصفه اللسان جعله فى الدنيا كمسافر
او عابر سبيل لينظر كيف يتزوّد فيها للرحيل ويستعد ليوم لا ينفع فيه البكاء والعويل يوم لا يسر
للانسان منه المفر ينجو فيه من عمل الطاعات واظب واصر ذلك اليوم فيه الى الله المستقر والصلوة
والسلام على رسولنا محمد المصطفى الامين الذى جاءنا بالحجج والبراهين واوضح لنا طرق اليقين
وعلى اله واصحابه الذين بذلوا جهدهم فى اطاعته متمسكين بسنته ومن بعده نشروها لامته وبعد
فيقول العبد المسكين غفر الله له ولوالديه ولاخوانه المسلمين ان لقول الله تعالى ولله على الناس حج
البيت من استطاع اليه سبيلا وبقول رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس قد فرض عليكم الحج
فحجوا اخرجه المسلم والنسائى كان الحج فرضا علىّ وكنت اتمنى من صميم الفؤاد اداءه لكن العلائق الدنيوية
الدنية اشتغلنى عن ذلك ومن جدّ وجد فاجتهدت وطلبت من الله اجابة طلبى فلبّانى وكتبنى من
حجاج بيته الحرام فى العام الثالث والعشرين بعد ثلاثمائة والالف من الهجرة النبوية على صاحبها
افضل التحية فخرجت من وطنى على جناح الاستعجال وقصدت البيت الحرام واديت الفريضة ومن
بعدها رحلت الى مسجد المدينة المنورة فصليت فيه سبع عشرة يوما وحظيت بالصلاة والسلام عند قبر المصطفى
صلى الله عليه وسلم ونلت اقصى السعادة والمنى وقد كانت مدة السفر ذهابا وايابا من حين خروجى من وطنى الى عودى
اليه سبعة اشهر ونصف شهر وشاهدت فى سفرى هذه التصعيبات والتشديدات التى تحدث على المسافرين
الى الحجاز فى القرنطينة والاهانة من ولاة الامور للحجاج والظعينة طلبت من الله تعالى المدد والمعونة
لتوضيح كل ما شاهدته فى سفرى وما جرى علىّ فوفقنى الله تعالى لذلك وكتبت هذه الرسالة وسميتها الرحلة
الحجازية المعروفة بسفرنامه حجاز راجيا من الله ان ينفع بها الحجاج وهى مفيدة لمن صحبها معه فى سفره الى البلاد المباركة
لان ذلك السفر قد اصبح من اصعب الاسفار نسأل الله ان يسهله وهو على كل شىء قدير وبالاجابة جدير

اظہار مدعا

ایک مدت سے ہم پر حج فرض ہوچکا تھا لیکن تعلقاتِ دنیاوی نے اسطرح شکنجہ مین کھینچا تھا کہ نقل و حرکت اور دم لینے کی سکت باقی تھی - جب اپنے علائق او عوائق کی طرف نظر کرتا دم بخود ہوکر حج کرنے سے مایوس ہوجاتا خصوصًا صاحب کہ چوّن برس کی عمر کو خیال کرتا تو یہ معلوم ہوتا کہ شاید حج کرنا ہماری قسمت میں نہین لکھا گیا -

لیکن جب وقت اچھا آیا توفیق رفیق ہوئی دفعتًہ حج کا ارادہ مستقل ہوا مسبب الاسباب وحدہٗ لاشریک لہٗ نے جلدی کے ساتھہ سارا اسباب اور سامان مہیا کر دیا -

اولاد اور احفاد کو حوالہ بخدا کر کے خدا ہی پر توکل کیا - گھر کو خیر باد کہکر روانہ ہوا ساڑہے سات ماہ کی سفر مین حج وغیرہ کر کے مع الخیر والعافیت واپس آیا -

اثنار سفر مین بمبئی - پیریا نون - عدن - کامران - جدہ - مکہ زادہا اللہ شرفًا و تعظیمًا و منحہ عزًّا و عظمتہٗ و اجلالًا و تکریمًا اور ینبع البحر اور احسن البقاع مدینہ طیبہ سے اکثر خطوط خیریت منوط مین بعض وقائع و حوادث کی کیفیت جناب اموں حاجی شیخ فضل امام صاحب و جناب اموں حاجی شیخ ابو البرکات صاحب مدظلہم اور نور چشمان حافظ محمد عبد الشکور و محمد مبین سلمہما اللہ رب العالمین کو لکھنے کا اتفاق ہوا تھا چونکہ انمین اکثر باتین اس زمانہ کے عازمان حج کے لئے مفید و بکار آمد تھین اسلئے بعض احباب اور اعزہ نے ان کو روزنامچہ کیطرح ترتیب دینے کی فرمائش کی + امتثالًا للامر و بپاس خاطر انلوگون کے حشو و زوائد کو حذف اور بعض وقائع کو مختصر کر کے خلاصۃ اللباب اسکا سفرنامہ کے طرز پر لکھدیا و باللہ التوفیق و ہو خیر رفیق -

آغاز سفر

ہوئی جبکہ توفیق پروردگار + چلے گھر سے ہم حج کو با افتخار
یہ توفیق حق ہر مسلماں کو دے + دعا ہے ہماری یہ لیل و نہار

۵ ماہ رجب سنہ ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۵ ستمبر سنہ ۱۹۰۵ء روز دوشنبہ کو مین[1] حج کے ارادہ سے چند رفقا[2] کی جمعیت کے ساتھہ اپنے مکان سے روانہ ہوکر اس - بی - ریلوے کے اسٹیشن کاشی چک پر پہونچا سہ ہو خق وفادار قصلانے جاہا + کیسے کا سفر بحث رسانے چاہا - باوجودیکہ مین گھر سے روانگی کا طریقہ و نیز اُن ضروری چیزون کا

[1] یعنی اپنی اولاد اور احفاد کو گھر مین چھوڑ کر اپنی بیوی اور ایک بچی خورد سالہ ایک خادم و ایک خادمہ کو ساتھہ لیکر اس سفر مبارک کو طے کیا

[2] یعنی حکیم خدابخش رمضانپوری اور جگہہ جگہہ اہیان دیگر جو اپنے اپنے خرچ کے خود متکفل تھے

تذکرہ جنکا غازیان حج کو مکان سے اپنے ہمراہ لیجانا نہایت ضروری ہے رسالہ[۱] ہدایۃ الحجاج مین درج کر چکا ہون تاہم حج کرنیوالون کی آسانی وسہولت کی غرض سے اس جگہ بھی مختصر بقدر ضرورت لکھتا ہون۔

اشیای ضروری کی تفصیل قرآن پاک۔ لوٹا (بدھنا) جانماز۔ مسواک۔ ٹوپی۔ عمامہ۔ کرتے۔ پائجامے ازابند۔ تہ بند (اگر رنگین[۲] ہو تو بہتر ہے) جوتا۔ توشک تکیہ۔ دری۔ دولائی یا بالاپوش۔ بڑا کمبل۔

عورت کے لئے برقع۔ پائتابے۔ دستانے۔ سرمہ دانی مین سرمہ اور اسکے لگانیکی سلائی۔ کنگھی۔

اقسام نقود سے زیادہ تر انگریزی گنیان (اشرفی) تھوڑے سے خردہ اور عبری نوٹ[۳] تکلیل چلن[۴] جال کے انگریزی روپے۔ مگر ریز کی دوانیان چوانیان جسقدر ممکن ہون۔ اور تھوڑے ڈبل پیسے بھی پاس رکھ لینے چاہئین۔ ان کے علاوہ رانبی۔ رسوٹی[۵] پائخانے کی۔ اور تار کا پنکھا بھی ہمراہ لینا چاہیے اور ریل پر کھانے کے غرض سے اشیای خوردنی گھر کی پکی ہوئی یا بازار کی ہمراہ رہین۔ رسالہ[۶] مناسک حج وعمرہ مثل **تحفۃ الحاج** مولفہ محرر سطور عفی عنہ کا بھی ساتھ لیجانا ضرور ہے مغرب کی نماز کے بعد اسٹیشن مذکور پر سب اسباب کو وزن کرا کے ایک دم سے بمبئی (اسٹیشن بوری بندر جس کو وکٹوریا ٹرمینس بھی کہتے ہین) کے ٹکٹ لیکر گاڑی مین بیٹھ گیا۔

چونکہ اُن دنون گیا سے آگے ریلوے لین زیادتی بارش کے وجہ سے ٹوٹ گئی تھی اور آمد ورفت کا سلسلہ بند ہو گیا تھا اس سبب سے بہلوگ الگی سرائے ہو کر روانہ ہوے۔

اگرچہ مین نے اٹھارہ روپے[۷] چھ آنہ بحساب فی کس محصول ریلوے دیگر انٹرمیڈیٹ کلاس (درجہ درمیانی) کا ٹکٹ لیا تھا مگر محض غریب رفقا کی ہمراہی کے لحاظ سے جنہون نے بارہ روپیہ ایک آنہ دیکر تیسرے درجے کا ٹکٹ حاصل کیا تھا ڈاک گاڑی مین نہ جا سکا۔ البتہ جو اسباب کہ بریک مین دیا تھا وہ ہم سے پہلے بمبئی کی ڈاک مین روانہ ہو گیا مین باقی ماندہ اسباب کو لیکر اپنے رفقا اور ہمراہیون کے ساتھ دوسری ٹرین مین جو کہ ڈاک گاڑی کے بعد آتی تھی تین بجے رات کو روانہ ہوا۔

---

[۱] مین نے اس رسالہ کو ۱۳۲۵ھ مین لکھا ہے شائقین حاجتمند انکو جناب حاجی امیر نواب صاحب رئیس موضع کوئلہ ضلع پٹنہ ڈاکخانہ بڑہ سے دستیاب ہو سکتا ہے [۲] بلکہ سب کپڑے رنگین ہون تو ہر دفعہ دھونے کی صعوبت سے محفوظ رہ سکتا ہے [۳] نوٹ ہر ایک گورنمنٹی کا عرب مین قبل حج کے تھوڑا اشکال کے ساتھ اور بعد حج کے بلا اشکال چلتا ہے۔ مگر بمبئی مین وہان کے نوٹ کے سوا کسی حلقے کا نوٹ بنک مین بھی بلا بٹہ کے نہیں چلتا ہے [۴] یعنی ۱۹۰۰ء اور ۱۹۰۲ء کے روپے بمبئی مین بلا بٹے کے نہین چلتے چنانچہ آگے مذکور ہوگا [۵] سوٹی یعنی پائخانہ کا فیمہ گرچہ عرب مین قیمتاً اور کرایہ پر ملتا ہے لیکن بسبب چھوٹے ہونے اور اوپر پردہ نہ ہونے کی وجہ سے اپنے مطلب کے موافق یہان تیار کرا کے لیجانا بہتر ہے [۶] یہ رسالہ لاہور مین مطبع صدیقی سے مل سکتا ہے۔ اس مین جمیع ارکان واحکام حج وعمرہ و زیارت مدینہ طیبہ کی طرف شد رحال وغیرہ

۲۶ رجب روز شنبہ جب گاڑی مغل سراے اسٹیشن پر پہونچی تو کمپارٹمنٹ ہی مین ٹکٹ دیکھا گیا اور اسباب ہمراہی کے وزن کی جانچ ہونے لگی - چونکہ اس سے قبل کچھ اسباب میل ٹرین کے بریک مین روانہ ہوچکا تھا - اسباب موجودہ ہمراہ وزن مندرجہ ٹکٹ سے کم پایا گیا جس سے جانچ کرنے والون کو کچھہ کرتے دھرتے نبن پڑا اور واپس گئے - پھر اُسی روز دوپہر دن کے قبل ریلوے اسٹیشن الہ آباد پر جو نینی سے ایک اسٹیشن آگے ہے پہونچے - اور وہان تبدیل گاڑی یا دوسری لین سے جانے کے لئے اُتار دئے گئے -

زنانہ کمرہ مین عورتین اور اسکے سائبان مین ہملوگ ٹھہر گئے -

بعد نماز عشا کے الہ آباد سے نینی ہو کر روانہ ہوے - اور دوسرے روز دن چڑھتے جبل پور پہونچے یہان بھی تبدیل گاڑی کے لئے اُترنا پڑا -

اسٹیشن کے اندر خلوت کے وضع پر ایک قطعہ مین غسلخانے اور پاےخانے کے سوا ایک چھوٹا سا کمرہ بھی تھا اس مین عورتین ٹھہر گئین -

ہمراہیان مین سے جس کے پاس انٹرمیڈیٹ کلاس کا ٹکٹ نہ تھا یہان سے تھرڈ کے ٹکٹ پر تین روپیہ آٹھ آنے دیکر بمبئی میل کے انٹر کلاس مین جانے کے مجاز ہوسکتے تھے مگر مین نے انکی غربت کے خیال سے اُن کا خرچ کرنا جائز نہ سمجھا اور ان کی رفاقت کو ترک کر کے خود ڈاک مین چلا جانا پسند نکیا -

۲۷ رجب روز چہارشنبہ دوپہر کو باوجودیکہ ہمارے پاس انٹرمیڈیٹ کے ٹکٹ بمبئی تک کے تھے مگر جبل پور مین انٹر کلاس کے نہونے[؎] کے باعث تکلیف کے ساتھ روانہ ہوے - اور شام کے وقت بھوساول کے اسٹیشن پر پہونچے - یہان بھی تبدیل گاڑی کی وجہ سے اُترنے چڑھنے مین تکلیف ہوئی - مگر یہان وہ خاص کمرہ ملا جسکے باعث دوسرے دن بمبئی تک باآرام تمام پہونچگئے -

۲۸ رجب روز پنجشنبہ آٹھ بجے رات کے وقت جبکہ گاڑی بمبئی کے مسجد اسٹیشن پر پہونچی تو اُن [illegible] دلالون نے جو ناواقف عازمان حج کے تاک مین وہان موجود تھے انھون نے ہمارے اُن رفقا کو جو دوسرے کمپارٹمنٹ مین بیٹھے تھے یہ کہکر اُتار لیا کہ بوری بندر کا اسٹیشن یہی ہے - جب گاڑی کھلنے پر ہوئی تو مین نے بھی ہمراہی رفقا کی ترکِ رفاقت و معیت کو نامناسب اور خلاف مروت خیال کیا اور اُسی وقت مین بھی فوراً بالعجلت تمام معہ اپنے ساتھیون کے گاڑی سے اُتر آیا دلالون کے دریافت کرنے پر مین نے کہا کہ اسوقت

؎ جیسا کہ اوپر بھی مذکور ہوا کہ جبل پور سے بمبئی تک پسنجر ٹرین مین انٹرمیڈیٹ (درمیانی درجہ) نہین ہوتا ۱۲

رات کو کسی مسافرخانہ مین قیام کرون گا اور صبح کو خانصاحب[1] سید نثار حسین شیخپوری بہاری[2] انسپکٹر آبکاری سے ملونگا۔ انسپکٹر صاحب کا نام سُنکے وہ عیار دغاباز دم بخود ہو کر وہان سے چل دیے۔
اِسکے بعد ایک یوریشین اسٹیشن ماسٹر جو شراب کے نشہ مین سرشار تھا ہمارے قریب آیا۔ اور اسنے نشہ مین اسباب تولنے کے لئے ایک دھوم مچائی۔ مگر اس سے قبل نظام الدین نامی ایک اہلکار پولس ہیری زبان سے سید نثار حسین صاحب انسپکٹر آبکاری کا نام سُن چکا تھا اُس نے اسٹیشن ماسٹر کو اپنے طور سے کچھ سمجھا کر باز رکھا اور ہملوگ اسٹیشن سے باہر آئے جسوقت مین پل پر پہونچا تو ملازم کسٹم (چنگی) کے میرے پاس آئے اور اُنھون نے ہمارے تمام بندھے ہوے اسباب کو کھولکر دیکھنا چاہا۔ جب مین سیدھے طریقے سے اسباب کو کھولکر دکھانے پر مستعد ہوا کہ عازمان حج کے پاس بجز اشیای ضروری متعلقہ سفر کے اور کچھ نہین ہوتا اور نظام الدین مذکور نے بھی اسکو غیر ضروری باعث تکلیف سمجھکر ان سے کہا کہ یہ سید نثار حسین صاحب کے دوست ہموطن ہین تب وہ باز آئے اور ان کے پنجہ ظلم سے مخلصی ہوئی ــہ اشراف کا گذر کبھی یارب وہان نہو۔ بیجا وجا کا پوچھنے والا جہان نہو۔
مین[3] نے ۱۸۹۷ء مین بمقام بمبئی فٹن جسکو وہان وکٹوریہ کہتے ہین بکثرت دیکھی تھین مگر ابکی کمتر نظر آئین اسلئے نظام الدین نے چھ بہلیان جسکو وہان اکلا کہتے ہین ہملوگون کی سواری کے لئے مہیا کردین اور کہدیا کہ اگر کمو سیٹھ کے مسافرخانے مین لیجائے گا تو فی گاڑی چھ[۶] آنے اور اگر اسمعیل سیٹھ کے مسافرخانہ مین اُتریگا تو بارہ[۱۲] آنے دیدیجئے گا۔ غرضکہ ہملوگ نو بجے رات کے بعد کمو سلیمان کے مسافرخانہ واقع فریار روڈ مین چمپم کے پھاٹک[4] پر وارد ہوے۔ موذن جو اُسوقت پھاٹک پر بطور دربان تعینات تھا اُس نے ہم لوگون کو اندر جانے سے روکا۔ مگر ہمارے رفیق حکیم خدابخش رمضانپوری نے کسی طرح اندر جا کر افسر مسافرخانہ کو ہماری خبر دی۔ اور چونکہ مجھکو یہ خبر مل چکی تھی کہ حکیم عبدالرزاق صاحب[5] ساکن موضع گودھرا لوان جو بال ہو موضع اوکھندی ضلع مونگیر مین رہتے تھے وہ حج بیت اللہ کے ارادے سے اس مسافرخانہ مین مقیم ہین اسوجہ سے مین نے

---

۱ یہ خطاب انکو گورنمنٹ انڈیا نے عطا کیا ہے ۱۲
۲ شیخپورہ ضلع مونگیر کے رہنے والے ہین قبل کسٹم بمبئی کے اسسٹنٹ کلکٹر تھے اب محلہ دادر مین محلات بمبئی مین انسپکٹر ابکاری ہین۔ ضمیمہ بعد حج کے جب مین بمبئی پہونچا معلوم ہوا کہ وہ مقام پونا تبدیل ہو کر چلے گئے ۱۲
۳ برادر کلان ہمارا حافظ محمد عبدالشکور سلمہ جب بمقام کلکتہ انٹرنس کلاس مین پڑہتا تھا وہان سے لندن جانیکا ارادہ کرکے بمبئی گیا تھا مجھکو اسکے لوٹانے کے لئے بمبئی جانیکا اتفاق ہوا تھا ۱۲
۴ مسافرخانہ کا شمالی پھاٹک ۱۰ بجے دن کو بند ہو جاتا ہے
۵ جب مین بمبئی لوٹ آیا تو معلوم ہوا کہ وہ جاتے وقت اثناء راہ مین جہاز پر سفر آخرت اختیار کیا انا للہ وانا الیہ راجعون ۱۲

اپنی روانگی سے پیشتر اُن کو اور سید نثار حسین صاحب کو اپنے اس عزم خیر سے بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع دی تھی مگر حکیم صاحب معہ صوف میرا پوسٹ کارڈ مرسلہ افسر مسافر خانہ کو دیکر کسی ؎۱ جہاز مین روانہ بیت اللہ ہو چکے تھے - اور میرے دوست ہموطن سید صاحب نے بھی افسر مسافر خانہ کو تاکید شدید کر دی تھی کہ جس کے باعث وہ میرے منتظر تھے مجھکو اور میرے رفقا کو بکمال اخلاق مسافر خانے ؎۲ مین لے گئے اور وہان بالاخانے کے تین کمرون مین جو قبل سے مخصوص میرے واسطے خالی کر رکھا تھا فروکش کیا - اور چند قلیون کو تعینات کیا جنہون نے ہملوگون کا سامان (اسباب) گاڑیان پر سے اُتار کر ہمارے حوالہ کیا -

افسر مسافر خانہ مولوی عبد المغنی صاحب ناظر و مہتمم مسافر خانہ ایک مرد ثقہ ذی اخلاق مسافر نواز ہین انہون نے ایک خاص مقفل پاپخانہ کی کلید ہمارے حوالہ کی کہ جو عوام کی گندگی سے محفوظ تھا -

۲۹ رجب روز جمعہ کو دفع کسل راہ کی غرض سے آرام کیا اُس دن کوئی کام نکر سکا مگر ؎ دل سے جو لو لگی تھی تو ہر دم تھی یہ دعا - پہونچادے مجھکو منزل مقصد پہ یا خدا -

۳۰ رجب روز شنبہ کو بوری بندر کے ریلوے اسٹیشن سے وہ اسباب ضروری متعلقہ سفر جو علیحدہ بھی ڈاک گاڑی مین روانہ ہوا تھا چھکڑہ پر چھ آنے کرائے کے وعدہ پر رکھکر چلا - کسٹم کے لالچی پیادون نے روکنا چاہا چونکہ ہمارے ہموطن دوست سید صاحب کسٹم کے سب انسپکٹر رہ چکے تھے اسوجہ سے اُنکا نام سُنکر اپنا سا منہ لیکے رہگئے - لیکن گاڑیبان کے ذریعہ سے کچھ بخشش کے امیدوار ہوئے مین نے آٹھ آنے پیسے دیکر اُنھین خوش کیا - شام کو رویت ہلال ہوئی -

یکم شعبان روز یکشنبہ سے مین چیزون کی خریداری شروع کر دی اور برنج باسمتی فی من [illegible] برنج معمولی اور دال مسور دال ارہر و مونگ فی من [illegible] - دال نخود و گندم فی من [illegible] - آرد گندم فی من [illegible] آلو فی من [illegible] - روغن زرد فی سیر [illegible] - پیاز فی من ۱۲؍ - مرغیان فی قطعہ [illegible] بقصد قیام تا ماہ ذیحجہ خرید کر لی - علاوہ ان کے جن چیزونکا بمبئی سے خرید کر لیجانا ضرور ہے گرچہ مین نے اُن کو علی وجہ الاتم **ہدایۃ الحجاج** کے صفحہ ۴۴ مین لکھدیا ہے تاہم تھوڑی سی ضروری چیزون کے نام بہ نظر سہولت عوام اس جا پھر لکھنا فائدے سے خالی نہین - احرام کے کپڑے عورتون کے مُنہ پر لگانیکی پنکھیان - حاجتی

؎۱ چونکہ معمول یہ ہے کہ جبتک کمران مین قرنطینہ کا انتظام ٹھیک نہین ہوتا ہے حجاج کا جہاز بمبئی سے نہین جاتا اسلیے جس کسی کو موقع ملتا ہے وہ تاجرون کے جہازون مین قبل ماہ رجب بھی جاتا ہے مگر اسمین خرچ زائد و تردد کثیر ہے ۱۲ ؎۳ گرچہ کوئی چیز قابل محصول دینے کی نہ تھی مگر سب اسباب کو کھولکر دکھانا سخت مشکل تھا ۱۲ ؎۲ مسافر خانہ کا لفظ اس زمانہ مین ایسا مکروہ و ذلیل ہے کہ امرا و کو اسکا تخیلات اہل نظرت کے خلاف ہے مگر میرے خیال مین کلکتہ کا ڈِسن ہوٹل اور یہان مسافر خانہ مین اس قدر فرق ہے کہ وہ یورپین لوگون کا فرودگاہ ہے اور یہ ہندوستانیون کا اُترگاہ ۱۲ ؎۴ مالک پیسہ اخبار نے رسالہ مذکور کو مفید حجاج سمجھکر خود طبع کیا ہے ۱۲

(ٹین کی چھوٹی سلفچی) بالٹی یا کرمچ (کنوس) کا ڈول ڈونگے مٹکے یا کرمچ کی مشک یا ٹین کا ٹنکا (کنستر)
بھونا ہوا چنا - بسکٹ انڈا - مرچ سرخ - دھنیا - ہلدی - زیرہ سیاہ و سفید کے سفوف - گولمرچ مسلم و سفوف
لونگ - الائچی خرد و کلان - دارچینی - تیزپات - ادرک - لہسن - نمک - شکر - چای - ولایتی دودھ - ساگو
اراروٹ - سپیاری - کتھہ ڈلا اور سفوف - چونہ - پان - سوئی - پیچک - دیاسلائی - لالٹین - چربی کی
بتی - رکابی - کٹورہ - گلاس - تامچینی کے ہون تو بہتر - چمچہ - دیگچی - سرپوش کفگیر تانبے کے - کرچھا -
توا - کڑاہی - چولہا لوہے اور گیاس کے - سروتہ - رانبی - (کھنتی) چھوٹی پنکھیان - اسٹیل بکس (پیٹی)
سنی بیگ چھوٹا اور بڑا - کرمچ کا بڑا بیگ - کلہاڑی - سوا - سُتلی - چھری - چاکو - استرہ - مقراض - سیلی
صابون دیسی - روغن تل - روغن چنبیلی - روغن حنا - عطر - چھتری - چٹائی - بسل اور رسہ - ورنہ کھرل دستہ
آوندو دستہ - عرق کیوڑہ - عرق گلاب - شربت انارین - شربت لیمون - املی - ترشی ابنہ (کھٹائی) سوڈا
لمنیڈ - پیپرمنٹ اکسٹراکٹ یا آئل - رب السوس - کافور - اسپغول - فرانس کی بنی ہوئی کنین کی گولیان -
ہاضم گولیان یا چورن - مٹی کی صراحی - فیلٹر صراحی - پوسٹ کارڈ - لفافہ - ٹکٹ - کاغذ - دوات - قلم - پنسل -
روشنائی - جیبی گھڑی - قطب نما - موسمی پھل وغیرہ بمبئی مین دو قسم کے باٹ ہین - ایک پونڈ اٹھالیس روپیہ بھر
دوسرا نمبری اسی روپیہ وزن کا ٥ اسباب تجمل کی جو طیاری ہے * کیا فائدہ ناحق کی گران باری ہے -
غافل تو یہ بوجھ اپنے سر پر نہ اٹھا * جانا تجھے دور ہے سفر بھاری ہے -

۳ر شعبان روز سہ شنبہ کو اشیائے ضروری خرید ہو گئین اور پیٹیون و غلجات کے لیتے پر نام و نمبر بخط جلی
ہلیلہ و کسیس کی سیاہی سے لکھکر فرصت پائی -

۴ر شعبان روز چہار شنبہ حکیم خدا بخش نے محبوب علی کریم بخش و لال بھنڈی بازار متصل محلات بمبئی
سے بامید حصول دولانے پاس اور ٹکٹ ریل و جہاز کے ملاقات کی - مگر جبکہ اُس نے یہ کہا کہ فی کس مبلغ
پانچ روپیہ دینے پر ہم یہان اور ہمارے ایجنٹ کامران و جدہ تک کے لئے جملہ سامان بسہولت و آسانی مہیا
کر دینگے اور افتخار الزاہدین نے جو وہان موجود تھے اسکے قول کی تائید کی تو نقصان بے ضرورت سمجھکر
گریز کیا گیا - آتش خان و لال سے ہم نے ملاقات کی اسکی تقریر بھی دلپذیر تھی مین نے کنارہ کشی کی -

۵ر شعبان روز پنجشنبہ کو حکیم موصوف کرنسی بنک سے گنیان خرید کرنیکے بدین وجہ مجبور ہو کر واپس آئے - کہ بنک والے

٥ جس طرف مین گردس آئیل رمّی کا تیل آتا ہے اسکو ہمیرے دیار مین گستیرہ کہتے ہین اور دوسری جگہ ٹین کنستر اور ... مین تنکا -

٦ عرب مین ادرک نہین ہوتی ۱۲ ٧ جہاز پر پان بوسیدہ ہو جاتے ہین ۱۲ امرا بمبئی سے ... کی پنیج دار چاپانی بھی خرید کر
لیجاتے ہین اور وطن سے نیم کے طلال ... دانتون ... کنارہ رہنے مین عافیت ہے ۱۲

کلکتہ کے خردہ اور نمبری نوٹون اور ۱۸۳۵ء و ۱۸۴۰ء کے مضروب روپے پر ایک روپیہ سیکڑا بٹہ طلب کرنے لگے اور سوائے سکے حال دیگر سکون کے بلا بٹہ لینے سے انکار کیا۔

۶ رجب روز جمعہ کو مولوی عبد المغنی صاحب ناظر و مہتمم مسافر خانہ نے گنیون کے خرید نکرنے کا حال سنکر حکیم موصوف کو ہمراہ لیکر بازار سے نوٹ کلکتہ کو ایک آنہ سیکڑا بٹہ پر فروخت کرا کے گنی کی خرید اُنکی پر فی گنی تین پائی (ایک پیسہ) دیکر پندرہ پندرہ روپئے کو گنیان خرید کرا دین۔ بمبئی مین بحکم گورنمنٹ پرانے سکے ۱۸۳۵ء و ۱۸۴۰ء کے چلن کا عرصہ سے موقوف ہو جانیکا حال معلوم ہونے کے ساتھ یہہ خبر مگر غلط[ع] مشہور ہوئی کہ ترکی گورنمنٹ نے بھی انگریزی پرانے سکے (روپئے دوانیان چوانیان) کو لبطال (غیر رائج) اقرار دیا ہے اسلئے مجکو پرانے سکون کو دس آنہ سیکڑا بٹہ دیکر تبدیل کرانے پر مجبوری ہوئی۔

۷ رشعبان روز شنبہ کو واپسی ریل کا ٹکٹ (جو یہ ایک حکم جدید سال حال نافذ ہوا تھا) ہم اور ہمارے رفقا نے خرید کیا اور اُن کا نمبر جو ۲ تا ۱۱ تھا بخوف گم گشتگی مین نے لکھ لیا۔ لیکن ٹکٹ دہندہ نے سہل انکاری سے بعذر نہین پائے جانے نشان اسٹیشن کاشی چک کے کل ٹکٹ اسٹیشن گیا کا (جس پر حجاج پلگریم لکھا ہوا تھا) لینے پر مجبور کیا۔ اور سوائے ٹکٹ تھرڈ کلاس (درجہ سوم) کے (یہ کہکر کہ بعد واپس آنے کے اسکو تبدیل کرا لینا) اور کسی درجے کا ٹکٹ طلب کرنے پر بھی ندیا۔

کرزن گزٹ جلد ۲۳ مطبوعہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۷ء مین لکھا ہے کو رنمنٹ نے بمبئی کے مولوی رفیع الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا سے مشورہ طلب کیا ہے کہ ریل اور جہاز کی واپسی ٹکٹ حجاج کو بمبئی مین ملکرے مولوی صاحب ممدوح نے جو اس کا جواب بوساطت پولس کمشنر بمبئی دیا ہے اسکا اخری مضمون یہ ہے پیرس او[ر] وینس کی مجلس مین دوسری اقوام نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ حجاج پر ٹکس لگا کر اُنکی کثرت سے مکہ جانیکو روکا جائے تو سلطنت عثمانیہ اس تجویز مین اس بنا پر شریک نہین ہوئی تھی کہ وہ کسی امیر یا غریب کو حج کے جانیسے نہین روکنا چاہتی ہے دنیا مین آپ ہی[ع] کے طرفدار سب نہین + اس مجمع کثیر مین کچھ با خدا بھی ہین۔

۸ رجب روز یکشنبہ کو حکیم خدابخش کے پاس حاصل کرنے مین دلال مذکور او راسکی امداد و اعانت مین دگر مخفی) اسکے سویدلے کوئی دقیقہ مزاحمت و مدافعت کا فروگذاشت نکیا مگر سپرنٹنڈنٹ کمشنر صاحب کی جب آخری توجہ حکیم موصوف کے حال پر مبذول ہوئی تب ان کو بھی سولہ پاس (جو چار پانچ انچ کا لمبا

ع عرب مین سب طرح کے سکے چلتے ہین ۱۲ ع یعنی پیرس و لندن کے ۱۲

چوڑا اور چپر سوائے نمبر شمارہ ۸۸ تا ۹۰ کے انگریزی میں اور کچھ لکھا ہوا نہ تھا ٭

۹ شعبان روز دوشنبہ کو نماز مغرب کے بعد ایک کانسٹبل گھنٹی بجاتا ہوا مسافر خانے میں منادی کر گیا کہ جس نے واپسی ریل کا ٹکٹ اور پولس کمشنر سے پاس لیا ہو وہ اپنا سامان (اسباب) درست مہیا کر رکھے اُسکو ۹ بجے صبح بھپھارے (جسکی حقیقت آگے معلوم ہوگی) میں حاضر ہونا ایک ضروری امر ہے اور وہ جبتک وہاں نہ جائیگا اسکو جہاز کا ٹکٹ نہ ملیگا۔ میں نے صبح کو کھانیکی چیز مرغ مُسَلَّم وغیرہ تیار کرائی ٭

۱۰ شعبان مطابق ۱۰ اکتوبر روز سہ شنبہ کو بعد نماز صبح کانسٹبل متعدد قلیوں اور ایک تعداد کثیر بیل گاڑیوں کی لیکر مسافر خانے میں آیا۔ اور سب اسباب ہم لوگوں کا (سوائے کھانیکی پکی ہوئی چیزوں کے) قلیوں سے اُٹھوا کر دیہ باور کرا کے کہ آج ہی پیر بانوں میں ملجائیگا) گاڑیوں پر لاد کر چلتا ہوا۔ قلی کی مزدوری یا گاڑی کا کرایہ ہم لوگوں کو نہ دینا پڑا۔ بعد عورتوں کو برقع کے علاوہ پردہ دار اکلا (بہلی) میں سوار کر کے ہم لوگ وکٹوریا فٹن کا بارہ آنہ کرایہ دیکر کھانیکی چیزیں ہمراہ لیکر مسافر خانہ سے شمالی جانب ایک میل کے فاصلہ پر بھپھارے کے مقام میں پہنچے۔ پہلے وہاں جہاز کا ٹکٹ خرید کرنیکا حکم ہوا چونکہ میں نے ناواقفیت کی وجہ سے منی بیگ میں قلیل سا نقد رکھ چھوڑا تھا جو خریداری ٹکٹ کو کافی نہ تھا۔ مگر ہوشیار حکیم خدابخش نے جملہ نوٹ اور گنیاں اپنے ساتھ لیا تھا اُن سے لیکر جہاز کے فرسٹ کلاس (درجہ اول) کے ڈھائی ٹکٹ دو بحساب فی ٹکٹ ایک سو پچیس روپیہ اور نصف بچہ کا باسٹھ روپیہ آٹھ آنہ علاوہ دو ڈک (ڈیک) یعنی تھرڈ کلاس کے فی تیئیس روپے ہم نے خرید کیے۔ روپیوں کے شمار میں توقف و تاخیر ہونے کی وجہ سے مغل کمپنی کے جہازوں کا ایجنٹ بجائے ہر ایک گورنمنٹی کا نوٹ خردہ و نمبری بعدہ گنیاں بخواہش تمام لے لیتا تھا۔ مگر بجائے ٹکٹ جہاز کے پولس کمشنر کے دیے ہوئے پاس پر مہر کرنیکے بعد ایسا نشان لکھدیتا جو عقول متوسط کے ادراک سے خارج تھا۔ وہاں کی بدعنوانیوں میں سے پہلی بدعنوانی یہ تھی کہ خریداری ٹکٹ کیوقت دلالوں کی یورش اور غیر ضروری مداخلت سے ٹکٹ لینے والوں کے ہوش و حواس بجا نہ تھے بمبئی میں دلالوں کے دخل در معقولات کا انتظام کرنا گورنمنٹ کے لیے ایک ضروری امر ہے ٭

چونکہ کیبن جسکو سلون اور سکن کہتے ہیں لور پوپ (چھتری) کا ٹکٹ دینا وہاں معمول نہ تھا دلالوں کی ہدایت سے حکیم خدابخش نے مجبوری کے ساتھ بجائے چھتری کے ڈک (ڈیک) کا ٹکٹ خلاف خواہش اپنے بھسعر میں خرید کر لیا مگر دلالوں نے اشارۃً کہدیا کہ آگے چلکر چھتری پر اپنے قیام کا بندوبست کر لینا ٭

بخور خانہ بھپھارا۔ بعد خرید کرنے ٹکٹ جہاز کے عموماً بچھونے اور میلے کپڑے اُن لوگوں کے جو ہمراہ لے گئے تھے

ے بلوہائی جہازوں میں اسکو ڈیک کہتے تھے ۱۲ ےہ چھتری فرسٹ اور سکنڈ کلاسوں کی چھت ہو۔ حقیقتاً یہ چھت فرسٹ والوں کی ہوا خوری کی جگہ ہے

اُنپر مُہر ثبت کرکے اسٹیم (انجن) میں ڈالے گئے جو مذکورہ ذیل کمروں کے باہر قائم اور گرم کیا گیا تھا جس کسیکا بچھونا چٹائی یا کمل میں لپٹا ہوا تھا وہ چٹائی تو جلکر خاک ہو گئی اور کمل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا +

بعد دس بجے دن کے عورتیں واپسی ریل کا ٹکٹ لیکر ایک پردہ دار کمرہ کے اندر جسمیں سوائے لیڈی ڈاکٹر (ڈاکٹرنی) کے دوسری کوئی عورت اجنبیہ نہ تھی داخل ہوئیں اُس نے اُنکی نبض دیکھکر واپسی ریل کے ٹکٹوں پر مُہر کرکے اُنہیں دوسرے کمرہ میں جو اِس سے ملا ہوا تھا بنچ پر بٹھا دیا +

تیسرا کمرہ جو قد آدم پختہ دیواروں پر تین طرف سے ہوا اور روشنی آنے کی غرض سے متفرق پایوں پر قائم کرکے اِنکے بیچ کو لوہے کے جال سے گھیر کر ڈبل ٹین کی چادر کا سایہ کیا ہوا تھا۔ اسمیں ہم لوگ جاکر ٹکٹ واپسی ریل کے لیے ہوئے صف بصف شخص ایک ذلیل طور سے کھڑے کیے گئے۔ ایک چپراسی نے واپسی ریل کے ٹکٹ اور نیز کپڑے پر جو ہم لوگ پہنے ہوئے تھے سُرخ مُہر (جو مہذب لوگوں کیلیے بدنما دھبہ تھا) ثبت کر دی جس میں داخلہ کی تاریخ (۱۰۔ اکتوبر) لکھی ہوئی تھی۔ بعدہ سول سرجن (ڈاکٹر) نے کسی کی اُنگلی کو دبایا کسی کی بغلیں اور بُن ران کو ٹٹولا بعض کی نبض ہی دیکھکر سب کو اس کمرہ سے اس طرف باہر کر دیا جسکے اندر عورتیں تھیں۔ باہر نکلتے ہوئے اُس کانسٹبل نے (جو اسباب ہمارا مسافر خانہ سے لایا تھا) مجھ سے کہا کہ تمھارا بچھونا تک اسٹیم (بھپارے) میں سے بچاکر پھر پانوں روانہ کر دیا گیا۔ میں نے مجرد اُسکے بیان پر باضابطہ شکریہ ادا کیا

یہاں کی بدعنوانیوں میں سے دوسری بدنظمی یہ تھی کہ اس جگہ یا اسکے قریب ایک گاڑی بھی سواری کی (جس کا متعدد موجود رہنا ضرور تھا) نہ تھی۔ بمجبوری ہم لوگ فی کس ایک آنہ دیکر چھکڑوں (اسباب لادنے کی بیل گاڑیوں) پر مستورات کو بٹھا کر بہت ہی تکلیف کے ساتھ سمندر کیطرف روانہ ہوتے۔ سمندر (جو وہاں سے کچھ فاصلہ پر تھا) کے کنارہ پھاٹک پر ایک کانسٹبل واپسی ریل کے مہری ٹکٹوں کو دیکھکر اندر جانے کی پروانگی دیتا تھا +

گودی (کشتی اور جہاز پر چڑھنے کا پلیٹ فارم) سے ملا ہوا بہت سے بوٹ (بڑی کشتی) اگر بلا پٹے ہوئے موجود تھے کسٹم ہوس کے چند انگریز اپنی نگرانی کے ساتھ اُنپر لوگوں کو سوار کرا کے یکے بعد دیگرے روانہ کر رہے تھے۔ مگر تیسری بے عنوانی یہ تھی کہ ایک انگریز جوان طویل القامت (جس کی شکایت بعد کو کلکتہ کے کسی انگریزی اخبار میں شائع ہوئی تھی) لوگوں کو کشتی پر سوار کرانے میں بہت عجلت اور عورتوں اور مردوں کو بٹھانے میں بہت ہی بے قرینگی کو راہ دیتا تھا جس سے ایک جماعت کے لوگ اپنی جماعت سے متفرق اور جُدا ہو جاتے تھے۔ بلکہ وہ طریقہ ہندوستانی طرز اور وضع اور تہذیب کے سراسر خلاف اور ایذارساں تھا +

سلہ مُہر اسلیے کی کہ ڈیفنس اند گزمن شدہ اسباب اور آدمی کی شناخت پائی جائے ۱۲

پیر پانوں۔ ہم لوگ بعد بارہ بجے دن کے بوٹ (کشتی) میں سوار ہوکر بعد تین بجے سمندر کو عبور کر کے دوسرے کنارے سمندر کے پہنچے وہاں ایک غیر معمولی مہل لکڑی کا پل تھا جس سے بوٹ کو ملا دینے پر لوگوں کو اترنے میں کسیقدر سہولت آسانی ہوئی۔ وہاں سے تھوڑا شمال رخ چلکر مغرب کی طرف چلے۔ سو قدم کے فاصلہ پر داہنی جانب سڑک ایک قبہ پختہ دکھائی دیا جس میں شرقی غربی دو دروازے تھے اور اُسکے چاروں طرف پختہ سائبان محراب دار پائے پر جسپر چونا پھرا ہوا تھا۔ میں اُسکے اندر پورب دروازے سے داخل ہوا۔ قبہ کے بیچ میں ایک مربع چبوترے کے وسط میں ایک اونچی پختہ قبر تھی جسکے چاروں گوشوں پر چبوترے کے چار ستون ہیزمی متوسط گداز پر چارپائیاں رکھکے شامیانہ اُسپر کھینچکر ہر چہار جانب شیشے کی چھوٹی چھوٹی کنڈیاں اور طرح طرح کے قمقمے آویزاں تھے مزار کو چادرسے ڈھکا ہوا دیکھکر یہ شعر یاد آیا ؎ ڈھپ گیا خاک سے تربت میں بدن میت کا ✤ کیا تکلف جو شجر کی ہے چادر باہر ✤ اور صحیح بخاری میں ہے ورأی ابن عمر فسطاطاً علی قبر عبد الرحمن (بن ابی بکر) فقال انزعہ یا غلام فانما یظلہ عملہ [1] ؎ بجز گیاہ نپوشد کسے مزار مرا ✤ کہ قبر پوش مزارم ہمیں گیاہ بس است ✤ اور شرقی سائبان میں ایک پیر زن سفید پوشاک زیب تن کیے ہوئے بیٹھی تھی جو مجھکو دیکھکر سائبان شمالی میں چلی گئی۔ ہمارے استفسار کے جواب میں اُس نے کہا کہ صاحب مزار کا نام پیر پانوں۔ اور انہیں کی طرف یہ مقام منسوب ہے۔ ہمارے قیاس میں یہ جگہ بمبئی سے مشرق جانب مائل بگوشہ شمال کوئی چھ میل کے فاصلہ پر سمندر کنارے دامن پہاڑ میں واقع ہے جب میں وہاں سے شاید دو سو قدم آگے پچھم کو چلا ہونگا کہ میں نے ایک مسلمان اور دوسرے ہندو کو لب سڑک ہم لوگوں کا منتظر پایا۔ مسلمان نے اپنا نام عبد الرسول اور ہندو نے تر لکھو بتایا اور کہا کہ ہم دونوں قرنطینہ کیمپ کے اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر ہیں وہ لوگ میرا ٹکٹ دیکھکر مجھکو فرسٹ کے کمرے میں جگہ دیکر کہا کہ تمہارے خادم اور ماماں کے پاس تھرڈ کلاس کا ٹکٹ ہے اس لیے انکو اور نیز چھتری و سکن کے ٹکٹ لینے والوں کو تھرڈ کی بارگوں میں رہنا ہوگا۔ پھر سول سرجن انگریز ڈاکٹر نے اور بھی اضافہ کیا کہ ہر کمرے میں فرسٹ کے دس آدمیوں کو ٹھیرنا ہوگا۔ اگرچہ بہتیری دوسری اپنی عورتوں کے لیے جہاز کے فرسٹ کلاس کا ٹکٹ لیا تھا مگر خود بباعث نہ ملنے ٹکٹ سکنڈ چھتری کے بمجبوری تھرڈ کا ٹکٹ لیا تھا۔ اسلیے وہ مع مستورات کے تھرڈ میں رہنے پر مجبور ہوئے۔ کیونکہ کوئی ہندی معاشرت کا عادی عورتوں کو تنہا فرسٹ میں چھوڑکر انہیں غیر جنس کے ساتھ رکھکر اپنا علیحدہ اُن سے رہنا کیونکر پسند کر سکتا تھا ؎ پاے ورزنجیر پیش دوستاں ✤ بہ کہ با بیگانگاں در بوستاں ✤ ان لوگوں کے تھرڈ میں چلے جانیسے کسی نے ہمارے کمرے کی طرف رُخ نہ کیا اور نہ ہمکو تبدیل کمرہ یا تھرڈ میں جانے کی ضرورت ہوئی ✤

[1] ابن عمر نے عبد الرحمن بیٹے ابو بکر کی قبر پر خیمہ دیکھکر کہا کہ دور کر اسکو اے غلام اسلیے کہ اسکا عمل اسکا سایہ کرے گا ✤

اور پر مذکور ہوا کہ میں نے قصداً کل اسباب اپنا حوالہ کانسٹبل کر دیا تھا۔ لیکن اکثروں نے خصوصاً وہ لوگ جو مسافرخانے خارج فرود تھے اپنا اسباب ہمراہ لے چلے تھے اُنکا اسباب بھی سمندر کنارے ضبط ہو گیا اور جواب ملا کہ سب کے سامان ایک ساتھ دیا جائے گا۔ شام کیوقت ہر ایک کو اپنے اسباب خصوصاً بچھونے کی فکر ہوئی۔ ہم لوگوں نے ڈاکٹر سے اسباب کی التجا کی یہ چوتھی بے عنوانی تھی کہ ڈاکٹر نے کورا جواب دیا کہ قلی بمبئی سے ہنوز نہیں آئے ہیں اور نہ کل اسباب ابھی آیا ہے۔ الغرض شب کو اسباب کسیکو نہ ملا۔ جو کچھ کھانا کہ پکا ہوا بمبئی سے ساتھ لایا تھا میں نے اسے کھاکر بانس کی چٹائی پر جسکا فرسٹ کلاس میں فرش کیا ہوا تھا بلا بچھونے اور تکیے کے بہت ہی تکلیف سے آرام کیا دن کے تھکے ہوئے خستگی کے باعث خواہ مخواہ نیند آگئی ؛

پانچویں بدنظمی یہ تھی کہ کروسن تیل جلانیکی اندر کیمپ کے سخت ممانعت تھی اور ساتھ اُسکے قرنطینہ کامران کے عکس یہاں روشنی کا کوئی انتظام بھی نہ تھا مجبوراً میں نے شب کو چربی کی بتی جلائی اور تا قیام وہاں کے ہر شب کو چربی کی بتی جلاتا رہا ؛

چھٹی بدعنوانی یہ تھی کہ آدھی رات کے بعد چیزوں کو بہت ہی بے رحمی اور بے عنوانی سے پٹخنے کی آواز اور قلیوں کا شور و غل سنکر یاس ہوا کہ اسوقت ہم لوگوں کا اسباب آرہا ہے ؛

۱۱۔ **شعبان** روز چہارشنبہ صبحکو سول ڈاکٹر نے کہا کہ جب تک کل اسباب جمع نہو جائے کوئی شخص تا حکم ثانی اسباب کے نزدیک نہ جائے۔ دس بجے دنکو اُنسے پہلے اپنا اپنا اسباب پہچانکر علحدہ کرنیکا حکم کیا۔ پھر اُٹھاکر لیجانیکی اجازت دی چند غریب سندھیوں نے فی عدد تین فلوس لیکر ہمارا اسباب کمرے کے قریب اُٹھاکر رکھدیا۔ لیکن کسیکا اسٹیل بکس ٹوٹا ہوا کسیکا گھی کنستر سے گرا ہوا۔ کسیکا غلہ بستے سے پھٹکر نکلا ہوا پایا گیا۔ کوئی کہتا تھا کہ ہمارا لوٹا کھیا گیا کوئی کہتا تھا کہ ہمارا پاندان گم ہو گیا۔ ہمارا بھی ہیزمی بنر صندوق کے اوپر کا ایک کونہ ٹوٹکر ایک زنجیر اُسکی نیچے لٹک آئی تھی مگر کچھ خرچ کرکے اُسکی مرمت کرائی گئی۔ مجکو تمام شب اپنی مرغیاں خریدکردہ بمبئی کے شبانہ یوم بے آب و دانہ رہنے کا خلجان تھا پر اُنکو زندہ پاکر میں بہت خوش ہوا ؛

سول ڈاکٹر دو عورتوں کو (جو بصورت و بلباس آیا ساریاں اور کُرتے پہنے ہوئے تھیں) ساتھ لیکر ہر تھرڈ کیمپ کے اندر عورتوں کو اُنسے اور مردوں کو خود شمار کرکے باوجودیکہ بہتیری کوٹھریاں خالی تھیں اور خالی رہ گئیں تاہم تھرڈ ہر کوٹھری میں دس آدمیوں کو رہنے کے لیے تاکیدی حکم دے گیا ؛

۵۱ کامران کے ہر ایک جھونپڑے اور کمرے کے اندر تمام رات لالٹینیں روشن رہتی ہیں ۱۲ ۵۲ یہ دواؤں کا عطار خانہ تھا یہاں بہتیری دوائیں یونانی ساتھ لی تھیں مگر اگر بے ضرورت تھیں۔ کیونکہ کہ مکہ میں سب قسم کی دوائیں یونانی اسمٰعیل عبداللہ۔ بشیر محمد جان عطاروں کے یہاں ملتی ہیں۔ یہ لوگ دواؤں سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اوقیہ ساڑھے تین روپیہ بھر ہوتا ہے ۱۲

تنقید۔ انکی تاریخ جو میں نے خط خیریت نمط لکھکر وطن روانہ کیا اُس میں اسباب نہ ملنے وغیرہ کی تکلیف کو بھی لکھدیا گیا۔ ایک حاجی ... جو ہم سے پہلے روانہ ہوئے انھوں نے ہمارے خط کا مضمون دیکھکر اپنے احباب کو تردیدًا لکھا کہ ہمکو پیر پانوں میں بہت عافیت ملی ہے۔

مَیں کہتا ہوں کہ وہاں کی وضع مصیبت کو رشوت کی ہرگز گنجایش نہ تھی مگر ممکن ہو کہ پیچھے وہاں کا انتظام بدل گیا ہو یا اُنکی بڑی خوش قسمتی تھی جو اُنھیں عافیت نصیب ہوئی۔

قرنطینہ کا احاطہ۔ دہن کوہ سے چوتھائی میل کے فاصلے پر پچھم کیطرف اور سمندر سے اُتر گرب ساحل بحر ایک میدان آدھا میل مربع تھا جسمیں پورب کی طرف ایک پختہ چبوترہ پچاس گز طویل شمالاً جنوبًا اور پانچ گز عریض شرقًا غربًا اور ایک گز اونچا پر ڈبل زمین کی چند کوٹھریاں تھیں۔ ایک میں سول سرجن دوسری میں اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹران تیسری میں عارضی پوسٹ آفس۔ باقی میں ہم لوگ فرسٹ کلاس والوں کے لیے جگہ تھی۔ اُس سے شمال بیس قدم پر ایک شرقًا غربًا دوسرا اُس سے مغرب جنوب بیس قدم پر شمالاً جنوبًا **تھرڈ** کا کمپ چاروں طرف بانس کی ٹٹیوں سے گھرا ہوا تھا۔ اُس کے اندر بانس کی ٹٹیوں کی متعدد کوٹھریاں اور چند مردانے اور زنانے پائخانے وغسلخانے تھے اُنکے بیچ میں ایک جگہ نماز کے لیے بھی نامیدہ تھی جس میں پنجگانہ اذانیں ہوتی تھیں **مسئلہ** دو کمپ کے دو احاطے اور دو مسجدیں قرار دینے کی وجہ سے دو اذانیں ہر وقت کے لیے کافی تھیں مگر کابلی ولائتیوں کا یہ دستور بے اصل تھا کہ جماعت اولیٰ کی اذان کے بعد بھی بلا اذان کے دوسری تیسری جماعت میں نمازیں نہیں پڑھتے۔

شمالی کمپ سے نکلنے کا ایک راستہ دکھن رُخ اور مغربی کمپ کی راہ پورب کیجانب بنا کر برعکس قرنطینہ کا مراسلہ جسکا ذکر آئندہ آویگا۔ دونوں دروازوں پر چرخی (کھرنی) کو قائم کرکے کانسٹبل کا پہرہ مقرر کردیا گیا تھا جو اندر سے باہر کسی کو جانے نہیں دیتا تھا۔ اِس روک تھام سے تھرڈ والوں کو سخت تکلیف پہنچی۔ قرنطینہ نام تھا مگر درحقیقت اُنکے لیے بے محنت کا قیدخانہ تھا۔ **ف** پارہ از زمین دوزخ بود ہ کہ دراں جائے شد قرنطینہ ہ سول ڈاکٹر نے ایک کانسٹبل سے پہرے کسی کو نکلتے ہوئے دیکھکر اُسکو سسپنڈ کردیا تھا۔ اِس کارروائی سے (جو بندر ہستہ تھا) ہر شخص ایک دوسرے کی ملاقات کو ترستا تھا۔ ہمارے خدمتگار اور ماماں نے کھانا پکا کر جب ہمارے پاس لانا چاہا کانسٹبل نے آنے نہ دیا۔ میں نے اسسٹنٹ ڈاکٹر سے اطلاع کی اُنھوں نے دو حکٹ گجراتی حرفوں میں لکھکر دیئے کہ ان ٹکٹوں کے ذریعہ سے صرف ایک خدمتگار اور دیگر ماماں ضرورتًا

سلہ ، جو شہادت کی ذیل میں لکھا گیا ہے۔ کامراں میں پورب طرف کے کنارہ غسل اور شام صبح سیر کرنے کی رکاوٹ نہ تھی۔ **ف** شاید ایک میں لفظ سرنشت (خادم) اور دوسرے میں نرس (خادمہ) یا اور کچھ لکھا تھا۔

[illegible]

فرسٹ کے کمرے میں تمہارے پاس آیا جایا کریں ۔

دونوں کیمپ شمالی اور مغربی میں ایک ایک یا دو دو دکانیں کھچڑی فروشی کی محض معمولی تھیں جنمیں چاول دال آٹا گھی لکڑی چائے بسکٹ شکر آلو مگر قیمتاً گراں ملتا تھا۔ بمبئی میں لکڑی (جلاون) روپیہ کی آٹھ من اور یہاں چار من فروخت ہوتی تھی اسی سے اور چیزوں کی نسبت قیاس کر لینا چاہیے۔ بھیڑے کا گوشت فی پونڈ تین آنے ملتا تھا مگر کھانے کے قابل نہ تھا سوائے کنوئیں کے پانی اور یہ بھی وزنی۔ قابل لکھنے شور تھا سب چیزیں خرید کرنی پڑیں۔ قرنطینہ کامران میں پانی کے سوا لکڑی بھی مفت ملتی تھیں جیسا کہ آیندہ مذکور ہوگا ۔

فرسٹ کے کیمپ سے سو قدم کے فاصلہ پر پورب کی طرف پہاڑ کے دامن میں پانی کا ایک قدرتی چشمہ تھا اسمیں بلا روک غسل کیا۔ مگر دوسرے دن جب بارادہ غسل چشمہ کیطرف قدم بڑھایا کانسٹبلوں نے (یہ کہکر کہ قرنطینہ کے احاطہ سے باہر جانے کا حکم نہیں ہے) روکدیا ۔ پولس اربو وزاہد بحر و بر ۔ بہشتی نباشد بحکم خبر ۔

دوسری شب کو ایسی ٹھنڈک اور خنکی تھی کہ مجھکو فلالین کی نیم آستین پہننے اور گلوبند اونی سرسے باندہنے کی اضطراری نوبت آئی ۔

بارہ بجے دن کے قبل مغل کمپنی کے ایجنٹ بمبئی سے آکر جنکو سکنڈ [1] اور چھتری کے ٹکٹ کے عوض تھرڈ کے ٹکٹ دیے تھے اُنکو بدل دیا۔ وہ پاس جو پولس کمشنر بمبئی سے لیئے گئے تھے اور اسی پر ایجنٹ مذکور نے روپیہ لیکر مُہر اور دستخط اپنے کر دیئے تھی اُنکو واپس لے لیا۔ اور دوسرے ٹکٹ فرسٹ و سکنڈ و چھتری کے دیتا گیا۔ مجھکو ضرورت تبدیل ٹکٹ کی نہوئی لیکن حکیم خدا بخش نے تھرڈ کا ٹکٹ واپس کر کے اور ستائیس روپیہ دیکر و پچاس روپیہ میں عرشہ یعنی پوپ کا جنکو چھتری کہتے ہیں ٹکٹ لیا ۔

۱۲ شعبان روز پنجشنبہ۔ صبح کو دو جہاز نادری و ناصری نامی سمندر کے کنارہ موجود ہوئے۔ کچھ دن چڑھے پاسپورٹ دینے والے پہنچے نو بجے دن سے بلا قیمت و بعوض اخذ اُجرت تقسیم کرنا شروع کیا۔ اسمیں اپنا نام اور ضلع جس میں سکونت واقع تھی لکھا ہوتا تھا۔ مثلاً محمد عبد الغفور۔ ضلع مونگیر ۔

۱۳ شعبان روز جمعہ کو نماز جمعہ کی کابلیوں وغیرہم نے پڑھی مگر ہم اور ہمارے ہمخیال رفقا نے اسلیئے نہیں ادا کی کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے سفر میں جمعہ کی نماز پڑھنی ثابت نہیں ہے ۔

بعد دس بجے شب کے ہم لوگوں کو پاسپورٹ نادری اسٹیم شپ (جہاز) کا کچھ اشکال کے ساتھ ملا۔ جن لوگوں نے پاسپورٹ اپنے ضلع کے حاکم مجاز سے لکھوا لیا تھا وہ بھی مستثنےٰ نہ رہے اُنکو بھی پاسپورٹ جدید یہاں لینا پڑا ۔

[1] حاشیہ سکن کا قول لکھا ہے اسی روپیہ تھے تھ کا یہ نحس طرح جس لفظ کو سنا اُسکو عامۂ حجاج کی واقفیت کیلیے لکھدیا تاکہ سب متعلقین لوگوں کو خبر ہو

۱۴ شعبان روز شنبہ۔ صبحکو بحکم سول ڈاکٹر اسباب ہم لوگوں کا نادری جہاز پر جو سب سے پہلے کنلار رکھا جانے لگا اور ہم لوگوں کو با انتظار آمد ڈاکٹر و ڈاکٹرنی کے جو بمبئی سے آنیوالے تھے ٹہیرنے کا حکم دیا گیا۔ میں نے اول وقت کی رہائی کی امید پر کھانا بھی تیار نہ کرایا بمجبوری باسی کھانے پر جو بامید رہائی صبح شب ہی کو تیار کرا رکھا تھا قناعت و اکتفا کی ✦

جب وقت بارہ بجے سے تجاوز کر گیا۔ وہاں سے بمبئی تک سلسلۂ تار کے نہ ہونے کی وجہ سے سول ڈاکٹر نے ڈاکٹر اور ڈاکٹرنی کی طلبی میں چٹھی بمبئی روانہ کی وہاں سے بعد چار بجے ڈاکٹر متعینۂ پیر پانوں (سول سرجن) کو سب کی نبض دیکھکر جہاز پر سوار کرا دینے کا حکم آیا۔ اور ساتھ اُنکے کسٹم کا صاحب بھی لنچ (چھوٹا اگبوٹ) پر پہنچا ✦ جسکو میں نے ابتدا آیا سمجھا تھا ۱۲

پیر پانوں سے رہائی۔ بعدہ ہم لوگوں کی نبض ڈاکٹر اور عورتوں کی اُن عورتوں نے دیکھی اور باجازت سول ڈاکٹر کے وہاں سے آب شیریں[۱] اور رات کے کھانے کی چیزیں جو دن کو کھا کر کچھ بچ رہی تھیں اور نقود کے منی بیگ اور بکس کو ہمراہ لیا اور کسٹم کے صاحب نے دو کشتیاں خاص لیکر ایک میں عورتیں دوسری میں ہم لوگ بیٹھکر قبل مغرب کے جہاز پر سوار ہوگئے جس وقت ہم لوگ آخری زینہ جہاز پر پہنچے۔ کرانی جہاز نے ہمارے ٹکٹ دیکھکر ایک ایک ٹکٹ ٹین کا پانی اور لکڑی کیلئے یہ کہکر دیا گیا کہ کل ملیں گے۔ قریب غروب آفتاب کے جہاز لنگر بردار ہوا۔ میں نے بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پڑھا۔ اور یہ شعر ع دریں دریائے بے پایاں دریں امواج شور افزا ✦ دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا بھی یاد آگیا وہاں سے جہاز محاذی بمبئی پہنچکر پندرہ منٹ ٹہیر گیا۔ لیڈی ڈاکٹر وغیرہ کامران کے جانیوالے سوار ہوئے اُسی اثنا میں ایک یورپشین نے فرسٹ کے کمرے سے باہر لین دکھن ہیں آکر مجھسے انعام طلب کیا۔ میں نے اُسکو ملازم جہاز سمجھکر جہاز منزل مقصود پر پہنچنے تک متوقع بخشش کیا۔ اسکے بعد معلوم ہوا کہ وہ ماتحت پولس کمشنر تھا بمبئی سے ڈاکٹرنی وغیرہ کو سوار کرانے آیا تھا۔ محمد ثناء اللہ ڈپٹی کلکٹر مطابق فرسٹ میں اڑھائی شیٹ کا مجکو کمرہ ملا۔ چھوٹا شیٹ کا شانی عنایت علی کا بچہ کے لائق تھا۔ بعد غروب آفتاب جہاز روانہ ہوا۔ بعد صلوۃ المغرب پکی ہوئی شبینہ چیزوں میں سے کچھ تناول کرکے فرسٹ کے کمرے میں سو رہا ✦

جہاز میں کروسن آئیل (مٹی کا تیل) جلانے کی سخت ممانعت ہے اسپر بھی ملازم جہاز فرسٹ کے کمرہ میں لیمپ بتی کے تیل کا روشن کر گیا جس سے گرمی زیادہ محسوس ہوئی۔ میں نے اُسکو گل کر دیا۔ اور دوسری شب کو روشنی سے قطعاً انکار کرکے اپنی چربی کی بتی تا قیام جہاز کے جلاتا رہا۔ شب کو دس بجے ایک رفیق[۲] نے باہر کمرے سے آواز دیکر مجھکو جگایا اور پینے کو پانی طلب کیا

---

۱ حاجی کو بہت خیال اسکا رکھنا چاہیئے کہ جہاز پر آب شیریں ساتھ لیکر سوار ہوا کریں کیونکہ سوار ہونیکے دن جہاز پر آب شیریں نہیں ملتا غلط مشہور ہے کہ جہاز میں سمندر کے پانی کو میٹھا بنایا جاتا ہے۔ جہاز میں آب شیریں بمبئی عدن وغیرہ سے لیا جاتا ہے۔ کامران میں سمندر کا پانی بذریعہ انجن صاف کرنیسے میٹھا ہو جاتا ہے ۱۲ ۲ مولوی محمد توسل حسین خاں صاحب ساکن گیا ۱۲

میں نے انکو پانی پلایا۔ اُٹھتے کے ساتھ ہی مجکو چکر اور متلی اور گرمی محسوس ہوئی۔ فرسٹ ہیں ٹھیر نہ سکا بے اختیاری سے پوپ (چھتری) پر آرام کیا۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی غشی کے طور پر نیند آگئی ۔

۱۵ شعبان روز یکشنبہ صبح سے ۲۰ ۔ تک جس طرف نظر کرتا تھا سوائے آسمان اور پانی کے کوئی شے جہاز سے نظر نہیں آتی تھی۔ ماہ اکتوبر تھا سمندر جوش مارتا تھا چونکہ یہ جہاز چھوٹا تھا اور پرانا بھی اور چھوٹے جہازوں میں حرکت زیادہ ہوتی ہے۔ اسلیے کسی کو ایک روز کسی کو دو دن چکر اور متلی اور استفراغ ہوتا رہا۔ بہتیرے ایسے تھے کہ اُن کو دوران سر یا غثیان یا قے کا کچھ بھی اثر نہوا۔ گھومنی اور درد سر میں کافور کا سونگھنا مفید ہی اور متلی میں ترش چیزوں کا کھانا فائدہ بخش۔ کھانے میں افاقہ کے وقت نخود بریاں اچھے معلوم ہوتے ہیں اور صحت میں مونگ کی بھونی کھچڑی خوشگوار معلوم ہوتی ہی اور پکانے میں آسانی ۔

جہاز کی اوسط رفتار فی گھنٹہ آٹھ میل ہی ۱۴ چودہ میل کے رفتار والے تیز رو جہاز بھی ہوتے ہیں۔ ہر ایک جہاز پر ایک کپتان رہتا ہی وہ افسر جہاز ہوتا ہی اُسی کے حکم سے جہاز چلتا اور ٹھیرتا ہے سب کے اوپر بیٹھا ہوا قطب نما دیکھتا رہتا ہے۔ جہاز پر مختلف قسم کی جھنڈیوں کے مختلف[1] علامات مقرر ہیں۔ کئی میل سے کپتان جھنڈیوں کی علامات اور آئینہ کے عکس سے افسر بندرگاہ سے گفتگو کرتا ہے اور ضرورت کے وقت اُسکو اپنی مدد کے لیے طلب بھی کرسکتا ہے۔ اور بہتیری چیزیں ہیں۔ اس مختصر میں گنجائش نہیں ہو سکتی ہی ۔

بعد ۹ بجے دن کے کرانی جہاز نے ٹین کے ٹکٹ کو دیکھکر پانی اور لکڑی مفت تقسیم کی اور پہلے ٹکٹ کو لیکر دوسرا ٹکٹ دوسرے دن کے لیے دیا۔ اسیطرح تغیر و تبدل ٹکٹ میں روزانہ کر کے جدہ پہنچنے تک پانی و لکڑی ملتی رہی

۱۶ - ۱۷ ۔ شعبان روز سہ شنبہ۔ ابر محیط رہا۔ سائیکلون (طوفان باد و باراں) سے عرشہ (چھتری) پر رہنے والوںکو سخت تکلیف پہنچی ۔

۱۸۔ شعبان روز چہارشنبہ تک پانی سمندر کا سیاہ و غلیظ معلوم ہوتا رہا۔ زاں بعد سبز رقیق نظر آنے لگا

۱۹۔ شعبان۔ روز پنجشنبہ تین بجے دنکو کرانی جہاز نے سب ٹکٹ جہاز کے لیکر ایک ایک پرزے پر صرف نمبر لکھکر حوالے کردیا۔

۲۰ - ۲۱ - شعبان روز شنبہ کو پھر طوفان بے پایان اور حرکت جہاز سے لوگوں نے متلی اور اُبکائی اور قے کے سبب قیاس کیا اور کہا کہ یہ بحر مقوطرہ ہی۔ بعد دوپہر داہنی طرف پہاڑ دکھائی دینے لگا۔ عدن کو قریب سمجھکر

---

[1] پانی کوئلہ وغیرہ طلب کرنے کی علٰحدہ علٰحدہ جھنڈیاں ہوتی ہیں ۱۲

مین وطن روانہ کرنے کو خطوط خیریت منوط لکھنے مین مصروف و مشغوف ہوا۔

حُسن اتفاق سے اس جہاز کے فرسٹ و سکنڈ اور تھرڈ پر معدود بو مردون کے سوا جملہ حضرات اہل حدیث رونق افروز تھے (۱) پیر طریقت مولانا الحاج شاہ محمد عین الحق صاحب پھلواروی جو قبل مین دو بار حج و مسجد نبوی طیبہ کیطرف شد رحال کر چلے تھے۔ عین الحق امام پاکبازان ٭ کہ دین ہے جس کے دینداری پر نازان ٭ (۲) مولوی حاجی محمد یعقوب صاحب حاذق پوری عظیم آبادی آپ بھی دو حج اور دو بار مدینہ طیبہ کی جانب شد رحال کئے ہوئے تھے وہ صبحکو روزانہ قرآن مجید ضرور پڑھا کرتے تھے اور آخر شب کو تہجد کی نماز پڑھکر رو دیا کرتے تھے۔ روتے تھے غم دین مین مزا ملتا ہے یعقوب کچھ رتبہ سوا ملتا ہے۔ (۳) جوان صالح مولوی عبد الستار بن المولوی محمد یعقوب صاحب ممدوح (۴) جامع معقول و منقول مولوی محمد زبیر صاحب و (۵) مجمع الاخلاق مولوی محمد اسحق صاحب و (۶) بالمدح احق مولوی محمود الحق صاحب[ف۱] ساکنان موضع ڈیانوان (۷) ماہر حدیث و قرآن محمود معادن اخوان مولوی محمد توسل حسین خانصاحب متوطن کچھنا و (۸) اخوہ المولوی ترصد حسین خان ساکن برالوان (۹) پنشنر غلام امام خان صاحب پولس انسپکٹر و (۱۰) سید عبد الوحید صاحب و (۱۱) منشی عبد الحمید صاحب متوطنان چھپرہ ضلع سارن (۱۲) خادم القوم مولوی نور الحسن صاحب اعظم گڈھی (۱۳) پیر صالح تھے خان صاحب ساکن بہنار عبور گنگ علاقہ حاجی پور وغیرہ وغیرہ۔

مین ان حضرات کے رفاقت اور معیت سے بہت خوش تھا اور انکی صحبت کو غنیمت سمجھکر یہ مصرع اکثر پڑھا کرتا ع ہمرہم نیک اند گرچہ من بدم ٭ ہمارے کمرہ کے متصل دوسرے کمرہ مین بہت ہی نیک ایک لیڈی ڈاکٹر تھی جو مدارس سے چھ ماہ کے لئے پانچسو روپیہ ماہوار پر مقرر ہوکر کامران جاتی تھی۔ ع نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد ٭

عدن ۲۲ شعبان روز یکشنبہ ہمارا جہاز یکہزار چھ سو اُنچاس میل سمندر کو طے کرتا ہوا آٹھوین دن نماز مغرب کے بعد عدن پہونچا۔ شاید شب کی وجہ یا کسی اور سبب سے ایک پہاڑی کے قریب لنگر ڈالدی عدن سے بہت دور ٹھہر گیا۔

۲۳ شعبان روز دوشنبہ صبح کو وہان سے چلکر محاذی عدن پہونچا اور ساحل سے نصف میل کے فاصلے پر لنگر انداز ہوا۔ عدن کے ڈاکٹر نے جہاز پر آکر کپتان سے خیریت دریافت کی اور ڈائری دیکھکر واپس گیا۔ مگر کسی شخص کو جہاز سے اُترنے یا عدن جانیکی اجازت[ف۲] نہ دیا۔

عدن عرب کا مشہور بندرگاہ ہے یہان ۱۸۳۶ء سے گورنمنٹ انڈیا کا ڈاکخانہ قائم ہے۔ یہان انگریزی چھاؤنی [illegible]

ف۱ مولوی محمود الحق صاحب مدینہ سے لوٹ کر دوسرے حج کے لئے مقیم مکہ رہے۔ ف۲ حجاج مین سے اگرچہ کوئی آدمی بیمار نہ ہوا اور یہ جہاز جہاز بیماریون (طاعون ہیضہ چیچک) سے پاک صاف کیون نہو تب بھی کسی کو سوائے کپتان اور ڈاکٹر کے اترنے کی اجازت نہین ہوتی ہے۔

پوسٹ کارڈ اور آدھ آنہ کا لفافہ ہندستان کو جاتا ہے ہندستان سے یہان کے تار کا محصول فی لفظ ایکروپیہ مقرر ہے۔ ہملوگون نے خطوط کو حوالہ کرانی جہاز کے کردیا۔ اُس نے سبکو تھیلے مین رکھکر کپتان اور ڈاکٹر جہاز کے ساتھ جو کشتی پر آبادی کی طرف جاتے تھے روانہ کردیا خطوط کے جواب جو مکان سے مکہ معظمہ مین وصول ہوئے اُن سے ظاہر ہوا کہ یہان کے مرسلہ خطوط اور کارڈ ڈاکخانہ عدن سے ۲۶ر اکتوبر کو روانہ ہوکر ۵ر نومبر کو مکان پر پہونچے۔

انتباہ بمبئی سے جہاز روانہ ہونے کے بعد ہندستان سے جس خط پر آدھ آنہ کا ٹکٹ لگا ہو یا ایک پیسہ کا پوسٹ کارڈ بنام ونشان جہاز ایسے طور پر بمبئی روانہ ہوگا کہ وہان سے جمعہ کے دن ولایت جانیوالا اسٹیم شپ (جہاز) مین قبل نو دن کے عدن پہونچنا ممکن ہو تو وہ خط اور پوسٹ کارڈ غالباً جہاز پر مکتوب الیہ کو عدن یا قرنطینہ کامران مین مل سکتا ہے اور اگر ڈھائی آنہ کا لفافہ یا ٹکٹ چسپیدہ خط یا ایک آنہ کا کارڈ بطریق مذکور بالا کامران روانہ ہوگا وہ بھی غالباً مکتوب الیہ کو کامران مین ملجائیگا چنانچہ آگے مذکور ہوگا۔

سویلی اور سومالی قوم کے لوگ جنکے بال سرخی مائل اور گھنگر والے تھے کشتیون پر سودا فروخت کرنیکو جہاز کے پاس آئے۔

انار شیرین اور گولا فی عدد ایک آنہ۔ سیب فی عدد آدھ آنہ۔ اناناس کا مربا ایک عدد ڈبے کے اندر ساڑھے چار آنے دو چھٹانک پستہ کا حلوہ ڈبے مین چار آنہ۔ دُنبے کا گوشت فی رطل[۱] پانچ آنہ۔ ایک ایک چھٹانک وزن کی مچھلیان فی درجن ڈھائی آنہ۔ دو چھٹانک وزن کے نان پتلے مگر خشک فی عدد یکفلوس۔ ہری مرچین ایک پیسہ کی بارہ عدد کھوپرے ناریل کے (گری) فی عدد دو آنے۔ کھیرے وغیرہ کے اچار فی بوتل سات آنے۔ یہ سب چیزین چھ روپے کی ہمنے خریدین۔ علاوہ سیپ کے طوق فی چار آنہ اور سیپ کے حمائل فی آٹھ آنہ کے کمرہ مین لگانیکا مثلث شیشہ جسکے چارون طرف موزون طور سے صدف کی کوڑیان چسپیدہ ہین ایکروپیہ کو ایکعدد خریدین۔ دال چاول آٹا گھی آلو چا شکر مرغی انڈا ابھی فروخت کرنیکو لائے چونکہ مجھکو ان چیزونکی ضرورت نہ تھی اسلئے انکی قیمت معلوم نہوئی چیزین جہاز پر اسطرح خریدی گئین کہ بعد تنقیح قیمت چیزون کو کھجور کی زنبیل مین جسکے دو جانب دو دو ڈوریان تھین رکھکر فروشندہ ایک ڈوری جہاز پر پھینکتا جس سے خریدار زنبیل کو جہاز پر کھینچتا اور فروشندہ کو دکھلا کر قیمت اس کی جب زنبیل مین رکھتا اسکو دوسری ڈوری کے اعانت سے فروشندہ کھینچ لیتا۔

قبل دوپہر دن سے شام تک جہاز پر سے چار ہزار بوری آٹا اور دیگر غلہجات بذریعہ مشین کرین (جر ثقیل) کے اُترتی رہے

۱۴ر شعبان روز شنبہ آٹھ بجے دن سے باقی بورے غلے کے شام تک جہاز سے اُترے۔ معلوم ہوا کہ کُل نو ہزار بوری آٹا آنے کے لئے دو دن جہاز ٹھہرا اور ہملوگونکا بیفائدہ ضائع ہوا۔ صبح کو گُل کی طرح سُوڈا بکنے کو

[۱] رطل چوالیس ۴۴ روپیہ بھر ہوتا ہے۔

مین نے دُنبے کی ایک ران یکروپیہ مین خرید کی۔

باب المندب اور پیرم بعد مغرب کے جہاز کا لنگر اُٹھا عدن سے تمام شب چلکے تیرہ گھنٹہ مین بحر ہند کو ختم کر صبح کو بحیرہ قلزم مین جسکا پانی سرخ کہا جاتا ہی پہونچا اور مقام باب المندب (باب سکندر) کو جو عدن سے ایکسو دس میل ہے عبور کیا یہان داہنے جانب پہاڑ پر سلطانی قلعہ ہی جس مین کچھ فوج عثمانیہ رہتی ہے۔ اور بائین طرف ساحل عرب سے ڈیڑھ میل کے فاصلے پر ایک جزیرہ پیرم نامی گورنمنٹ انڈیا کے قبضہ مین ہے جسکے قلعہ مین الکٹرک لائٹ ہوس (بجلی کی روشنی کا مکان) بنا ہوا ہی۔ یورپ اور بصرہ جانیوالے جہاز بھی یہان سے گذرتے ہین۔ یہان کے تار کا محصول اب ہندستان سے فی لفظ یکروپیہ ہے

۲۵ شعبان روز چہار شنبہ کرانی جہاز کی ہدایت سے اُن اشیاء کو جنکا کامران تک ہمراہ لیجانا مدنظر تھا علیحدہ کرکے باقی بکس او رصندوق کا فی عدد آٹھ آنے اور غلے کے بوری کا فی چار آنے حق حفاظت (کرایہ) کرانی کو دیکر اسکے حوالہ کیا۵؎۔ اس نے ٹکٹون پر نمبر لکھکے ہر ایک پر چپکا کر گدام گھر مین مقفل کر دیا۔ اور ایک ٹکٹ پر نمبرونکو لکھکے مجھے دیا

اتفاقی امر مین شب کو چھتری پر سوتا تھا کہ اثناء نیند مین بلا سان و بے گمان بہت زور دن سے لرزہ آیا۔ مگر نبض مین کوئی تغیر اور لمس مین کسی طرح کی حرارت محسوس نہوئی جس سے خیال گذرا کہ یہ کیفیت فجائی (اچانک) فساد قلب سے مجھپر طاری ہوئی۔ صبح کو کوئی اثر اسکا نہین پایا۔ جہاز دن بھر چلکے باب المندب سے ایک سو پچھتر میل سولہ گھنٹہ مین طے کرکے تخمیناً دس بجے شب کو جزیرہ کامران کے سرے پر ٹھہر گیا۔

قمران۔ کامران ۲۶ شعبان روز پنجشنبہ صبح کو وہان سے جہاز چلکے سات بجے دن کو محاذی کمپ قرنطینہ کامران پہونچکر ساحل سے بہت دور لنگر انداز ہوا۔ دو مینی ایک کا نام احمد دوسرے کا مقبول تھا سیہ فام (حبشی نہین) سفید کوٹ و پتلون جسکے کنارون پر زرد فیتے ٹکے ہوئے تھے پہنے ہوئے سر پر ترکی ٹوپی رکھے ہوئے دس روزہ حفاظت جہاز کے لئے آکر مقیم ہوا۔ ایک فرنچ ڈاکٹر ڈونگی پر جہاز کے کپتان کے پاس آیا اور کپتان کے پاس سے اُس نے کاغذ لیکر پڑھا۔ اور اس پر اپنے دستخط کر کے اپنی کتاب پر کپتان کے دستخط لیکے ایک کاغذ کپتان کو دیکر اُترنے کی اجازت دیتا ہوا چلا گیا۔ قبل بارہ بجے دن کے تین ہوڑی (بڑی کشتیان) اور لنچ (چھوٹا اگبوٹ) جہاز کے پاس پہونچا۔ جب ایک کشتی پر سو آدمی مع اسباب سوار ہو جاتے اسکو چھوٹا اگبوٹ کھینچکر کنارے گھاٹ پر پہونچا کر فوراً واپس چلا آتا۔ اس اثنا مین دوسری کشتی پر لوگ سوار ہوتے اور اسکو بھی اگبوٹ پہلے کی طرح کھینچکر پہونچا آتا۔ اور پہلی خالی کشتی کو

۵؎ معلوم ہوا کہ [illegible] مین اسباب کو جہاز پر چھوڑ جانے کا قاعدہ منسوخ ہو گیا اب کل اسباب بلا فرو گذاشت ہر چیز اپنے ساتھ کامران لیجانا ہوتا ہے ۱۲

کھینچکر جہاز کے پاس لے آتا۔

پھر یہ اسباب ضروری کو جو ہمراہ لیجانیکی غرض سے علیحدہ رکھا تھا ہمراہیان د دغریب الاینٹی کو چار روپیہ دیکر جہاز سے پانچوین کشتی پر رکھوا یا اور اس تقریب سے بجے ہلوگ فسٹ کلاس کے سوار ہوکر جہاز کو خیر باد کہتے ہوئے چار بجے گھاٹ کنارے پہونچے

گھاٹ سے نیجور گھر تک جو ڈیڑہ سو قدم ہوگا سڑک پر ریل کی چھوٹی پٹری بچھی ہوئی تھی جس پر چار ٹھیلا گاڑیون کے ذریعہ سے سب کا اسباب نیجور گھر کے شمالی سائبان بیرونی مین جمع کر دیا گیا۔

پہلے ایک عورت یعنی بیگم حلیمہ نامی عورتونکو پختہ زنانے کمرے نمبر ا مین جو علیحدہ پردہ دار تھا لیگئی۔ معلوم ہوا کہ ان کے برقع اور چادرونکو نیجور (بھپارا) دلاکر اور بعضونکو غسل بھی کرا کے ایک ایک ٹکٹ پانی کا حوالہ کر کے باہر کر دیا۔

بعدہ ایک فرانسیسی ترکی ٹوپی مخطط کرتا اور غرارہ دار سفید پاجامہ پہنے ہوئے علیے اور برتنونکی بورے کو ٹٹول کے علیحدہ کر دیا مگر جس مین شبہہ کیڑے کا ہوا اسکو کھولکر دیکھ لئے اور دھوبی دہلے ہوئے کپڑونکو چھوڑ کر میلے کچیلے اور عموما بچھونے کو اسٹیم بھپھارا مین ڈالا

کمرہ نمبر ۲ کے دروازہ پر ایک دوسرا فرانسیسی بڑا اگر کا سفید جس کا گلا پشت کی طرف تھا پہنے ہوئے رسن بافیدہ کرسی پر بیٹھا کچھ عربی بولتا اور سمجھتا تھا وہ بکس اور پیٹیون کو اپنے قلیون سے اٹھا کر اندر کمرے کے کھلوا کر دیکھتا تھا۔

مین نے بغرض دکھلانے اشیاء غیر قابل التبخیر کے اپنا بکس جو مین کھولا اس فرانسیسی مخطط کرتہ پوش نے بہت ہی سرعت اور چالاکی سے اس شیشہ کو نکال لیا جسکو مین نے کمرہ مین لگانیکو عدن مین جہاز پر خرید کیا تھا۔ مین نے فوراً اسکے ہاتھ سے بجبر چھین لیا۔ پھر اسنے طوق حمائل خریدکردہ عدن کو بھی نکالنا چاہا مگر اسکی طمع کو کامیاب ہونے نہ دیا آن کے حکم سے کپڑے ملبوسی تن کے علاوہ ٹوپی اور بہتیرونکے جوتے بھی نکلوا کر اسٹیم مین ڈالکر بھپھارا دیا گیا اور ایک ایک تولیہ ڈہائی ڈہائی ہاتھ لمبا زرد سیاہ کنارہ دار سب جو قبل کے نہانیوالون کے پہننے اور استعمال سے تم اور تر تھا ستر پوشی کرلیگئی۔ ازان بعد کمرہ نمبر ۳ غسلخانہ مین بارہ کے ساتھ لائے گئے اسمین بائیس جھرنے (جیسے جہاز کے فسٹ کلاس کے غسلخانے مین لگے ہوتے ہین) چھت مین لگے تھے۔ ایک پینچ کے دبانے سے جو ایک گوشہ مین لگا ہوا تھا پانی (شاید نل مین آنیکی وجہ سے) گرم گرنے لگا۔ اس سے بدن کو خوب مل ملکر غسل کیا۔ پانی شور تھا اس سے ہماری آنکھونکو سخت تکلیف اور ایذا پہونچی۔

مین نے دیکھا کہ سفید کرتہ پوش فرانسیسی نے تنگ کرنے کے ارادہ سے پینچ دبانے والے کی طرف دوبارہ پانی چھوڑنے کو اشارہ کیا۔ جب مین دوبارہ غسل سے فارغ ہوا بعضون نے بغرض مالش کر کے سہ بارہ دیر تک نہانیکے پر بھی چوتھی دفعہ پانی چھوڑنے کو کہا۔ پینچ دبانیوالا خود وہان سے ہٹ گیا۔

سلہ ہر شخص کچھ یہ کہتا ہے کہ ان سب کارروائیون سے کیا مقصود ہے مگر یقینی امر ہے کہ ایسے کارروائیون سے مسلمانان حج کرنے سے باز نہین آسکتے ہین
سے موحد کو در پایش ریزی زرش ÷ دگر تیغ ہندی نہی بر سرش ÷ امید و ہراسش نباشد زکس ÷ ہمین است بنیاد توحید بس ۱۲

مین قرآن پاک اور منی بیگ کو غسل خانے میں ساتھ لیتا آیا اول کو کیبل مین جو دیوار مین گڑی ہوئی تھی لٹکا دیا ثانی کو حوالہ مولوی محمد توسل حسین خانصاحب کے کیا جو قبل ہمارے نہا کر بھی کر چکے تھے - مگر حکیم خدا بخش کا قرآن مجید پچھاڑا مین ڈالا گیا جس کے اوراق چمپکر تبرک ہی تبرک رہ گئے -

بعدہ کمرہ نمبر ۴ مین آئے وہان بہ سباب ادہ پچھاڑ سے نکلے ہوے کپڑے اسٹیم کی گرمی اور بخارات سے گرم اور تر رکھے ہوے تھے - لیکن ایک کا کپڑا دوسرے کے کپڑے کے ساتھ مل جانے سے کسی کا کپڑا ٹھکانے کے ساتھ نہ ملا - مغرب کی نماز کا وقت گذرا جاتا تھا اور فرانسیسی سفید کرتہ پوش نے اخرج (نکلو) کہنا اور سیٹی بجانا شروع کیا - مین نے اسکے تقاضا ر شدید پر عجلت مین دو پاجامے نئے بکس سے نکالکر بلا ازار بند ایک مین اور دوسرا حکیم خدا بخش پہنکر برہنہ سر ننگا بدن باہر نکل آئے - جب لوگ باہر نکلتے تھے فرانسیسی مذکور ایک ایک ٹکٹ پانی کا لوگون کو دیتا جاتا تھا -

شکایت شاہ محمد معین الحق صاحب صدر الدیع نے پینتیس عدد بوتلین سوڈا اور لیمونیڈ کی بنرخ فی درجن چار روپیہ کرانچی جہاز سے خرید کر ایک ٹوکرہ مین رکھکر ساتھ لائے تھے - اسکو یہان کے قلیون نے کمرہ نمبر ۴ مین لاکر قصداً پٹخ دیا اکثر ٹوٹ گئین باقی ماندہ سے فرانسیسی مخطط کرتہ پوش نے چند بوتلین بلا خوف خطر نوش کیا - کل تیرہ بچگئین - جب شاہ صاحب نے رنجیدہ ہوکر کچھ کہا تو نوش کنندہ فرار ہوگیا - مگر دوسرا فرانسیسی سفید کرتہ پوش نے یہ کہکر کہ پانچ سلطنت کے کونسلان یہان جمع ہین ان کے یہان استغاثہ کرنے سے نقصان شدہ بوتلون کی قیمت دلا دیجائیگی (شاہ صاحب کی اسوقت تشفی کر دی سچ ہے مفت خورون نے سمجھ رکھا ہے دل مین یہ ضرورت دوسرونکی چیز کھانے سے نہین جاتی بشر کی آبرو -

امور غور طلب (۱) فرانسیسیون کے حرکات مذکورہ بالا سے ان کے طمع کا ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے -

(۲) دول خارجہ کے پانچ کونسلان کے اجتماع کا منشا مجھکو معلوم نہین ہوا کیونکہ بعض کونسل ایسی سلطنت کی بھی تھے کہ جن کے قلمرو مین ایک شخص بھی[1] حج کرنیوالا پایا نہین جاتا - (۳) فرانسیسیون نے وقت کیوقت معائنہ اسباب کے صاف لفظون مین کہدیا کیونکہ ترک مسلمان ہین وہ اسباب وغیرہ کے دیکھنے مین مسلمانون کے ساتھ رعایت کرین گے اسلئے یہان ترک کو کوئی مداخلت نہین ہے (۴) فرانسیسیون کی پوری مداخلت معائنہ اسباب و پچھاڑے وغیرہ مین مین نے اپنی آنکھون سے مشاہدہ کرکے گمان کیا کہ یہ قرنطینہ شاید سلطان کی ایما کا خاص مشورہ ہے نہین ہے مگر علاقہ سلطانی مین قرنطینہ قائم کرنیسے لوگونکو وہم پیدا ہوا ہے اور عوام مین غلط مشہور ہوا ہے جو کچھ مشہور ہوا ہے لیس الخبر کالمعاینہ

المدعا حکیم خدا بخش صاحب کو اسباب کے پاس چھوڑکر مین عورتونکو ساتھ لیکر سو قدم کیمپ کیطرف چلکر کیمپ (احاطہ قرنطینہ) مین داخل ہوئے

[1] یعنی کوئی مسلمان بھی اس کے سلطنت مین نہین رہتا تھا

قرنطینہ کا احاطہ سمندر کے کنارے پچھم کی طرف ایک میل یا کچھ زیادہ مربع لکڑیون کے جنگلے سے گھرا ہوا تھا اسکے اندر نو اعریش (جھوپڑا) علحدہ علحدہ جنگلی لکڑیان گاڑکر کھجور کی چٹائیون سے منڈھکر اوپر کھجور کی پتون سے ڈھکے ہوئے تھے بہت طویل و عریض کہ جسمین ساٹھ ستر چارپائیان بچھانیکی گنجایش تھی۔ اُسمین تھرڈ کے لوگ مقیم و جاگزین ہوے اسی احاطہ مین علحدہ علحدہ تین مکانات پختہ اور ہر ایک مین دو دو کمرے تھے۔ ایک کمرہ مین فشٹ کلاس کے مردون اور عورتون کو ساتھ رہنے کا حکم ہوا ہے۔

ہملوگون نے دس روز کے لئے فی چارپائی آٹھ آنے کرایہ پر (جو وہان متعدد موجود تھی) لیکر عورتون کو اندر کمرے کے رکھا اور خود شبنم مین شب کو بسر کیا۔

فشٹ کے متعلق پایخانہ اور غسلخانہ کھولدیا گیا جسمین پائپ (نل) لگا ہوا تھا مگر لوگ جو تھرڈ کے ٹکٹ لئے ہوے تھے انکو طہارہ (پایخانہ خاص) ملنے پر بہت تعجب ہوا۔ کیونکہ تھرڈ (تنق) والون کے پایخانے ٹٹے کے سمندر کے کنارے تھی جسکو مین نے بادی النظر مین مچھلیان شکار کرنیکا (آلہ) گمان کیا تھا۔

ہر ایک جھوپڑے اور کمرے مین روشنی کا انتظام بہتر تھا۔ اور ہر ایک جھوپڑے کی حفاظت کی نظر سے ایک ایک وردیان (محافظ) پہنی کرتہ اور تہبند اور ترکی ٹوپی پہنے ہوے جنکی زبان عربی تھی تعنات تھے۔ ان کے بازؤن پر زرد رنگ کے کپڑے بندھے تھے۔ تمام رات پہرا دینا اور سیٹی بجانا انکا کام تھا۔ وہ لوگ ایسے خلیق کہ لوگون کے کامون کا بلا طمع و بدون اجرت انجام کر دینا اچھا سمجھتے تھے۔

شب کو کھانیکی چیزین تلاش کرنے سے احاطہ کے اندر ایک دُکان معلوم ہوئی جسمین سے دو چھٹانک کی روٹی فی دانہ اور پاؤ سیر نشاستہ کا حلوا چار آنہ کو خرید کر کے ہم نے کھایا شکر رازق العباد عم نوالہ کا بجالاکر اسمان کے تلے تکلیف کے ساتھ سو رہے تکان کے سبب سے کچھ نیند بھی آگئی۔ اے فلک سرد مہری ہم غریبون سے تری + دن کی چادر دھوپ ہوا اور شب کی چادر چاندنی و ہم غریبون پر فلک سایہ فگن تھا ہر گھڑی + مہربان رہتی تھی دن کو دھوپ شب بھر چاندنی۔

اس کمپ مین حسن فہمی نامی ترک باشی (افسر اور ناظر) تھے۔ اور ابراہیم نامی ترکی ڈاکٹر۔ یہ لوگ عربی اور ترکی اور فرنچ کے سوا ہندی زبان سے محض ناآشنا تھے۔

۲۷ شعبان روز جمعہ صبح کو حسن فہمی باشی نے فشٹ کلاس کے مردون کے لئے ایک خیمہ نصب کرا دیا جسکے اندر دو چارپائی سے زیادہ جگہ نہ تھی جب دھوپ نکلی ہملوگ کمرہ کے سایہ مین پچھم طرف چلے گئے۔ جب اس طرف دھوپ آئی تو پورب طرف چلے آئے

ع سایہ کی طرح ہم نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے۔

کچھ دن چڑھے دربان (محافظ) کے قطار قطار (صف باندھکر کھڑے رہو) کہنے پر ہم لوگ کھڑے ہوئے۔ جب کچھ دیر ہوئی تو معلوم ہوا کہ ڈاکٹر بعض جھونپڑے کے لوگون کو شمار کرکے اپنے کمرہ مین لوٹ گئے۔

پانی احاطہ سے باہر سمت شمال جنوب سے اسٹیم کا بنا ہوا میٹھا پانی لوہے کے نل کے ذریعہ سے ایک کاہی بنگلہ کے اندر ایک حوض جمع کرکے بلا قیمت تقسیم ہوتا تھا۔ دوسری ضرورتون مین سمندر کے پانی پر قناعت کرنا ایک مجبوری امر تھا۔ پانی کا دینے والا ٹکٹ کو رکھ لیتا۔ دربان (محافظ) دوسرے وقت کے لئے دوسرا ٹکٹ دیتا۔ بزرگ (بچہ) نابالغ کو عموماً پانی نہین دیا جاتا تھا

لکڑی ایندھن (جلاون) کے لئے لکڑیان وافر مفت ملتین جو دو تین وقتون کے کھانے پکانیکو کافی نہین۔

باورچیخانہ احاطہ کے اندر پختہ باورچیخانے الگ بنے ہوئے تھے۔ مگر فسٹ کلاس والون کا کھانا اسکے باہر پکانیکی ممانعت تھی

دُکان احاطے کے حلقہ مین ایک دکان غیر معمولی تھی اشیاء ذیل فروخت ہوتے تھے۔ گیہونکا آٹا فی روپیہ دو سیر۔ چاول ڈھائی سیر۔ گیمہ (قیمہ) جو کے آٹا کا گلگلہ سادہ اور شکر کا قوام علحدہ ایک آنہ کا تین عدد مرغی کے انڈے دو آنے کے تین مرغیان فی قطعہ آٹھ آنے۔ دُنبے فی چھ روپے لیمون کاغذی ایک آنہ کے تین عدد۔ علاوہ کھجورین۔ اچوش سوکھے انجیر۔ چاے۔ شکر۔ شربت۔ مسور کی دال۔ ڈلی۔ پیاز دھنیان۔ لونگ۔ الایچی۔ روٹی۔ روٹی حلوا۔ لوگ دنبے خرید کر اسکے گوشت کو آپسمین تقسیم کر لیا کرتے تھے۔ مچھلیان بھی فروخت ہونیکو آتی تھین بکری اور اونٹنی کا دودھ ملتا ہی مگر نمکین اور گای کا نہین۔ یہان ہندستان کے روپے پیسے چلتے ہین اور دوسری اقلیم کے بھی

مسجد احاطہ کے شمال طرف ایک مسجد ہے جسمین ہر سال قرنطینہ شروع[۱] ہونے سے ختم ہونے تک ایک امام (عربی) جدہ سے مقرر ہوکر آتا ہے وہ جمعہ اور پنجگانہ نمازین با جماعت پڑہاتا ہے۔ سجدہ شمال مشرق[۲] کی طرف ہوتا ہے۔ مسجد کے قریب مردہ شوئی کے لئے الگ جھونپڑے ہین مردون کی تجہیز و تکفین کا انتظام بھی امام کے متعلق ہے۔ اور عورتونکا حلیمہ مذکورہ گ

ف پورب کے طرف سمندر کے کنارے غسل و شام صبح سیر کرنیکی ممانعت نہ تھی۔ مگر احاطے سے باہر نکلنے کی سخت نگرانی اور مزاحمت تھی

شفاخانہ کمپ کے حلقے سے باہر جنوب مغرب کی جانب ایک پختہ شفاخانہ (ہسپتال) تھا معلوم ہوا کہ مریضون کے لئے چارپائیان اُن پر گدی اور چادرین بچھی ہین۔ ہر ایک چارپائی کے نزدیک دوا اور غذا کے واسطے ایک ایک لکڑی کا صندوق رکھا ہوا ہے اگر کوئی بیمار ہوجاے۔ تو اسکو شفاخانہ بھیجدیا جاتا ہے۔ دوا اور غذا مفت ملتی ہے۔ مگر کسیکو عیادت کیلئے بھی وہان جانے کی

---

[۱] نصف ماہ رجب سے شروع ہوکر ماہ ذیقعدہ مین ختم ہوتا ہے۔ [۲] یہ ہمارا خیال ہے۔ قبلہ نما سے سمت قبلہ ٹھیک کر لینا چاہیے

اجازت نہین ہوتی - اگر کوئی رشتہ دار بہت کوشش کرے تو شاید دس پندرہ منٹ کے لئے اجازت مل سکے -
شفاخانہ مین مرجانے سے قرنطینہ کی میعاد (دس روز) نہین بڑہتی اور رشتہ دارون کو مردہ کے پاس جانیکی اجازت ہوتی ہے
قبہ - کمپ سے شمال مغرب کو دو ڈہائی میل کے فاصلے پر ایک قبہ (گنبد) قلعی چونیکی کیا ہوا اور چند درخت
کہجورون کے نظرانی دیتے تھے کسی نے کہا شاہ محمد کی قبر ہے اور بعض نے کہا کہ عراقی کا مزار ہے -
التحقیق پہلے بزرگ سے مین واقف نہین - مگر عراقی مین سے دو مشاہیر کو جانتا ہون اور وہ مین کسی کا وہان
مزار ہونا خلاف قیاس ہے **اول** حافظ زین الدین ابو الفضل عبد الرحیم بن حسین بن عبد الرحمن اثیری مصری
معروف بعراقی اِن کی وفات سنہ ۸۰۶ھ مین ہوئی جیسا کہ ان کے شاگرد ابن حجر اور شاگرد در شاگرد سخاوی و سیوطی
وغیرہم نے تصریح کی ہے **دوم** شیخ فخر الدین ابراہیم بن شہریار ہمدانی متخلص بعراقی یہ شیخ شہاب الدین سہر
وردی کے مرید اور خواہر زادہ تھے - اخر عمر مین بعہد سلطان خدا بندہ شہر دمشق پہونچے سنہ ۶۸۹ھ مین وفات
پائی شیخ محی الدین بن العربی کے پہلو مین دفن کئے گئے - ان کے اشعار مین سے تین شعر نقل کرتا ہون
(۱) چو خود کردند راز خویشتن فاش + عراقی را چرا بدنام کردند (۲) بر قاعدہ و قرار کاز روز افتاد + بے بیش
کم و بیش ہر عدہ نے کم داوند (۳) بطواف کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند + تو برون درچہ کردی کہ درون خانہ آئی -
لوگون نے قلعی دار سفید قبہ دیکہکر اسکی زیارت کرنی چاہی مگر اجازت نہوئی - انا للہ و انا الیہ راجعون -
مختصر کیفیت - یہ جزیرہ جنوباً شمالاً دس میل اور شرقاً غرباً پانچ میل ہے - سلطان روم کی عملداری ہے سلطانی
فوج توپخانہ اور جنگی جہاز بھی رہتا ہے - ترکی گورنمنٹ کا خرچ قرنطینہ مین تین ہزار روپیہ ماہوار ہوتا ہے -
رات کو سردی اور اوس پڑتی ہے - دن کو سخت گرمی ہوتی ہے - یہان چیل کوے چڑیا مین دکہائی مجھکو دین
البتہ سمندر کنارے بگلا ٹیٹری نظر آئی دی یہان کوئی مرغزار یا گہاس نہین بکرا بکری روڑے[۵۱] کہاتے ہین اور جسیم
فربہ دکہائی دیتے ہین - باشندے سیہ فام شافعی مذہب عربی زبان تنگدست مچہلی کی تجارت پر گذارہ - تنگدستی
سے پاپیادہ حج کرتے ہین - کمپ سے کوئی آبادی دکہائی ندی لیکن رات کو مرغ[۵۲] کی بانگ اور کتے کا بہو کنا اور گدہے
کی آوازین دکہن کی طرف سے سنائی دیتی تہین قرنطینہ کے مقام سے شہر کامران ایک کوس سے بھی کم فاصلے پر ہے
وہان سے چیزین فروخت کرنیکو لوگ کمپ مین لاتے ہین - وہان سے ایک دن کی راہ پر یمن ہے جہان کے
دو شہر زبید اور حسین مشہور ہین -
الحاصل آخر وقت قطار قطار کی صدا پر ہلوگون نے اپنے قیام گاہ مین صف[۵۳] بندی کی ابراہیم افندی ترکی ڈاکٹر نے

سلہ[۵۱] جب سمندر اُمنڈ تا ہے تو اسکا پانی کوسون سوکہی زمین پر چڑہتا ہے اس سے سخت اور ڈلے مجتمع ہو جاتے اور ان مین نمک کا ذرہ آجاتا ہے اسکو بکری وغیرہ اونٹ وغیرہ جانور ان کہاتے ہین - سلہ[۵۲] عرب مین مرغ تمام رات بانگ دیتے ہین - سلہ[۵۳] یعنی پورب طرف کمرہ کے باہر -

ہم لوگون سے زبانی خیریت دریافت کرلی۔ ہم لوگون نے دوسرے کمرے کیلئے جو زنانہ فرسٹ کلاس کے جنب مین تھا۔ ڈاکٹر صاحب سے استدعا کی آپنے یہ کہکر (کہ یہ کمرہ اُس ڈاکٹرنی کے لیے خالی چھوڑا گیا ہے جو جہاز مین تم لوگون کے ساتھ آئی ہے) کمرہ کے دینے مین اپنی معذوری ظاہر کی +

نکس (اعادہ مرض) مین نماز مغرب کی پڑھ رہا تھا کہ دفعۃً مجکو اعضاشکنی شروع ہوئی۔ کمرہ کی اولتی تلے دولائی اوڑھکر چارپائی پر سو رہا۔ بعد دو گھنٹہ کے پسینا آیا۔ بخار اُتر گیا +

ڈاکٹر صاحب نے یہ کہکر کہ رات کو اوس دنکو دھوپ مین رہنے سے بیمار ہو جانے کا احتمال ہے۔ فرسٹ کلاس کے قریب ایک تھوڑا حصہ جھونپڑے کا خالی کراکے اُسمین رہنے کی تاکید کی۔ چونکہ مین ماندہ ہو رہا تھا چند رفقا کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کے حکم کی تعمیل کی۔ اور سائر رفقا اپنی جگہ پر ڈٹے رہے وہان سے نہ ہٹے +

۲۸۔ شعبان روز شنبہ۔ جب دھوپ نکلی وردیان (محافظ) نے ڈاکٹر کے حکم سے سبکے بچھونے دھوپ مین ڈالدیئے۔ اسیطرح ہر دوسرے دن بچھونے وغیرہ کو دھوپ دکھانے کی تاکید کیجاتی تھی +

جب دن کے نو بجے مجکو لرزہ آیا۔ تمام روز و شب بخار سے بے چین رہا۔ کچھ رات باقی تھی توپکے سر ہونے کی آواز سنائی دی۔ سارے کیمپ مین کھلبلی مچی۔ معلوم ہوا کہ ہُدیدہ کی رویت ہلال کی شہادت پر وہان کے قاضی صاحب نے صبح روزہ رمضان رکھنے کا حکم نافذ کرکے یہان خبر بھیجی ہے۔ کامران سے ہُدیدہ[۱] دکھن سمت پر واقع ہے +

۲۹۔ شعبان۔ روز یکشنبہ۔ چونکہ ہم لوگون نے بمبئی مین ۲۹۔ رجب روز جمعہ کو کوشش پر بھی چاند نہین دیکھا تھا۔ پس ۳۰۔ کے حساب سے اٹھائیس روز ہوتے تھے۔ اسلیئے ہم لوگون مین سے سب نے لکل اھل بلد رویتہم پر عمل کیا۔ کوئی اُسدن روزہ رکھنے کی طرف مائل نہوا۔ مین بیماری کے باعث معذور رہا +

معمول شام کو افطار کرنے کی ایک ضرب توپ اور آخر شب کو دو ضرب پہلی سحری کھانے اور دوسری سحری موقوف کرنے کی چلا کرتی تھی۔ شام کو ہم لوگون نے بھی چاند دیکھا۔

یکم شہر رمضان المبارک روز دوشنبہ جو وہان کے حساب سے دوسری تھی ہمارے ساتھیون نے روزہ رکھا ہاشمی صاحب (حسن فہمی) نے تھوڑی برف شام کو فسٹ کلاس والون کو بھیجدی اور براہ خلق تاقیام وہان کے ہدیۃً بھیج دیا کرتے جو صائمین کو بوقت افطار من النعم الباس دہ[۲] کا کام دیتی تھی +

حلیمہ مذکورہ ایک دوسری زعفران نامی عورت کے ساتھ کھجور کی چٹائیان اور پٹاریان فروخت کرنیکی غرض سے لائی +

---

[۱] ہدیدہ وصحیح حدیدہ بالحاء المهملۃ [۲] ہر ملک مین وہان کی رویت کا اعتبار ہے [۳] اسکا جسنے غور نہ کیا برتنے کو بہت کرمین دیا تھا

واقعہ ڈاکٹر صاحب نے ایک پیر فرتوت کو بیماری کے شبہہ پر شفاخانہ بھیجدیا حالانکہ وہ جب جہاز سے کشتی پر آیا چاہتا تھا تو اتفاقاً کشتی جہاز کے زینہ سے ہٹ گئی وہ سمندر مین گرنے کے ساتھ ہی گرچہ فوراً نکالا گیا لیکن کمر کی چوٹ سے مجروح اور خستہ ہو رہا تھا۔ لیڈی ڈاکٹر جو ہم لوگون کے جہاز مین آئی تھی اُس نے فسٹ کلاس مین عورتون سے ملاقات اور مزاج پرسی کی۔ مگر جب اس نے اس کمرہ مین رہنا پسند نہ کیا جو اسکے لئے خالی تھا۔ تب ڈاکٹر صاحب نے اس کمرہ مین رہنے کی اجازت ہمارے رفقا کو دی۔

۲ رمضان روز شنبہ دس بجے دن کو ایک بمنی آٹھ نو سوتیان چھوٹے اور بڑے فروخت کرنیکو لایا۔ مگر نا سفتہ اور مدور (گول) تھا اور اسوقت مجھکو لرزہ کے بعد بخار آچکا تھا اسلئے انکے خرید کرنیکی طرف طبیعت راغب نہوئی

واقعہ ڈاکٹر نے ایک عورت کو بیماری کی شک پر شفاخانہ روانہ کیا جو بھوکھ سے صاحب فراش تھی۔ یہ تین روز کے بعد واپس آئی اور بیان کیا کہ انڈا۔ دودھ۔ روٹی۔ شوربا۔ برف۔ چاے اور بسکٹ کھانے کو اور گدہ دار چارپائی سونے کو ملا کرتی تھی۔

۳ رمضان روز چہار شنبہ کو صبح سے ڈاکٹر ابراہیم اور حسن فہمی ہاشمی نے ہر ایک جھوپڑی مین جاکر لوگون کی اسم نویسی شروع کی

واقعہ ایک دوسری عورت کو جو ضعیفہ اور اسہال مین مبتلا تھی ڈاکٹر نے شفاخانہ بھیجدیا۔ مین نہین جانتا کہ اس بڈھی اور اُس بڈھے کا جو کمر کی چوٹ سے مجروح تھا کیا حشر ہوا۔

۴ رمضان روز پنجشنبہ صبح کو ڈاکٹر اور ہاشمی صاحبان نے ہر ایک شخص سے مبلغ تیرہ روپے ۱۳ خرچہ (فیس) قرنطینہ کا تحصیل کرکے اپنی تھیلیو نمین رکھکر ہر ایک جھوپڑے کے ایک شخص کے پاس امانت رکھدیا۔ اور جس کسی نے اپنے کو مسکین کہکر بری کرانا چاہا ڈاکٹر نے اس کو صبح سے مسجد کے اندر کرکے حراست کے لئے پیادے کو تعینات کر دیا۔

دعا کا اثر شاہ محمد معین الحق صاحب نے مسجد مین بعد نماز فرض ظہر کے ہاتھ اُٹھاکر جو یہ کہا الٰہی مساکین کو رہا کرادے ویسے ہی وہ لوگ بحکم ڈاکٹر چھوٹ گئے ؎ خاصانِ خدا خدا نباشند + لیکن ز خدا جدا نباشند۔

چغلی توم بو ہرا (بورا) نے ڈاکٹر اور ہاشمی صاحبان کے یار و مشیر و ترجمان بنکر اُن سے کہدیا کہ سب نے جہاز پر آپسمین صلاح کرلی ہے کہ فیس قرنطینہ مین دو گنیان دینے سے بیاسٹر کے حساب سے تین آدمی کی جان بری ہوگی اسلئے ڈاکٹر نے پندرہ روپے انگریزی گینو نکی قیمت تیرہ روپے کردی۔ مین نے کُل نوٹ کلکتہ کے دئے اور انکو پوری قیمت پر لوٹ لینا پڑا اسوقت معلوم ہوا کہ بورونکو اسی خدمت کی بدولت خاص طہارہ یعنی پاپخانہ ملا ہے۔

تحریک بھیجا بوروں نے ڈاکٹر سے یہ کہلایا کہ بسبب کم وصول ہونے فیس کے ہم جھوبڑے کے مستطیع کو چاہیے کہ آپسمین

ملہ اسمین سے بعد کو دو دو آنے ہر ایک شخص کو واپس کردیا جیسا کہ صفحہ ۷۰ مین مذکور ہے ۱۲

چندہ کر کے مساکین کی طرف سے بھی فیس ادا کرین لیکن کسی نے اسباب کو منظور نکیا۔

عذر ہماری لڑکی کی نصف فیس طلب کرنے پر ہم نے کہا کہ جبکہ اسکو بزورہ دو بچہ مین شمار کر کے پانی کا ٹکٹ نہین دیا گیا تو بچون کی فیس کیسی۔ اسپر ڈاکٹر نے اُسے بَری کر کے رسید معافی کی لکھدی۔

خط لیٹر بکس یا ڈاک کے پیٹون[١٥] کی صورت کسی دن دکھائی ندی۔ تقاضے پر ہاشمی صاحب نے یکروپیہ کے سات ٹکٹ سلطانی منگوا دیے۔ مین نے خط خیریت کا لکھا۔ ایک ٹکٹ لفافہ پر چپکا کر ہاشمی صاحب کے حوالہ کر دیا وہ خط ٢ر رمضان کو پچیس دن مین وطن (مکان) پہونچا۔ کامران کے ڈاکخانہ کی تاریخ نہین پڑھی گئی۔ لیکن عدن کی مہر مین ١٥ر نومبر صاف پڑھا گیا۔

ایقاظ بمبئی سے روانگی جہاز کے بعد اگر ہندستان سے ڈھائی آنہ کا ٹکٹ لگا کر ملفوف خط یا ایک آنہ کا پوسٹ کارڈ بنام ونشان جہاز جس مین مکتوب الیہ روانہ ہوا ہو ایسے حساب سے بمبئی روانہ کیا جاے جسکا ولایت کے جانیوالا جہاز مین بروز جمعہ روانہ ہو کر دو ہفتہ کے اندر کامران پہونچنا متیقن ہو وہ خط و پوسٹ کارڈ مکتوب الیہ کو قرنطینہ مین ملجانیکی امید قوی ہے[٢]

٥ر رمضان روز جمعہ (حساب کتاب کا دن) تین فرانسیسی یا جرمنی مگر نصاری کوٹ پتلون پہنے ہیٹ سر کو رکھے ہوے کمپ مین آکر زر فیس کے امانت داران سے روپیہ کو لیکر ڈاکٹر سے حساب زر تحصیل شدہ کو سمجھکر منجملہ تیرہ تیرہ روپے کے دو دو آنہ ہر ایک کو واپس کر کے ایک ایک رسید ترکی زبان مین چھپی ہوئی دستخطی و مہری دیگئے۔ اور بعض کو مسکین تسلیم کر کے فیس سے بری بھی کرتے گئے۔ مگر شاہ محمد عین الحق صاحب کو نقصان شدہ سوڈا لیمونیڈ اور انکی بوتلون کی قیمت استغاثہ اور مطالبہ پر بھی نملی۔

فریاد وہان کسی استغاثہ کے اپیل کی کوئی صورت نہین اسلیے کہ مستغیث کے گورنمنٹ کا کونسل کبھی کمپ مین نہین آتا اور مستغیث کو کمپ سے باہر جانیکی اجازت بھی نہین دیتے۔

صبر و شکر چونکہ یہ مذہبی سفر ہے اور مذہبی اصول نے حجاج کے دلون مین پور الیقین دلایا ہے کہ اس سفر مبارک مین جو کوئی جس قدر خرچ کریگا جتنی مصیبت و تکلیف اٹھائیگا اسی قدر اسکو ثواب ملیگا اس لیے قرنطینہ کے کارروائیون کو بھی ثواب اخروی سمجھکر حجاج حج کرنیمین روز افزون ترقی کر رہے ہین۔ اللہم زِد فزِد۔

دفع اشکال جو لوگ عربی زبان سے نابلد اور ناآشنا ہوتے مین ان کو اظہار مدعا اور وہان کے اصطلاحات اور باتونکے سمجھنے اور جواب دینے مین نہایت اشکال اور سخت مصیبت کا سامنا ہوتا ہے اگر ہر ایک بارکون مین ترجمان کے رہنے کا انتظام کیا جاے تو کوئی اشکال باقی نرہے اسیطرح اگر ہر ایک گورنمنٹ کا کونسل اپنی رعیت کو ارام و تکلیف در ضرورتونکو دیکھا کرے تو

١٥ قرنطینہ کا کمپ گرچہ متعدی و غیر متعدی امراض سے محفوظ اور پاک صاف کیون نہو مگر لوگون کے نظر دہین سب بیماری کا دکھلائی دیتے مین اسلیے اختلاط سے بچنے کے لیے جتنی اسمان کو اندر کمپ ایکی کیونکر روانگی ہوسکتی ہے ٥٢ بشرطیکہ وقت پر پہونچ جاے۔

کوئی شکایت بہی باقی نہ رہے +

صبر و شکر - چونکہ یہ مذہبی سفر ہے اور مذہبی اصول نے حجاج کے دلون مین پورا الیقین دلایا ہے کہ اس سفر مبارک مین جو کوئی جسقدر خرچ کرے گا جتنی مصیبت و تکلیف اٹھائے گا اُسیقدر اسکو ثواب ملیگا - اس لیے فرنطینہ کی کلفتون کو بھی ثواب اخروی سمجھکر حجاج حج کرنے مین روز افزون ترقی کر رہے ہین - اللھم زد فزد +

لرزہ کا رکنا - مدت کے لرزہ و بخار نے ہمارا پیچھا نچھوڑا - قے صفراوی نے اور بھی ستایا - دوائیان یونانی جو ساتھ تھین اُنکو حکیم خدا بخش نے استعمال کرایا - مگر لرزہ و بخار مین کوئی فائدہ نہوا - مین نے یہ خیال کیا کہ کل رہائی کا دن ہے خدانخواستہ اگر لرزہ و بخار موجود رہا تو نہ معلوم کیا حکم ڈاکٹر کا صادر ہو اور کیا اتفاق واقع ہو مجبوراً کنین کی گولیان فرانس کی بنی ہوئی دو عدد کھائین - الحمد للہ کہ لرزہ تو رک گیا مگر بخار آگیا +

۶ - رمضان روز شنبہ (امید و بیم کا دن) صبحکو معلوم ہوا کہ آج دس بجے دنکو دوسرا ڈاکٹر آئیگا اور لوگون کو جانے کا حکم دیگا - سب لوگ اپنے اسباب کے اکٹھا کرنے اور باندھنے مین مصروف ہے - کسی نے کھانا بھی نہین پکایا جب دس بجے تجاوز کر گیا - معلوم ہوا کہ دس بجے سلطانی یعنی چار بجے ہندوستانی وقت پر ڈاکٹر آئے گا - جہاز پر کھانیکی امید سے شب کو جو کھانیکی چیزین تیار کرا رکھی تہین وہی کام آئین - الحمد للہ کہ مجکو لرزہ نہ آیا اول وقت کچھہ بدن گرم ہو کر رہگیا +

ڈاکٹر - چار بجے جبکہ دو گھنٹہ دن باقی رہا فرانسیسی ڈاکٹر کوٹ پتلون پہنے ہیٹ سر پر رکھے ہوئے لنچ (چھوٹا اگبوٹ) پر سوار ہو کر سمندر کی راہ سے آکر باہر کمپ کے ٹھیرا - جب حسن فہمی نے ایک سفید عبایہ[1] اسکو بھیجدیا تب وہ اُسکو پہنکر اندر کمپ کے داخل ہوا - اُسنے مردون کو جھونپڑے سے باہر کھڑا کر کے خود معیت ڈاکٹر ابراہیم و حسن فہمی کے اکثر دنکی نبض دیکھی چونکہ وقت تنگ تھا سب کا قبل غروب آفتاب کے جہاز پر سوار ہونا امکان سے باہر تھا اسلیئے دو فرسٹ والون کے علاوہ چار جھونپڑون کے لوگون کو اُسی وقت اور باقی لوگون کو صبح جہاز پر چڑھنے کا حکم دیکر چلا گیا +

مین نے دو روپے چار آنہ ایک لائتی کو دے کر کمپ کے اسباب کو بخود گہر کے سائبان مین اور وہان سے ٹھیلا گاڑی پر لاد کر سمندر کنارے پہنچانے اور جہاز پر چڑھانے کو کہے اور اپنے ملازم کو کہکر خود عورتون کو ساتھ لیکر آگے چلا آیا اور بوقت مغرب جہاز پر سوار ہو گیا +

ملازم کی غلطی سے ایک بورا ہمارا جسمین ایک جاجم کلان اور دوسرا اوسط مع ایک کٹورہ مسی کلان و دیگر پیالہ آبنوشی تھا میرے گمان مین وہان چھوٹ گیا اور رستہ تک اُنکی ضرورت نہونے سے کچھہ خیال نہوا - جب مکہ معظمہ پہنچکر اُنکی ضرورت

[1] تمام عالم اسلام کو دستور سلطانی مین گھڑیان بارہ بجے طلوع اور بارہ بجے غروب پر لگائی گئی ہین ۲ ۵ جب کوئی ...مین کبھی ضرورتاً اندر کمپ کے آنا چاہتا تھا تو بلا پہنے عبایہ کے اندر کمپ کے قدم نہین رکھتا ورنہ کمپ کے جنگلے سے باہر گفتگو کر کے چلا جاتا ہو عبایہ کیا تھی مرض کی حافظ اور موت کی حاجز اُنکے گمان مین تھی ۱۲

ہوئی شب ملازم نے اُن کا کامران یا جدہ مین چھوٹ جانا شک کے طور پر بیان کیا +

۷ - **رمضان** - روز یک شنبہ صبح سے سلسلہ باقی لوگون کے جہاز پر چڑہنے کا نو بجے جاکر منقطع ہوا - بعد دس بجے جہاز نے لنگر اُٹھایا - جوشیلے سمندر کو طے کرنا اور بین بسم اللہ مجریہا الآیہ کہتا اور کبھی اس شعر کو پڑھتا چلا ؎ دلکو اُسوقت خوشی ہوگی کہ اپنا بھی جہاز + جس گھڑی بحرِ عرب کے لبِ ساحل ہوگا +

جبل سعدیہ - یلملم ۵

۸ - **رمضان** روز دوشنبہ - اگرچہ سیدہے سمندر سے جبل سعدیہ کی مسافت کم ہے لیکن کامران سے وہ تین سو پینتیس[۳۳۵] میل ہے ونکو جہاز سے یہ پہاڑ نظر آتا ہے مگر رات کو اندہیرے مین کچھ بھی معلوم نہین ہوتا - جب جہاز محاذی جبل سعدیہ (یلملم) پہنچتا ہے اسٹیم کی سیٹی دیکر کپتان کا احرام باندہنے کو کہنا معمولات مین سے ہے مگر مجکو نہ تو سیٹی کی آواز سنائی دی نہ کپتان کا بتانا معلوم ہوا +

کامران سے جہاز بعد چہہ گہنٹہ کے (چار بجے) یلملم پہنچا - لوگون نے قیاس پر احرام باندہا - کیونکہ میقات پہنچنے سے قبل احرام باندہنے مین کسیکا اختلاف نہین ہے +

مسئلہ میقات احرام باندہنے کا اہل یمن اور ہند کے لیے یلملم ہے - بعض شراح مناسک نے کہا ہے کہ اُسکو ہمارے زمانہ مین سعدیہ کہتے ہین - ائمہ اربعہ کے نزدیک یہ توقیت واجب ہے اِسکے ترک سے گنہگار ہوتا ہے - دَم لازم آتا ہے مگر حج صحیح ہوتا ہے - بعض کے نزدیک نہ دَم لازم آتا نہ حج صحیح ہوتا ہے +

احرام - سب نے احرام کے لیے غسل کیا - پانچ ہاتھ لمبا سفید تہبند باندہا اور ایک چادر سفید چہ ہاتھ لمبی اوڑھی دو رکعت نماز پڑھکر نیت عمرہ کی کی - تلبیہ (لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لاشریک لک) کہنا شروع کیا جسکو مسائل حج کی تحقیق منظور ہو وہ رسالہ **تحفۃ الحاج** کو مطالعہ کرے +

شب کے جوشیلے سمندر کے تلاطم اور امواج نے بہت ہیرونکو چکر دستلی و قے مین مبتلا کر دیا - جہاز پر چلنا یا چیزون کا قائم رکہنا مشکل اور امکان سے باہر ہوگیا مگر شام ہوتے وہ کیفیت لوگون کی نہ رہی

ک چونکہ اس جگہ سے آگے جہاز مین بڑی حرکت اور بہت جل ڈول ہوتا ہے اسلیے اسباب کو خوب مضبوط باندہنا چاہیے اور سوائے بسکٹ وغیرہ کھانیکے دوسرا کھانا پکانا غیر ممکن ہوتا ہے ہو ملا ۵ کامران سے جبل سعدیہ کا جو فاصلہ ۳۳۵ میل بیان کیا جاتا ہے شاید خشکی کی راہ سے ہوگا ورنہ سمندر سے کا فاصلہ کی مسافت بہت دور نہین شتا ہے کہ شیعو کے نزدیک محاذات میقات کا اعتبار نہین اسلیے وہ جدہ کے دو دونوں مین براہ خشکی سعدیہ جاکر احرام باندہتے ہین ہو ۳ تحفۃ الحاج کے صفحہ ۲۵ مین تلبیہ لکھنے مین کاتب نے غلطی کی ہے یعنے تیسرا لبیک کو مکرر سمجھکر چہوڑ دیا ہے فافہم ۱۲

ک ۵ مین نے متعدد اخبارات کے ذریعہ سے مشتہر کرا دیا ہے کہ جس کا ارادہ حج کا ہو اگر وہ مجہ سے رسالہ مذکور بلا قیمت طلب کرے ۱۲ محقق حنفیین کے نزدیک احرام باندہنے کے لیے دو رکعت نماز پڑھنا ثابت نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دو رکعت نماز قبل احرام پڑھی تھی وہ نماز فرض ظہر کی تھی تحفۃ الحاج مین جو لکھا گیا ہے اس سے مراد نفو گا ہے جیسا کہ احد القولین مین سے دوسرا قول ہے ۱۲

۹ رمضان سوموار شنبہ شب کو بہت زور شور کی ہوا اور کثرت بارش ہا رات ہے کوئی شخص چھتری پر ٹھہر نہ سکا گل دو آدمی اور صبح ایک شخص جو کامران سے بخار مین مبتلا ہو کر آئے تھے جہاز پر فوت ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون -

جدہ یلملم سے ایکسو بیس ۱۲۰ میل طے کر کے دو بجے دن کے بعد جہاز جدہ پہونچا زمانہ جاہلیت سے خلیفہ دوم کیوقت تک مکہ معظمہ کا ساحل (بندر گاہ) شعیبیہ تھا جو جدہ سے وکھن واقع ہے مگر جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سنہ ۲۶ ہجری مین مدینہ سے عمرہ کرنیکو مکہ مکرمہ آئے تو بوقت واپسی جدہ کو بندر گاہ قرار دیکر عسفان کی راہ سے مدینہ منورہ چلے گئے اس زمانہ سے آجتک جدہ عرب کا اہم بندر گاہ اور حاجیونکی گزر گاہ ہے - بحر احمر کے مشرقی کنارے پر ہے - یہان سے مکہ مقدسہ شرق ہے - چونکہ اسکے ساحل مین پانی کے نیچے پتھر اور پہاڑ ہے اسلئے جہاز ساحل سے دور دو میل ٹھہر گیا اور رہنمائی کی امداد کے لئے جھنڈی چڑہائی گئی جسکو دیکھکر جدہ کا واقف کار (ارکائی) کشتی پر سوار آکر جہاز کی کمان اپنے ہاتھ لیکر داہنے بائین چکر دیتا ہوا ساحل (بندر گاہ) مین لنگر انداز ہوا -

بندر گاہ کے افسر ترکی نے آکر بعد معائنہ سارٹیفکٹ افسر قرنطینۂ کامران اور بعد دریافت خیریت صحت کے جہاز والون کو اترنے کی اجازت دی - اسی وقت بہت سی کشتیان جہاز کے گرد آگئین -

جدہ سے جہاز پر شربت اور انار شیرین اور سرخ گود کا تربز فروخت ہونیکو آیا - ایک ربع تربز چار آنے کو مین نے خرید کر کھایا - بھاگل پور وغیرہ کا تربز جو شیرینی کے اعتبار سے ہمارے دیار مین شہرۂ آفاق ہے اس ٹکرہ کے مقابلہ مین کوئی رتبہ نہین رکھتا تھا ؎ خدا کے گھر کا وہ تربز تھا قابل تحسین + جنان کے میوۂ طوبی سے کیون نہین شیرین -

تنبیہ شربت کو فروشندہ سے قیمت تنقیح کر کے پینا چاہئے ورنہ وہ ایک پیسے کے شربت ایک فنجان (پیالی) کی قیمت دو آنے وصول کرتے ہین - اسیطرح بحری (ملاح) سے کرایہ کشتی کا بھی مقرر کر کے سوار ہونا چاہئے سب سے پیچھے ہملوگون نے دو بوٹ (کشتیان) فی کس چار آنہ کرایہ طے کر کے ایک پر کل اسباب کو لادا اور دوسرے پر سوار ہو کر بوقت مغرب گھاٹ کنارے پہونچے -

ساحل پر مسافرون کے اترنے کا الگ اور اسباب اتارنیکا جدا سقالہ (پلیٹ فارم) ہے اس جگہ چند ترکی ملازم سلطانی تھے جنھون نے مشکل سے بچھونا اور بعض بکس کو ساتھ لانے دیا + اور اسباب کی کشتی کو دوسرے پلیٹ فارم کی طرف روانہ کر دیا - اور کشتیون کے کرایہ دینے کا حال ہملوگون سے استفسار کر لیا -

ہم لوگ اس جگہ سے ایک مکان سلطانی (جسکو ہم باب داخل کہتے ہین) مین پہونچے اسمین ایک چھوٹی سی

کھڑکی (جسطرح اسٹیشنونمین ٹکٹ دینے کے لئے ہوتی ہے) کھلی ہوئی تھی اسکے اندر فی کس باستثناء بچہ نابالغ
و بلا استثناء مساکین یکروپیہ چودہ آنہ محصول دیکر تذکرہ یعنے (رسید) لی - ہماری بچی کا بھی نصف محصول
طلب کیا مین نے اس معافی نامہ کو دکھلا کر بُری کرایا جو کامران مین ڈاکٹر نے لکھدیا تھا -

اعلام - رسید مذکور بحفاظت تمام اس شخص کو رکھنا بہت ضرور ہے جو ینبع ہوکر مدینہ طیبہ جانیکا ارادہ رکھتا ہے
جب جہاز پر کوئی طالب پاسپورٹ نہوا تو مین نے اپنے قیاس سے ایک شخص کو ملازم برٹش انڈیا سمجھکر پاسپورٹ تکو
دے دیا اسنے تین چار پاسپورٹ کو نصف چاک کرکے لیلیا اور باقی نصف کو مع باقی مسلم پاسپورٹ کے زمین پر ڈالدیا -
جب ہملوگون نے دوسرے مکان کی طرف جانیکا قصد کیا - دو ترکی نے جو اسکے دروازہ پر تعنات تھے روکا اور ادا کاری
محصول کی رسید کو دیکھکر آگے بڑھنے دیا - تیسرے مکان کے اندر جیسے ہی قدم رکھا اس جگہ ایک تعداد کثیر ایجنٹ
یعنی وکلاء (نائبان) مطوفین مکہ معظمہ کی موجود اور خیر مقدم کہنی کو منتظر تھی انلوگون نے باین لفظ اکون ضلع)
دریافت کرنا شروع کیا ہملوگون سے جسنے جس ضلع کا نام کہا اسکو اس ضلع کے نامیدہ نائب مطوف نے اپنی طرف کھینچ لیا -
ہملوگ بھی اپنے نائب مطوف احمد بخش بن عبدالرحیم بخش کے ہمراہ ہوکر چوتھے دروازہ پر آئے جسکو باب خارج کہتے ہین
پہنچے وہان فی کس ایک روپیہ آٹھ آنہ اور بھی محصول لیا گیا مگر کسی کو قبض الوصول یا رسید نملی - شوہر دار عورتین
جنکے شوہر ساتھ تھے انکو اور بچون (نابالغون) کو اس محصول سے بَری کیا -
وہانسے باہر نکلکر نائب مطوف (احمد بخش) کے ساتھ پیادہ پا انکے مکان پر پہونچکر ہر شخص نے اپنے پسند کمرہ علیحدہ لیا اور مقیم ہوا
اثنا راہ (بازار) مین دو خربزے جو وزن مین تین سیر پختہ ہونگے چار آنہ خرید کرکے لیتا آیا تھا جنکی شیرینی لکھنؤ کے
خربزے سے بدرجہا افضل تھی - چونکہ رات زیادہ آچکی تھی پلاد چنے کی دال پڑا ہوا اور روٹی اور گوشت دبے کا
پکا ہوا اور دہی بازار سے منگوا کر کھایا اور سو رہا -
جہاز سے لایا ہوا پانی شیرین جب ختم ہوا جدہ کا نمکین پانی تھوڑا منہ کے اندر گیا بے ساختہ زبان سے نعوذ باللہ نکل پڑا
کھاری پانی کو فلو صراحی مین بھی رکھنے سے اسکی شوریت مین کوئی کمی نہوئی -
معلوم ہوا کہ سات برس سے مینہ نہ برسنے کی وجہ سے یہان لوگ آب شیرین کے لئے ترستے ہین - کونسلان اور امراء کے
لئے آب شیرین اسٹیمر (اگبوٹ) پر سویز سے آتا ہے جو وہان نیل سے نہر کھود کر لایا گیا ہے - مجھکو بوقت واپسی معلوم ہوا

سوائے ان لوگون کے محبوب علی کریم بخش دلال کا ایک ایجنٹ بھی نہ یہان دیکھا نہ کامران اور نہ پاٹون مین ۲ نام احمد بخش مجھکو
تحقیق یاد نرہا ۳ شلارات کے سبب سے کوئی سواری وہان موجود نتھی ۴ عربان عراعیو نکو سکلی کا بچہ ذیکر اسین

کہ فرمایش اور تاکید کرنیسے پانی بیچنے والے آب شیرین لاتے ہین اور قہوہ خانے مین قیمتاً ملتا ہے اور جہازون پر سے بھی لوگ قیمتاً منگواتے ہین +

۱۰- **رمضان** روز چہارشنبہ۔ صبحکو حکیم خدابخش نے جمرک رکسٹم مین پانچروپیہ دیکر وہان سے اسباب لا یا چونکہ ہمارے ساتھ تمباکو یا کوئی نشی چیز یا آلات حرب نہین آئے تھے اسواسطے ہمارا اسباب جمرک رچنگی خانہ) سے آسانی کے ساتھ بلا روک ٹوک چلا آیا۔ مگر بمبئی کے خرید کردہ گھی مین سے جہاز پر خرچ ہو کر تخمیناً سولہ سیر پختہ رہگیا تھا اور مرغیون سے دو مرغیان اسباب کی کشتی پر آئین تھین جمرک مین پائی نہ گئین۔ ہمارے ملازم نے کہا کہ مرغیان تو مطوف نے لائی ہین مگر وہ بھی باوجود طلب کے مجکو نہ ملین۔ مین نے تلف المال خلف العمر سمجھکر تلاش مین نہ کی۔ نائب مطوف نے ہر شخص سے چھ روپیہ آٹھ آنے فیس سرکاری طلب کی۔ ہم لوگون نے سرکاری رسید لانے پر مطالبے کی ادا کاری کا وعدہ کیا مگر نہ تو اُنہون نے رسید دی نہ ہم لوگون نے روپیہ دیا +

چونکہ مقصود بالذات مکہ مکرمہ پہنچنا تھا۔ اسوجہ سے جو دن رمضان المبارک کے گزرتے تھے دل پر شاق تھا۔ جب قافلہ روانہ کرنیکا تقاضا نائب صاحب پر کیا گیا تب اُنھون نے کہا کہ مطوف کو مکہ معظمہ تار دیا گیا ہے۔ اُنکا جواب آنیکے بعد قافلہ روانہ ہوگا۔ تار کا مضمون اسطرح کا ہوتا ہے (اطلع لکم خمسون نفر منہم اثنا عشر نفر مساکین) معمول یہ ہے کہ اگر حجاج امرا اور خوشحال ہوتے ہین تو خود مطوف صاحب مکہ معظمہ سے جدہ آکر اُنکو اپنے ہمراہ لیجاتے ہین۔ اور اگر کم بضاعت و مساکین ہوتے ہین تو نائب صاحب بلا انتظار جواب تار کے اُنھین اپنے اہتمام سے مکہ روانہ کر دیتے ہین +

تار- جدہ سے مکہ سے جدہ یا طائف یک تار عربی لفظون مین جاتا ہے اور ان مقامات کے تار کا محصول بیس الفاظ مع نشان دینے کے ربع مجیدی یعنی ایک اٹھنی سلطانی (دس آنے ہندی) مقرر ہے۔ **جدّہ کی مختصر کیفیت**- یہان تار گھر ڈاک خانہ۔ پولس سب سلطانی ہین۔ شہر کے باہر ایک قلعہ مین سلطان کی ترکی فوج رہتی ہے۔ سلطان کی طرف سے ایک پاشا رہتا ہے۔ جو حاکم مکہ کا ماتحت ہے اسکو دیوانی فوجداری کے دونون اختیارات ہین۔ مسجدین بکثرت ہین۔ بڑی مسجد و نمین حوض اور چھوٹی مین سقاوے وضو کے لیے ہین۔ یہان ایک مدرسہ (مدرستہ الفلاح[1]) نامی فاضل محمد علی فندی نے اب قائم کیا ہے اسمین قرآن شریف۔ قرآۃ۔ اخلاق۔ توحید۔ فقہ۔ نحو۔ اصول تفسیر۔ اصول فقہ۔ معانی۔ بیان۔ بدیع۔ جغرافیہ۔ تاریخ۔ املا۔ حساب کی تعلیم دیجاتی ہے۔ مگر حدیث[2] کا نصاب مین داخل نہ ہونا تعجب خیز امر ہے۔ یہانکا بڑا بازار فراخ۔ مگر اوپر سے چھپا ہوا ہے

[1] اسطرح کی دیکھہ بھال مہذب ملکون مین بھی ہوتا ہے۔ تصدیق اسکے خط سیاح امرتسری کا جو وطن لاہور نمبر ۴۳ جلد ۳ مطبوعہ اسہ اگست ۱۹۰۶ع مین چھپا ہے شاید ہے۔ سو جولائی کی صبح انگلستان پہنچا۔ تمام مسافر دنکا اسباب کسٹم ہوس مین پہنچایا گیا۔ اور جب سب جمع ہوگیا تو پڑتال شروع ہوئی۔ صرف یہ دیکھا جاتا تھا کہ کسی مسافر کے پاس تمباکو او چائے تو نہین ہے الخ ۱۲ [2] حجاج کو اس مدرسہ کی طرف توجہ کرنا موجب فلاح دارین ہے ۱۲ [3] حدیث کا نصاب مین داخل کرنا بانی مدرسہ کے لیے باعث فلاح ہے ۱۲

ہر ملک کا سکہ چلتا ہے۔ یونانی۔ فرانسیسی دوائیں اور رشیا کی زیادہ قدر ہے اور اُنکی دکانیں بہت ہیں ازانجملہ نور حکیم کی
عطاری کی دوکان سوق اللحام میں مشہور ہے۔ مجکو ان سے بذریعہ مولوی احمد سعید صاحب سہارنپوری کی تھوڑی ملاقات
بھی ہوئی۔ مسافروں کے لیے رباط بھی ہے۔ باشندے گورے زنگ تجارت پیشہ عربی زبان مگر حجاج کے سابقہ کے سبب سے
دوسری زبانیں بھی جانتے ہیں۔ مکہ کو یہاں سے بعض چالیس اور اکثر تیس میل کہتے ہیں اعلام باعلام بیت اللہ الحرام
میں لکھا ہے کہ مشائخین حنفیہ مابین جدہ و مکہ شرفہا اللہ تعالی کے پوری نمازیں پڑھا کرتے تھے مگر میں قصر کو مرجح سمجھتا ہوں
کیونکہ موطا امام مالک میں ہے کہ ابن عباس رضؓ مابین مکہ و طائف اور مابین مکہ و عسفان اور مابین مکہ و جدہ کے قصر کیا کرتے تھے۔ آہ

١١۔ رمضان روز پنجشنبہ۔ شام کو سید حسین و سید عقیل مطوف خان مکہ سے جدہ پہنچے۔ ان حضرات نے صاف لفظوں
میں یہ کہکر کہ جو روز آٹھ آنے محصول سرکاری علاوہ قیمت شقدف و تخلہ (شبری) کا ملا کر فی کس شقدف سوار کا چوبیس
آٹھ آنہ اور شبری سوار کا فی کس بیس روپیہ ایک آنہ خرکظ (یکطرفہ) صرف مکہ پہنچانے کا ہوتا ہے جو انہوں نے ہم سے وصول کیا +

تذکرہ راقم اثم عفی عنہ کے والد ماجد مغفور المتوفی ١٢ شہر ربیع الاول سنہ ١٣٩٩ھ نے رجب سنہ ١٢٩٦ھ میں حج کیا تھا اس زمانہ
میں شقدف کا کرایہ ۶؎ اور شتر کا کرایہ جدہ سے مکہ تک نو روپیہ تھا +

تین شب اور دو روز کا کرایہ مکان بحساب فی شب فی کس سہ جملہ ١٢ از نائب مطوف نے لیا +
میں بمبئی سے جو چاول اور دال خرید کر لایا تھا گرانی کرایہ باربرداری کے باعث لیجانیکا متحمل نہو سکا اور مجبور خسارہ کھا کر چاول
دال کو نائب مطوف کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ اور سبز صندوق کو خالی کر کے چھوڑ دینے پر بھی باقی اسباب کے لیے دو اونٹ کا
روپیہ سید حسین مطوف کو کرایہ دینا پڑا۔ مگر انہوں نے ہمارے اسباب کو دوسرے شخص کے شبری کے نیچے رکھدیا جکی
وجہ سے اکثر چیزیں نقصان و برباد ہو گئیں ؛

١٢۔ رمضان روز جمعہ صبح کو شقدف کے اوپر کمل منڈھ کر اُسکو اونٹوں کی پیٹھ پر رکھکر اُسکے اندر گوشت اور روٹیاں
جو شب کو تیار کرائی تھیں اور کھجوریں اور روٹیاں حمالوں کے کھانے کو جو بازار سے خریدی تھیں اور پانی بھرا ہوا شکیزہ اور
مٹی کی صراحی رکھکر بذریعہ سیڑھی کے جو ہر رکو خرید کی تھی سوار ہو کر سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین
پڑھا اور شبری کے نیچے پاخانہ کی رنگتی اور برتنوں کا بوراکھکر اماں اور خادم کو سوار کیا۔ آٹھ بجے ڈنکو قافلے باب مکہ سے روانہ

لہ جناب شیخ نوازش حسین صاحب رمضان پوری مرحوم۔ میں آپ کا نام نامی (حُسَین) عرب کے طریقے پر لکھا کرتا ہوں ١٢ منہ
چاول ہے مسیر کی دال ہے جملہ للعہ کے نائب کو للعہ میں فروخت کیا ١٢ سہ شقدف کے نیچے چیزوں کے رکھنے کا معمول نہیں مگر شبری کے اونٹ کے
دونوں طرف چیزوں کو رکھکر اس پر شبری رکھی جاتی ہے ١٢ کہ بڑا کمل یا جاجم یا بمبئی سے دو سوتی یا گریم کی چادر شقدف پر منڈھنے کو لیتے ہیں حاشی
لوگ شقدف کے اوپر بڑی دریاں منڈھتے ہیں ١٢ ھہ جدہ میں مٹی کی صراحیاں ٣٫٣ کو بکثرت ملتی ہیں ١٢

مطوفان نے ایک شخص نظام الدین نامی باشندۂ جدہ کو دس روپیہ اجرت پر بلا استدعا اور بدون استمزاج ہمارے مقرر کیا۔ ہر چند میں نے اُسکی رفاقت و ہمراہی کو بے ضرورت سمجھکر اُسکی معیت سے انکار کیا مگر مطوفان نے یہ کہکر (کہ اثناء راہ میں اگر کوئی چیز گر جائے گی تو یہ اُسکو اُٹھا کر دے گا۔ اور بدو (جمال) شوخی کرے گا تو یہ اُسکو تنبیہ و تدارک کرے گا) بجبر و زبردستی ہمارے ساتھ کر دیا +

شہر سے باہر نکلنے کے ساتھ بہتیرے بھیک مانگنے والے بخشش طلب کرتے ہوئے دور تک ساتھ آئے جس سے جو ہو سکا اُنکو دیکر پیچھا چھوڑایا۔ تھوڑی دور جاکر جمال (شتربان) نے کھانے کو مانگا میں نے اُنہیں پہچانکر روٹی اور کھجوریں دیدیں اور جب کھانے کو مانگتا۔ دیتا جاتا تھا +

سید حسین مطوف بھی اپنے غلام کے ساتھ ساڑہنی پر سوار ہم لوگوں کے ساتھ چلے غربا و مساکین پیادہ پا روانہ ہوئے جب دو پہر تک پا پیادہ چلنے سے تھکے وہ لوگ بھی جمالوں کو ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو روپے دیکر بار برداری کے اونٹوں پر بیٹھکر پڑاؤ پر پہنچے۔ دوسرے دن بھی وہ لوگ اسی طریق کم خرچ بالانشین سے مکہ معظمہ میں داخل ہوئے خدا خود میر سامان است اثنائے راہ میں دو دو کوس یا کچھ کم یا بیش فاصلے پر چھوٹے چھوٹے قلعے سُلطانی نظر آتے تھے جن میں ترکی سپاہ متعین ہوئی ہوئی دکھائی دیتی تھی۔ میل ڈیڑھ میل پر ترکی سپاہ تعینات تھی اور قریب قریب قہوہ خانے تھے جنمیں قہوہ چائے شربت وغیرہ بکتے تھے ::

جب قافلہ ایک قلعہ کے محاذی پہنچتا وہاں کا ترکی سپاہی بگل بجاتا۔ جس سے یہ سمجھا جاتا کہ یہ دوسرے قلعے کو قافلہ کی نگرانی کے لیے خبر دیتا ہے۔ اکثر قلعہ سے بعض ترکی کیسہ میں پاؤ روٹی رکھکر فی ۱۰ اور ۲۰ کو بغرض فروخت آتے تھے اکثر قلعہ کے بعض سپاہیوں کی وردی پُرانی پھٹی ہوئی دیکھکر دریافت کرنیسے معلوم ہوا کہ اُن میں اکثر قیدی ہیں جو دوسرے بلاد سے قید ہوکر آئے ہیں۔ اُنکو تا اختتام میعاد قید کے سلطان کی طرف سے کھانے کو ملتا ہے اور مصرفی وردی پہننے کو واللہ اعلم +

رفیق نظام الدین (بیکار۔ نوکر) پچاس قدم بھی ہمارے اونٹ کے ساتھ نہیں چلتا کہ قہوہ خانہ دیکھکر رستے سے کترا کے اُسمیں بیٹھ جاتا۔ اسیوجہ سے دوسرے شخص شتر سوار کے اونٹ کی نکیل کی ڈوری جب ٹوٹ گئی اُس کے جمال نے ہماری ڈوری جس میں ڈول بندھا ہوا شبری پر ہمارا زبردستی نصف کاٹ لی۔ میں نے نظام الدین کے ساتھ نہ رہنے اور جمال کی ڈوری کاٹنے کی شکایت مطوف صاحب سے کی جواب بہت ہی تشفی بخش (اصبر) دیا +

ﻟﮧ اگر پہچان کر نہیں دیجائے تو دوسرے حجاج کے جمال تنگ کرڈالیں گے ۱۲ ﻋﮧ غرباتوی ضیحح کو یہ طریقہ مدینے کے سفر میں بھی یاد رکھنا چاہیے ۱۲

بحیرہ یا بحرا

دن بھر سفر کے بعد مغرب کے قریب بحیرہ میں پہنچے جو جدہ سے پندرہ یا بیس میل اور وہاں سے مکہ مکرمہ بھی اتنے ہی فاصلے پر ہے۔ بدو کے ایک جھونپڑے میں جسکو میں کاہی بنگلہ کہتا ہوں شب کو مقیم ہوئے۔ مطوف صاحب نے جھونپڑے کا کرایہ فی کس ایک روپیہ اور جمال کی خوراک ہر شخص سے آٹھ آنے وصول کر لیئے۔ وہاں حجاج کے لیے عارضی (چند روزہ) بازار آراستہ تھا۔ کنافہ (میٹھی سویاں گھی میں تلی ہوئیں) نان ختائی۔ پراٹھے خشکہ دال فول۔ دال سور۔ دُنبے کے گوشت کا شوربا۔ خربزے۔ تربوز۔ بکثرت فروخت ہوتے تھے۔ میں نے اِن میں سے تھوڑی تھوڑی سب چیزیں خرید کیں اور ساتھ کی چیزوں کے ساتھ ملاکر کھائیں اور چٹائی کے فرش پر توشک بچھاکر سو رہا۔

اگرچہ رستے میں جابجا کچے کنوئیں بکثرت ملتے تھے۔ لیکن کھاری پانی کے سوا ایک کا بھی میٹھا پانی نہ تھا۔

مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً

۱۳۔ رمضان روز شنبہ۔ بعد نماز صبح کے وہاں سے قافلہ چلا جب مکہ محترمہ پہنچنے میں دو کوس فاصلہ رہگیا اور جبل نور دکھائی دیا۔ نہر کا آب شیریں اور سرد میسر ہوا۔ خوب سیر ہوکر نوش کیا۔ اور شکر خدا بجا لایا۔

ایک کوس اسیطرف سے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر مساکین ملتے گئے جو کچھ اُنکے مقدر کا تھا دیتا گیا۔

اول وقت عصر کو قافلہ لب شہر مکہ مشرفہ پہنچا مگر سواریوں کی کثرت اور بیچ بعد دیگرے قطار اونٹوں کی آہستہ رفتار سے قبیل مغرب حارۃ المسفلہ شبیکہ پہنچا۔ سیڑہی وغیرہ کو بحفاظت رکھواکر میں نے مطوف صاحب کے مکان کا ایک کوٹھڑی مختصر بالاخانہ (جس میں ضرورت کی سب چیزیں تھیں) چالیس روپیہ کرایہ پر تا زمانِ اقامت شرط کرکے لیلیا۔

چونکہ وہاں کے کرایہ والے مکانات کے ہر دالان اور کوٹھری میں آدمی کے رہنے کی تعداد حکومت (ترکی گورنمنٹ) کی طرف سے لکھی ہوئی ہے تعداد معینہ سے زیادہ آدمی کو ڈاکٹر رہنے نہیں دیتا اسلیئے حکیم خدا بخش تین ہاتھ کی کوٹھری میں جسکے آگے پانچ ہاتھ کی دہلیز تھی پندرہ روپیہ کرایہ دیکر فروکش ہوئے۔ **مسئلہ** قال اللہ تعالٰی والمسجد الحرام الذی جعلناہ للناس سواءن العاکف فیہ والباد۔ ابن عمرؓ کے نزدیک مسجد حرام سے تمام مکہ مراد ہے اُنکے نزدیک اس آیت کے حکم سے مکہ کی زمین کسیکی ملک نہیں۔ وہاں کے مکانات کا کرایہ لینا دینا جائز نہیں کیونکہ اِس آیت کے رو سے وہاں کے مقیم اور مسافر کا حق یکساں ہے اور یہی مذہب امام ابوحنیفہ رحمہ کا ہے۔

لہ جو اونٹ پر سوار آیا تھا ۱۲ ۔ ۲ چٹائیاں کھجور کی بدعن یہاں مقدر (گول) ہوتی ہیں ۱۲ ۔ ۳ بدو کے حب ننھے بچے حجاج کو (یا بابا) کہکر تم مخاطب کرتے ہیں۔ اِس کے معنی کسی نے ای بھائی بتائے تھے ۱۲

مکہ معظمہ پہنچکر معلوم ہوا کہ اگرچہ یہاں بھی رویت نہوئی تھی لیکن کامران کی طرح [1] حسابًا آج ۱۴ رمضان ہے ۞

مسئلہ ذی طوےٰ میں جسکو آب زہرا کہتے ہیں رات بسر کرکے بعد غسل کے مکہ معظمہ میں داخل ہونا مسنون و مستحب تھا لیکن جمال و مطوف و رفقا کی معیت و رائے سے مجبور تھی معذوری ہوتی ۞

طواف القدوم ۔ اُسیدن شب کو وضو کرکے ہمراہ مطوف صاحب (سید جعفر) کے باب بنی شیبہ سے جسکو باب السلام کہتے ہیں داخل ہوکر داہنا پاؤں اندر حرم محترم (مسجد) کے رکھکر کعبہ پر نظر کرتے ہی لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللھم زد ھذا البیت تشریفا و تعظیما و تکریما و مھابۃ وزد من شرفہ و کرمہ ممن حجہ و اعتمرہ تشریفا و تکریما و تعظیما اللھم افتح لی ابواب رحمتک و ادخلنی جنتک و اعذنی من الشیطان الرجیم پڑھتا ہوا کچھ دعا مانگتا ہوا مطاف میں پہنچکر بلا ادائے تحیۃ المسجد طواف بیت اللہ کیا۔ کیونکہ اس مسجد کی تحیۃ طواف ہی ہے ہر پھیرے میں حجر اسود کا بوسہ لیا ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار پڑھتا گیا ؎ وہ شہنشاہ میں درویش سوال بوسہ ۞ اُسے دیکھو مجھے دیکھو یہ تمنا دیکھو ۞ بعد طواف کے مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے دو رکعت نماز پہلی میں سورہ کافرون دوسری میں سورہ اخلاص پڑھی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ نماز پڑھی تھی تو آیت واتخذوا من مقام ابراھیم مصلیٰ تلاوت فرمائی تھی۔ اور بعد نماز عشا سعی بین الصفا و المروہ سے فارغ اور حلق کراکے احرام عمرہ سے حلال ہوگیا جسکو طواف القدوم کے متعلق اور کچھ تحقیق منظور ہو وہ تحفۃ الحاج مطالعہ کرے۔ مطوف صاحب کے مُزَیِّن (نائی) کو کسی نے چار آنے اور کسی نے آٹھ آنے دیئے ۞

عورتوں نے قصر یعنی بقدر ایک انگشت چوٹی کی نوک بی بی شمیمہ خواہر سید ہاشم مطوف مرحوم کے کٹوائی اور دو روپیہ بطیب خاطر اُنکی نذر کیے ۞

ہم لوگ جسوقت حرم میں داخل ہوئے اُسوقت جو کیفیت دلوں پر طاری ہوئی تھی اُسکو حنفی مصلےٰ کی تکبیر کی آواز دلکش و دلربا اللہ اکبر اور ربنا لک الحمد کہنے نے دوبالا کردیا۔ چاروں طرف مسجد اور گرد مطاف اور ساتوں منارے کی روشنی کا عجب لطف تھا بعد انفراغ مطوف صاحب کے مکان (ڈیرہ) میں پہنچا۔ مطوفان کے یہاں کی دعوت کا کھانا پلاؤ اور شلجم دیا ہوا گوشت اور بھنڈی کا قلیہ اول شب عوض افطاری اور آخر شب عوض سحری کے آیا میں نے سیر ہوکر کھایا۔ الحمد للہ الذی اطعمنا و سقانا و جعلنا من المسلمین پڑھکر سو رہا ۞

۱۵ رمضان روز یک شنبہ جو ہم لوگوں کے حساب سے [3] ۱۴ تھی صبحکو نظام الدین کرایہ کا نوکر بوقت رخصت دس [4] روپیہ مقرر

[1] معلوم ہوا کہ جدہ کی خبر پر ۲۹ کی رویت قرار پائی ہے ۱۲ [2] ابن تیمیہ وغیرہ کے زمانہ میں ۱۲ [3] ابن کثیر [illegible] ۱۲ [4] حضرت

دینے پر قسم کھاکر عذر کیا کہ اس سے صرف دو روپے مجکو ملیگا باقی مطوف صاحب لینگے۔ میں نے مجبورًا ایک اور اضافہ کرکے گیارہ روپے دیے جنکو باکراہ اُس نے لیا ✦

۱۶۔ رمضان روز دوشنبہ کو وطنی ملاقاتی مساکین متوکلین نے ہماری آمد کی خبر سنکر ملاقات کے ارادہ سے آنا چاہا۔ مگر مطوف صاحب کے بواب (عبد اللہ نامی) نے مطوف صاحب کے حکم سے کیسکو اندر جانے نہ دیا ✦

۱۷۔ رمضان روز سہ شنبہ کو ڈاک خانہ جو باب الوداع میں ہے جاکر سلطانی دو آنی سے فی لفافہ دو آنے اور فی پوسٹکارڈ ایک آنہ کو ہندوستان بھیجنے کے لیے خرید کر لایا ✦

۱۸۔ رمضان روز چہار شنبہ کو مطوف صاحب نے آنے کے روز کی دعوت کا معاوضہ طلب کیا۔ میں نے ایک گنی مصری نذر کردی

۱۹۔ ۲۰۔ رمضان روز پنجشنبہ وجمعہ تک کسل راہ وغیرہ کے باعث عمرہ کرنے میں تامل کیا۔ وارو غہ سید محمد الرحمن صاحب عظیم آبادی، سید انیس الحق صاحب ساکن باڑھ سید محمد مرتضیٰ صاحب عظیم آبادی اور چراغ علی صاحب سہسرامی جو ہم سے پیچھے پیر باقوں سے ناصری نامی جہاز میں روانہ ہوئے تھے مع الخیر پہنچے ✦

۲۱۔ رمضان روز شنبہ صبحکو تین روپیہ میں گھوڑا گاڑی پر تنعیم گیا اور وہاں سے احرام عمرہ باندھکر اور دو رکعت نماز پڑھکر اگرچہ دس بجے دنکو واپس آگیا مگر عورتوں کے خیال سے شب کو بعد نماز عشا کے طواف بیت اللہ اور سعی بین الصفا والمروہ اور حلق سے فارغ ہوا ✦

وہاں پالکی گاڑی دو پیسے کی ہوتی ہے مگر چار پہیے اور اسپرنگ نہ ہونے سے نشیب فراز میں سواروں کو تکلیف ہوتی ہے مرد کو گاڑی کے اعتبار سے آٹھ آنے کرایہ میں گدھے کی سواری بہتر ہے ✦

اگرچہ وضو کرکے تنعیم جانا اَحوَط ہے ورنہ وہاں بھی وضو کے لیے ایک مغراف (بدھنہ) پانی ایک ہلالہ (۱) کو ملتا ہے۔ وہاں کے خدام کو دو چار آنے دینا ثواب سے خالی نہیں ✦

دفع الاختلاف اہل حدیث کہتے ہیں کہ مکی اور بیرونی مقیم مکہ کو عمرہ کا احرام مکہ میں باندھنا چاہیے اور اہل فقہ ہر شخص کو تنعیم سے محرم معتمر ہونے پر مجبور کرتے ہیں محرر سطور عفی عنہ کہتا ہے کہ اس طریق کے ساتھ کوئی مواقع نہو تو تنعیم سے احرام عمرہ باندھنے کا اجرو شرف حاصل کرنا چاہیے ورنہ مکہ ہی سے معتمر بنجائے ایسا نہو کہ تنعیم کے خیال میں عمرہ کرنے سے محروم رہجائے ✦

۲۲ و ۲۳۔ رمضان روز یکشنبہ و دوشنبہ کا کوئی واقعہ قابل تذکرہ نہیں ہوا ✦

---

(۱) ٹکٹ بھی استنبولی دو آنی سے مہر کو ملتا ہی مگر ٹکٹ اور لفافے ہندوستانی دو آنی پر ایک ہلالہ زیادہ دینے سے ملتے ہیں۔ (۲) عرب میں گدھے سات روپے قیمت تک سوتے ہیں ۱۲

۲۴ - **رمضان** روز شنبہ کو میں نے تین روپیہ بارہ آنے میں کرایہ کی گھوڑا گاڑی پر تنعیم سے متمتع ہو کر رات کو طواف و سعی و حلق سے فرصت پائی ◆

۲۵ - **رمضان** روز چہار شنبہ کو خط مکان کا جسپر اڑھائی آنہ کا ٹکٹ چسپاں تھا اور ایک آنہ کا پوسٹکارڈ جو وطن سے یکم شہر رمضان کو روانہ ہوا تھا نو بجے رات کو ڈاک پیون نے دیا ◆

یہاں رمضان میں صبح سے قبل دوپہر تک اور رات کو نماز تراویح کے بعد سے قبل نصف شب تک ڈاک خانہ کھلا رہتا ہے اور خطوط کو کنفلی نامی ترکی پوسٹ ماسٹر اپنے ہاتھ میں لیکر فوراً مہر کر کے رکھ چھوڑتا ہے ◆

۲۶ - **رمضان** روز پنجشنبہ شب کو بیت اللہ کی داخلی ہوئی - چونکہ اڑھائی تین روپیہ دینا ہوتا تھا اسلیے میں محروم رہا - حطیم میں جو ایک جزو بیت اللہ کا ہے نماز اور دعا پر قناعت کرتا تھا - سید عقیل معلوف نے کہا کہ روپیہ دیکر داخلی کرنا رشوت نہیں ہے اگر ہو بھی تو جائز ہے **رد المحتار** میں لکھا ہے یجوز الحج ولو بالرشوۃ - میں نے کہا کہ بر تقدیر صحت نقل مذکور کے قول صاحب رد المحتار کا مجھ پر حجت نہیں ◆

مولوی محمد عیسی صاحب ساکن موضع ہستوڑی ضلع مونگیر نے کہا کہ مولوی عبد الحق صاحب حنفی مہاجر بھی کہتے ہیں کہ رشوت دیکر داخلی میں جانا حرام ہے اور جسنے روپیہ دیکر داخلی کی ہے وہ توبہ کرے ◆

۲۷ - **رمضان** روز جمعہ صبح کو قلعہ کے علم پر جھنڈے چڑھائے گئے اور شام کو اتارے گئے - اسیطرح ہر جمعہ کو ممالک محروسہ عثمانیہ میں معمول ہے - جمعہ کے دن صبح کی نماز میں شافعی امام الم سجدہ پہلی رکعت میں اور سورہ دہر دوسری میں ضرور پڑھتا ہے - چاروں مذہب کے خطیب باری کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھاتے ہیں - بعد نماز کے توپ چھوٹتی ہے - پابند جماعت اولی کو ظہر عصر مغرب عشا حنفی امام اور صبح کی نماز شافعی امام کے پیچھے غلس میں پڑھنے کا شرف و ثواب حاصل ہوتا ہے - عصر کی نماز ایک مثل پر ہوتی ہے - جملہ ولایتی[1] اور اکثر ہندوستانی جو دو مثل کے بعد عصر پڑھنے کے عادی ہیں حنفی مصلے کی جماعت اولی سے محروم رہتے ہیں - میں نے ایک جیبی گھڑی اسلیے خرید کی کہ جماعت اولی کا ملنا بغیر معاینہ اوقات ممکن نہ تھا - یہاں ہندوستان کے اعتبار سے گھڑیاں ارزاں ہیں ◆

۲۸ - **رمضان** روز شنبہ کو گاڑی پر تنعیم جانے کو جی میں مستعد ہوا کہ مجکو لرزہ کے ساتھ تپ آئی - تپ کی چنداں تکلیف نہ تھی لیکن پاؤں کے درد نے ایک شبانہ یوم بہت ہی بے آرام اور بے چین کر دیا - دوسرے دن کچھ بخار اگر رہگیا اور بفضلہ تعالیٰ بعد استعمال منضج اور مسہل کے کنین کے استعمال سے پوری صحت حاصل ہوئی اور ۱۵ - شوال سے

---

[1] عرب میں کابلی قندھاری سب سلیمانی کہلاتے ہیں اور وہ بڑے متعصب ہیں ان سے بچنا اور ہوشیار رہنا احوط امر ہے ۱۲

سفر یا حضر میں تپ و لرزہ یا کسی دیگر عارضہ کی شکایت پیدا نہ ہوئی۔ وللہ الحمد۔

۲۹۔ رمضان روز یکشنبہ۔ کھانے کی ضروری چیزیں جو ایک ہفتہ تک کافی ہوں میں خرید کر اسلیئے ذخیرہ کرلی گئیں کہ عید کی خوشی میں شش عید تک دُکانیں بند رہیں گی۔

۳۰۔ رمضان روز دوشنبہ کو ابر محیط رہا رویت نہوئی تاہم خاتمہ رمضان کے باضابطہ اعلان کے لیے اکیس ۲۱ ضرب توپیں چھوڑی گئیں۔ میں نے بیماری کے باعث روزوں کی قضا احتیاطاً یہاں کے حساب سے ادا کی۔

مکہ معظمہ کا رمضان۔ اللہ اللہ وہ کیا خوش نصیب لوگ ہیں جنکا رمضان یہاں گزرے۔ باشندگانِ ہند کے لیے اِن ایام کی ساری باتیں انوکھی اور دلکش ہیں۔ تمام رات دکانیں کُھلی رہتی ہیں۔ دن کا لطف رات کو آتا ہے حرم کے دروازے تمام رات کھلے رہتے ہیں روزہ داروں کو جگانیکے لیے آخر شب کو ایک توپ چلتی ہے اور جب وقت سحری آخر ہوتا ہے تو دوبارہ توپ چھوڑکر اسبات کا اظہار کرتے ہیں کہ اب کھانا موقوف کرو۔ غروب آفتاب کے وقت ایک توپ چلتی ہے جیسے یہاں نصف النہار کے وقت۔ اور اُسی آواز پر لوگ اپنی گھڑیاں درست کرتے ہیں۔ اور مغرب کی اذان ہوتی ہے رمضان میں اِس توپ کا چلنا افطار کے لیے بھی اعلان عام ہے۔ ہند میں دوپہر دن کو بارہ بجتے ہیں اور عرب میں غروب آفتاب کے وقت بارہ بجائے جاتے ہیں۔ پنجگانہ نمازوں کے وقت قلعہ میں بگل ویتا ہے اُسی پر حرم میں اذان ہوتی ہے۔

تراویح تمام حرم مختلف پڑھنے والوں کی جماعت سے بھرا رہتا ہے۔ ہر جماعت کے آگے شمع روشن ہوتی ہیں۔ کسی جماعت میں اگر دس بیس ہیں تو کسی میں سو پچاس۔ کسی جماعت کا امام کمسن لڑکا ہے تو کسی جماعت کا امام مُسن ثقہ خوش الحان اور مستند قاری۔ چنانچہ ایک مدنی اور ایک ہندی جنکا نام میں بھولتا ہوں ایسے خوش الحان قواعد دان قاری تھے کہ جن کی قرأت سُننے سے دلکو سیری نہیں ہوتی تھی اور بہت لوگ جو کاہلی سے شریک جماعت نہیں ہوتے تھے وہ قرأت سُننے کو ہمہ تن گوش ہوکر جماعت کے گرد بیٹھے رہتے تھے۔ یہاں ہر ایک حافظ قاری کے ساتھ اُسکے بغل میں ایک حافظ سامع بھی رہتا تھا۔ قاری مدنی موصوف کی جماعت کا یہ دستور تھا کہ ہر دو تسبیحوں کے بعد ایک طواف کرتے اور اسیطرح سے تراویح کی رکعتوں کو ختم کرتے تھے۔

شریف علی صاحب مع دیگر عمائد و اراکین نماز تراویح مالکی مصلے میں پڑھا کرتے تھے **راتب پاشا** دلفٹنٹ گورنر مکہ) پچیس تیس فوجی ترکوں کے ساتھ روزانہ بعد عصر کے طواف کیا کرتے ہیں ڈیرہ سے باب بنی سہم میں ہوکر حرم میں آیا جاتا تھا۔ جکو اب باب العمرہ اسلیئے کہتے ہیں کہ معتمرین تنعیم سے اسی دروازہ سے ہوکر حرم میں آتے ہیں یہاں کا بواب مرد ضعیف بہت ہی نیک ہے۔ جوتے کی حفاظت اور پہچانکر دینا اسی کا کام ہے اسکو مرد چار آنے اور عورتیں دو آنے ہر جمعہ کو دیتی تھیں

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد طواف کے باب حزورہ سے نکلے تھے جواب تک الوداع کہلاتا ہے +

یکم شوال روز شنبہ صبح کو عید سعید کی آمد اور خوشی میں اکیس ضرب توپ چلی اور شش عید[۱] تک پنجگانہ نماز کے قبل اکیس[۲] اکیس[۳] ضرب چلا کی +

میں حسب معمول غلس میں شافعی امام کے پیچھے صبح کی نماز پڑھکر اپنی ضروریات اور معمولات سے فارغ ہو کر بعد چھ[۴] بجے مع حکیم خدابخش حرم میں آئے اور حنفی مصلے کے باہر عقب میں جگہ ملی وہاں بیٹھ گئے +

سات بجے سے شریف صاحب کے قدوم میمنت لزوم کی انتظاری میں ہر شخص ہر ایک دروازے کی طرف تاک رہا تھا بعدہ تین دستہ فوج کا یکے بعد دیگرے بازار سے گزرتا گیا صرف انکی ترکی ٹوپیاں اور بندوقونکی نالیں سامنے سے کھائی دیں آٹھ بجے دن کے جب چوتھا دستہ فوج کا بازار سے گزرا سب لوگ کھڑے ہو گئے او صف بندی شروع کی اس اثنا میں شریف صاحب مع خدم وحشم باب السلام سے حرم محترم میں آئے +

شافعی مصلے کے امام نے نماز عید الفطر کی بارہ تکبیروں کے ساتھ پڑھائی۔ زاں بعد خطبہ پڑھا سب اپنی[۱] جگہ پر بیٹھے رہے معلوم ہوا کہ عید کی نماز ہمیشہ شافعی مصلے کے امام پڑھایا کرتے ہیں اسلیئے کہ حنفی[۲] مصلے کے امام کے پیچھے شوافع کی باقی چھ تکبیریں رہجائیں گی۔ جوہیں امام نے خطبہ ختم کیا ساتھ ہی لیکے قلعہ سے اکیس[۳] ضرب توپونکی آواز سنائی دی بعد نماز کے کسی نے مصافحہ یا معانقہ نہیں کیا۔ جیسا کہ ہندوستان میں مروج ہے۔ میں نے حکیم خدابخش کو ہندوستانی رسمی مصافحہ و معانقہ کو یاد دلاکر یہاں کے عدم تعامل پر متنبہ کیا +

۲ تا ۶ شوال - اہل عرب آپسمیں ایک دوسرے سے ملنے کو آتے تھے۔ عید کی خوشی میں ایک کا دوسرے کو دعوتیں کرنے کا بھی دستور و اخلاقِ عرب[۳] معلوم ہوا +

۷ - شوال دوشنبہ صبح کو پورے طور پر دکانیں کھلیں جملہ اشیاء خصوصاً گوشت و ترکاریاں حسب معمول ملنے لگیں

۸ - شوال سہ شنبہ ڈاکٹر محمد رمضان آفندی سے پیش ملاقات کی بلافیس کے اُنسے اپنی نبض دکھلائی۔ آپنے بغور دیکھکر ہر طرح سے صحیح ہونے کا پورا یقین دلایا۔ آپ بہت ہی خلیق و مسافر نواز ہیں جو اس پیشہ کا اصل اصول ہے میڈیکل ڈاکٹر ترکی گورنمنٹ کے ملازم ہیں۔ حجاج و اہل شہر کا بھی علاج کرتے ہیں۔ جو کوئی انکو مکان پر طلب کرتا ہے اس سے چار روپیہ فیس لیتے ہیں۔ ترکی۔ عربی۔ اردو اچھی طرح جانتے ہیں۔ آپنے کہا یہاں تین قسم کے ڈاکٹر سلطانی ہیں ایک

---

۱ یا چوتھی شوال تک ۱۲ ۲ بعد سلام کے کوئی اپنی جگہ سے اٹھکر امام کے نزدیک خطبہ سننے نہیں گیا۔ ۳ چنانچہ شریف صاحب کے بھائی جو سید جعفر وغیرہ مطوفین سے ملنے آئے تو مطوفان نے انکی دعوت کی ۱۲

۵ اگرچہ در مختار میں ہے کہ اگر ۶ تکبیر تک زیادہ کرے تو امام کی متابعت کرے کیونکہ یہ ماثور ہیں مگر کوئی حنفی اسکو مانتا نہیں ۱۲

عسکری (فوجی) جو میں ہوں۔ دوسرا بلدی جو تمام شہر کے لوگوں کا علاج کرتا ہے تیسرا موسمی جسکو ترکی گورنمنٹ موسم حج میں بحسب ضرورت بھیجا کرتی ہے +

۹۔ شوال چہار شنبہ کو ابراہیم پشاوری مہاجر سے ملاقات ہوئی۔ یہ شخص پارچہ شوئی (دھوبی) کا کام کرتا ہے بڑے اور چھوٹے کپڑے یہانتک صدری و نیم آستین اور شالوکے کی اُجرتِ شوب (دھولائی) مع استری فی کپڑا دو آنہ اور بلا استری ایک آنہ لیتا ہے۔ میں نے اپنا ملبوسی کپڑا اِسکو دیا جو دو ہفتہ میں شوب کرکر لایا اور تاقیام مکہ مکرمہ کے دھولائی کا معاملہ اِس سے متعلق رہا۔ عرب کی عورتیں بھی اُجرت پر کپڑے دھوتی ہیں +

۱۰۔ تا ۱۷۔ شوال ایک دن حجاج کی مردم شماری ہوئی۔ بعدہ مطوف صاحب نے لوگوں سے ارادہ مدینہ منورہ جانے اور احتیاج شقدف و شبری اور تعداد اونٹ وغیرہ دریافت کی۔ ازاں بعد کہا کہ جو شخص فی کس ۱ ہے حجاز ریلوے وغیرہ کی بابت دیگا وہ مدینہ طیبہ جانے پائیگا +

ایک دن بلا ڈھول کے مناوی کرائی گئی کہ مدینہ منورہ کا سلطانی راہ سے آمد و رفت کا ایک سو اٹھارہ روپیہ چار آنے کرایہ اونٹ کا مقرر کیا گیا۔ جب میں نے مطوف صاحب سے کہا کہ متوفی شریف[۱] کے عہد میں پانسال ایکسو پانچ مرح (آمد و رفت مدینہ طیبہ کا) مقرر ہوا تھا۔ تب اُن نے کہا کہ اونٹ بہت کم آئے ہیں اسلیئے کرایہ اونٹ کا زیادہ کردیا گیا ہے اور کہا کرایکے علاوہ ۱۲ خوراک بدو (جمال) اور ۱۰ کرایہ شقدف جملہ ما ۱۳۱ روپیہ دینا ہوگا اور جو کوئی پانی اور لکڑی اور روشنی کی خواہش کریگا اُسکو سب ملاکر ما ۱۵ دینا پڑیگا اور جس کسیکی خواہش خیمہ اور خادم لیجانے کی ہوگی اُسکو ۲۵ خیمہ کا کرایہ اور ۳ نوکر کا مشاہرہ اور ۱۰ اُسکی خوراک علاوہ اسکے اُسکی آمد و رفت سواری کا خرچہ لیجانے والے کے ذمہ ہوگا

۱۸۔ شوال جمعہ۔ میں بعد نماز عصر کے قلعہ کیطرف قواعد دیکھنے گیا یہ قواعد ترکی سپاہیوں کی روزانہ ہوتی ہے آخر میں پادشاہم چوق یشا کہتے ہیں یعنی ہمارا بادشاہ بہت زندہ رہے +

مینوسپلٹی عرب میں ایک طور سے انتظام مینوسپلٹی کا پایا جاتا ہے۔ چند محلوں کیلیے ایک شخص فی صدوار منتخب کیا جاتا ہے اور وہ شہر کے باشندوں اور دوکانداروں سے کچھ رقمیں وصول کرتا ہے جس سے صفائی اور چھڑکاؤ اور روشنی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ منجانب ترکی گورنمنٹ صرف نگراں بطور داروغہ صفائی کے مقرر ہیں کوڑہ لیجانے کی گاڑیاں ہیں جن میں گھوڑے اور گدہے جوتے جاتے ہیں۔ مشکوں کے پانی سے چھڑکاؤ ہوتا ہے۔ روشنی کیلیے بڑی لالٹینیں ہیں لیکن بعد بعد رسیوں کے جو سڑک پر دونوں طرف کے مکانات میں بندہی ہوئی ہیں وسط میں آویزاں کیجاتی ہیں +

---

[۱] شریف عون الرفیق مرحوم ۱۳۲۳ھ مینی پولس +

۱۹۔ شوال شنبہ کو رسالہ مناسک الحج والزیارۃ اردو مطبوعہ مکہ معظمہ جو بمبئی میں مطبوعہ ہند دو آنہ کو فروخت ہوتا تھا مطوف صاحب نے یہ کہکر دیا کہ اسکو شریف صاحب نے چھپوایا ہی اور اسکی قیمت فی جلد چھ آنہ ایک ہلالہ یعنی ۶ آنہ طلب کیا ہے۔ میں نے قیمت دیکر تعمیل حکم کی ✦

۲۰۔ شوال یکشنبہ۔ جو خط خیریت نمط مورخہ ۲۹ رمضان مکان سے آیا اُس سے ظاہر ہوا کہ وہ خط جو میں نے ۴ رمضان کو کامران سے روانہ کیا تھا ۲۸ ماہ مذکور کو پچیس دنوں میں وطن پہنچا تھا۔ اس سے قیاس ہوتا ہو کہ وہاں بھی انتظام اور سلسلہ ڈاک کا ٹھیک ہے ✦

۲۱۔ شوال دوشنبہ۔ ایک عورت ساکنہ بھجن بارا ضلع چھپرہ جو قافلہ میں شاہ محمد عین الحق صاحب کے آئی تھی بعوارض نسوانی مبتلا ہوئی۔ جب اسکی حالت ردی ہوئی۔ مطوف صاحب نے اس محتضرہ (قریب الموت) کو جابرانہ طور سے شغبری پر رکھکر دائرہ صحیہ (دار الشفا) بھجوا دیا اور اخفائے[1] علالت کا جُرم قائم کرکے مبلغ بیس روپیہ جرمانہ شاہ صاحب سے طلب کیا۔ شاہ صاحب نے اُس عورت کی چیزوں کو سید حسین مطوف کے آگے رکھدیا جو اُسکے کفن کو بھی کافی نہ تھیں۔ ڈاکٹر نے اُسکو واپس بھیجدیا جو ڈیرہ میں پہنچکر جنت کو سدھاری۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ✦

شفاخانہ اسکو ترکی میں خستہ خانہ کہتے ہیں۔ مکہ مکرمہ میں دار الحکومت (عدالت دیوانی) کے پس پشت ایک خیراتی شفاخانہ ہے اُسکے باہر دروازہ پر نہایت جلی قلم سے (دائرہ صحیہ) لکھا ہوا ہی۔ معلوم ہوا کہ چالیس ہزار سالانہ سے زیادہ منجانب دولت علیہ اس شفاخانہ کا صرفہ ہے۔ مریضوں کے لیے تمام سامان آسایش و آرام موجود ہیں۔ بیماروں کو شفاخانہ کے اندر رکھتے ہیں اور دوائیں غیر مقیم مرضی کو بھی تقسیم کرتے ہیں فاللہ تعالیٰ یبقی ہذہ الدولۃ الشریفۃ الباہرۃ السلطنۃ القاہرۃ الفاخرۃ الزاہرۃ الی ان تنقضی الدنیا والآخرۃ ✦

مُردہ۔ جب کوئی مرجاتا ہو اُسکی اطلاع شیخ المطوفین[2] (حسن داؤد) کو دیجاتی ہو۔ اُنکی چٹھی کے ذریعہ سے بیت المال سے دو سپاہی اور غسال مع تختہ تابوت و حمال ملتے ہیں۔ وہ سپاہی بعد تحقیقات لازمی متوفی کے ورثہ ہوتے ہیں تو تجہیز و تکفین کی اجازت دیکر چلا جاتا ہے۔ اور اگر لاوارث ہوتا ہے تو اُسکا کل مال داخل بیت المال کرکے اُسی سے تجہیز و تکفین دوسرے لاوارثونکی بھی ہوتی ہے۔ مردہ امیر غریب لاوارثی سبکا جنازہ حرم میں باب کعبہ کے نزدیک رکھکر پڑھا جاتا ہو ✦

---

[1] چونکہ مطوفوں کو شاہ صاحب سے چند طرحکی پرخاش تھی اسلیے ملزم ٹھہرائے گئے اول یہ کہ مولوی محمد توسل حسین خانصاحب نے جو مکان بلا ... میں کرایہ لیا اُسمیں شاہ صاحب نے مداخلت مطوفوں کی ہونے نہ دی دوسرا شبہہ مطوفوں کا شاہ صاحب پر تھا کہ انہوں نے داخلی کرنے لوگوں کو منع کیا تیسرا سلطانی راہ سے مدینہ جانے کی لوگوں کو شاہ صاحب ترغیب کیوں نہیں دلاتے ۱۲

[2] مکہ میں ہر پیشہ کے شیخ ہوتے ہیں مثلاً شیخ الاموات (مُردہ سراؤں) کا افسر شیخ الخیاطین (درزیوں) کا افسر شیخ السقاء (بہشتیوں) کا افسر۔ بیباک قانون کی رو سے کوئی کسیطرح کا پیشہ بلا اجازت اس پیشہ کے افسر ...

۲۲- **شوال** سہ شنبہ کو مطوف صاحب نے ہم لوگوں کے قیام گاہ (کرایہ کے مکان) میں اپنے ملازم سے یہ کہکر کہ ڈاکٹر کا حکم ہی پانی (شاید فینائیل) تقدماً للحفظ چھڑکوایا ٭

۲۳- **شوال** چہار شنبہ جو لوگ مدینہ منورہ کے اشتیاق میں براہ تعجیل و شتابی اکتارہے تھے وہ مطوف صاحب سے سبب توقف و تاخیر و ایام گزاری کا دریافت کیا مطوف صاحب نے کہا کہ جب اونٹ منازل بعیدہ یہانتک کہ مدینہ طیبہ کے اطراف و اکناف سے آکر جمع ہوتے ہیں تب شریف صاحب قافلہ کی روانگی کا حکم صادر فرماتے ہیں ٭

۲۴- **شوال** پنجشنبہ کو جنت المعلا (جسکا اصلی نام معلاۃ اور اسکے مقابلہ میں دوسرا محلہ سفلہ ہی) جاکر بہت پچتایا **اول** اس سبب سے کہ پہلے قبہ کے مزار کی نسبت وہاں کے مجاور نے کہا کہ یہ بی بی خدیجۃ الکبریٰ زوجہ اولیٰ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے حالانکہ آپ کی قبر کا صحیح پتہ کسیکو معلوم نہیں ہے موجودہ مزار کسی ولی اللہ کے کشف پر بنایا گیا ہے٭ **دوم**- اس وجہ سے کہ دوسرا قبہ جسمیں قبر عبد مناف جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہاں کے مزور نے بتلایا اسکے اوپر لکڑی کا تابوت ہی جسکی نیچے کی کھڑکی کو مزور نے کھولدیا اور اسکے کہنے سے ایک عورت نے (جو قبل سے وہاں موجود تھی) جو اس کھڑکی کے اندر سر ڈالکر سجدہ میں سر جھکایا میں نے مزور کو ڈانٹا اس نے جلدی سے عورت کو کھینچ لیا اعوذ باللہ من ان اشرک بہ شیئا ٭ ہو شیطاں دشمن اولاد آدم ٭ سکھاتا ہے وہی راہ جہنم ٭ کسی کو بت پرستی وہ سکھاتا ٭ کسی کو جاکے قبروں پر جھکاتا ٭

سوم اسلئے کہ تیسرا قبہ جس میں قبر ابوطالب اور جسپر لکڑی کا تابوت[^1] ہی اسکے پہلو میں قبر عبد المطلب کی مزور نے کہا یہ کسقدر گہری جوف دار ہی۔ اسمیں ایک عورت کو نماز پڑھتے دیکھکر مزور سے جو کچھ سن رسیدہ تھا میں نے کہا کہ یہ سب کیا حرکات ہیں اسنے کہا کہ میں تو منع کرتا ہوں مگر زائرین نہیں مانتے ہیں صحیح مسلم میں ہے۔ لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیہا او علیہا ام

جب میں ان قبوں کیطرف سے لوٹا ایک جگہ تو وہ اینٹ کے ٹکڑے اور گچ کا دیکھا ایک عورت مجاورہ نے کہا ھذا قبر عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما۔ معلوم ہوا کہ اسکو سابق شریف مکہ نے کسی مصلحت سے مسمار کرا دیا ہے ٭

اخبار وطن جلد ۶ نمبر ۳۴ صفحہ ۸ مطبوعہ ۲۰ جولائی ۱۹۰۶ء میں اسطرح لکھا ہی کہ علی پاشا شریف مکہ عون الرفیق پاشا مرحوم سے عادات و اطوار میں بالکل متغائر ہیں۔ شریف مرحوم نے یہ اچھا کیا تھا کہ مکہ مکرمہ میں جسقدر زیارتیں اور قبے تھا

[^1]: ان تابوتوں پر سبز اور چھینٹ کے مختلف کپڑونکے غلاف بندھے ہوئے تھے جس طرح سے ہندوستان کے مزاروں پر بندھے رہتے ہیں اور یہاں پر کیا منحصر ہندی عورتیں مقام ابراہیم علیہ السلام میں بھی ایسا ہی کرتی ہیں ۱۲

تھے سب کو منہدم کرا کے وہاں کے میلے بند کرا دیئے تھے لیکن اب شریف علی پاشا نے پھر ان زیارتوں کو کھولدیا ہے اور مزارات کی مرمت کرا دی جس سے لوگ بہت مسرور ہو رہے ہیں ✦ واللہ اعلم

دفع آثار پرستی مزار خواجہ عثمان ہارونی رح جو حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رح کے پیر و مرشد تھے عرصہ سے مسمار ہو کر امیر مکہ کے مکان کے نیچے آچکا ہے۔ اس مکان کے آگے ایک چبوترہ بنا ہوا ہے وہاں لوگ فاتحہ پڑھا کرتے تھے مگر شریف سابق کے عہد سے اس امر کی بھی سخت ممانعت ہے ✦

چھان بین مزار خواجہ عثمان ہارونی رح کا موضع بلمچی پرگنہ بہار ضلع پٹنہ میں بنا کر جو ہر سال ۵ شوال کو چراغاں کیا کرتے ہیں دو حال سے خالی نہیں۔ اگر مزار انکا مکہ مکرمہ میں ہونا بے اصل ہے تو امیر مکہ کے مسمار کرا کے مکان کے نیچے کرنے کی شکایت صحیح نہیں اور اگر فی الواقع مکہ ہی میں ہے تو موضع بلمچی مذکور میں انکی جھوٹی قبر بنانے والے اور اسکو چادر سے ڈھانکنے والے عند اللہ سخت جوابدہ ہیں ✦

۲۵ شوال جمعہ صبحکو جبل ابو قبیس پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اول یہ مشہور ہے کہ یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حج کی منادی کی تھی۔ میں کہتا ہوں کہ اسمیں اختلاف ہے۔ ابن کثیر نے کہا ہے فقام علی مقامہ وقیل علی الحجر وقیل علی الصفا وقیل علی ابی قبیس ۱ھ دوسرا یہ مشہور ہے کہ اسی جگہ معجزہ شق القمر ہوا تھا۔ مگر اسکے صحیح ہونے میں بھی کلام ہے الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام میں لکھا ہے وفیہ (مضعیف) عم الناس ان القمر انشق فیہ ولیس لذلک صحۃ ۱ھ تیسرا یہ مشہور ہے کہ مسجد موجودہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی ہے وہ یہاں اذان دیا کرتے تھے میں کہتا ہوں کہ یہ بھی غلط ہے۔ معلوم ہوا کہ درحقیقت بمبئی کے کسی میمن نے یہ مسجد بنوائی ہے۔ میں نے اس جگہ بہتیری کھوپڑیاں اور جبڑے چھوٹے جانوروں کے دیکھکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ شنبہ کے دن صبحکو جو کوئی خصی بکری کا سر پکا ہوا اس جگہ کھائیگا اسکو مادام الحیات درد سر نہو گا۔ کتاب الاعلام مذکور میں اسکو بھی بے اصل لکھا ہے۔ جبل ابو قبیس پر چڑھتے ہوئے وسط پہاڑ پر ایک مکان دیکھا جس میں کارپٹ کا فرش تھا لوگوں نے کہا کہ یہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رح کا حجرہ ہے ✦

۲۶ شوال روز شنبہ کو ایک پمفلٹ بالائے ڈاک پہنچا جس میں یہ خواب مولوی شیخ فضل امام و شیخ ابو البرکات صاحبان نے دو جنتریاں ۱۹۰۶ء کی روانہ کی تھیں۔ میں یہ سنکر کہ ملک حجاز میں کتب مطبوعہ ہند کو لیجانے کی ممانعت ہے صرف ایک جلد کلام مجید اور ایک رسالہ درر[1] البہیہ مطبوعہ ہند لیتا گیا۔ اور **مرآۃ العرب** مطبوعہ مطبع مفید علم آگرہ سنہ ۱۳۲۰ ہجری کا یہ مضمون کہ غیر ملکوں کے اخبارات اور پیکٹ کے ساتھ ترکی ڈاک خانہ اچھا سلوک نہیں کرتا کیونکہ عرب میں ان انگریزی اخباروں کے آنے کی جو سلطنت عثمانیہ کے خلاف مضامین شائع کرنیکے عادی ہیں ممانعت ہے یہ دیکھکر اور یہ بھی سن کر

[1] بر وہ مکہ میں کوئی رسالہ مناسک با قورہ میں ہمراہ میں لیتا گیا ۱۲

کہ جدہ میں کتابوں کی تلاشی ہوتی ہے۔ غلط خبروں کو صحیح تصور کرتا رہا مگر جب کہ جدہ میں کتابوں کی تلاشی نہوئی اور جنتریوں کا پیکٹ وصول ہوا تو اُن خبروں کی اصلیت اسطرح معلوم ہوئی کہ سابق شریف ہندوستان سے اِن کتب اور مؤلفات جدیدہ کا آنا پسند نہیں کرتے تھے جو ردوکد و اختلافات و منازعات کے ممور ہوتے تھے۔

ڈاک خانہ۔ انتظام ڈاک خانہ کا یہاں بھی اسیطرح ہے جسطرح تمام مہذب دنیا میں۔ البتہ یہاں کا پوسٹماسٹر خطوط اور پوسٹکارڈ دست بدست لیتا ہے اور مُہر کرکے تحویل میں رکھتا ہے۔ رجسٹری شدہ خطوط کے لیے مکتوب الیہ کو خود ڈاکخانہ جاکر خط لینا اور رجسٹر پر دستخط و مہر وصولی کرنا پڑتا ہے۔ یہاں کے رجسٹری شدہ خطوط پر اس طرح کی مُہر ہوتی ہے [تعہدی / R] منی آرڈر یا پارسل آنے یا جانے کا رواج نہیں۔ بیمہ خط صرف جدہ تک محدود ہے۔ ہند کے لیے سلطانی لفافہ اور ٹکٹ کی قیمت ڈھائی آنہ اور پوسٹکارڈ کی ایک آنہ مقرر ہے۔

تار برقی۔ سلسلہ تار برقی کا مکہ و مدینہ تک قائم و جاری ہے مکہ کا محصول فی لفظ دو روپیہ چھ آنے میں پتے مستثنےٰ نہیں۔ مکہ طائف کا تار جدہ ہوکر اور شام مدینہ کا ینبع ہوکر جاتا ہے۔ عموماً تار کے ہندوستان آنے میں ۴۸ گھنٹے صرف ہوتے ہیں۔

تار کا نیا طریقہ۔ ایک نومسلم حاجی مدراسی نے کہا کہ اگر دس روپیہ فیس دیکر اپنا نام اور پتے کے مختصر لفظ مندرج ڈاک خانہ کرادیا جائے تو تار مکہ سے بکفایت جا سکتا ہے اور مرسل الیہ کو بسہولت مل سکتا ہے مثلاً پورا پتہ ہمارا یہ ہے ملک ہند۔ ضلع مونگیر ڈاک خانہ بریگھہ۔ رمضان پور۔ نام محمد عبدالغفور۔ اِن سب کے لیے ایک لفظ (غف) ڈاکخانہ میں درج اور مقرر کرادیا جائے اور مرسل تار اپنی اصطلاحات مرسل الیہ کو لکھا کر مکہ روانہ ہو جیسے نمبر ۱۔ ہم بخیریت جدہ پہنچے۔ اور سب لوگ بعافیت ہیں۔ اور روپیہ کی ضرورت نہیں۔ نمبر ۲۔ پانچسو روپیہ بذریعہ کوٹھی دہلی کے مکہ روانہ کرو۔ اس صورت میں صرف پانچ[1] لفظوں میں تار مکہ سے جا سکتا ہے۔

۲۷ شوال یکشنبہ۔ چونکہ میں پہلے جہاز میں حج سے بہت قبل مکہ معظمہ پہنچا تھا اسلیے بعد رمضان کے مدینہ منورہ سے ہو آنیکا ارادہ تھا۔ لیکن روانگی قافلہ میں ماہ شوال کو گزرتا ہوا دیکھکر ارادہ فسخ ہوگیا اور بعض احباب مکی نے اس امر کا یقین دلایا کہ قبل حج کے قافلے میں مدینہ طیبہ جانے والوں کو بسبب ضیق اوقات اور بخیال فوت ہونے حج کے بدو (جمال) یہ جھوٹ کہکر کہ حکومت چار روز سے زیادہ رہنے کی اجازت نہیں دیتی آٹھ دن کی نمازوں میں سے مسجد نبوی کے محروم رکھکر لوٹ آنے پر مجبور کرتے ہیں اسلیئے میں نے قبل حج کے مدینہ جانے کا

---

[1] پانچ لفظ اس طرح ہے۔ ڈاک خانہ بریگھہ۔ غف نمبر ۱ جب تار ڈاک خانہ بریگھہ پہنچیگا تب ہاں کا پوسٹماسٹر لفظ غف سے سمجھ جائے گا کہ محمد عبدالغفور رمضان پوری کا تار ہے اور نمبر ۱ سے گھر والے سمجھیں گے کہ سب لوگ بخیریت جدہ پہنچے اور روپیہ کی ضرورت نہیں ہے اور تار میں جب نمبر ۲

ہو تو سمجھیں گے کہ پانچسو روپیہ بذریعہ کوٹھی دہلی کے مکہ روانہ کرو۔

ارادہ فسخ کر دیا۔ اور بوجوہ مذکورہ کسی سر برآوردہ اور فہمیدہ غیر سخدود شخص نے اس قافلے میں مدینہ جانیکا ارادہ ظاہر نہ کیا۔ لیکن حکیم خدا بخش کی خواہش بعض عذر کے ساتھ معلوم کر کے میں نے انکے ارادہ کی مزاحمت نہ کی +

۲۸۔ شوال روز دوشنبہ کو یا قبل حکیم خدا بخش نے سلطانی راہ سے اپنے جانے کا کرایہ آمد و رفت نصف شتر مع شقدف مبلغ ۱۲ سو ۲ مطوف صاحب کے پاس جمع کر دیا اور تہیہ سفر میں ہمہ تن مصروف ہوئے +

نتھے خاں نے لکڑی اور پانی اور روشنی کے ۱۲ اضافہ کر کے ایک آدمی کا ۱۵ روپیہ دیا +

سید عمر رشیدی جو مطوفوں میں نہایت ہی صاف دل و رحیم مشہور ہیں اپنے حاجیوں سے ایک اونٹ مع شقدف کا مبلغ ۱۴ ۲ اور لکڑی پانی وغیرہ کا ۱ جملہ ۱۳۰ لیا +

۲۹۔ شوال سہ شنبہ صبحکو حکیم خدا بخش اور نتھے خاں غیر ہما تبریز کے لیے ڈیرہ سے روانہ ہوئے میں بھی انکے ساتھ پاؤں پاؤں چلا شہر سے باہر شریف صاحب کے باغ کے قریب پڑاؤ ہوا۔ میں کچھ ٹہیر کر قیام گاہ کی طرف لوٹ آیا وہاں جاوا کے لوگوں کو بارادہ مدینہ جانیکے جمعہ سے ٹہیرا ہوا پایا۔ یہ عموماً شافعی مذہب ہوتے ہیں مگر معلوم ہوا کہ مدینہ میں تین روز سے زیادہ نہیں ٹہیرتے۔ واللہ اعلم۔ انکے یہاں کا سکہ سینکو کہلاتا ہے اور تین روپیہ پر چلتا ہے

تبریز (تبریج) قافلہ کا شہر سے باہر نکلکر ٹہیرنے کو کہتے ہیں۔ اور یہ ایک بڑی مصلحت عاقلانہ پر مبنی ہے اولاً یہ کہ بھولی اور چھوٹی چیزوں کو قیام گاہ سے لانیکا پورا موقع حاصل ہو۔ ثانیاً بازار کی جو چیز سہواً اخر مدینہ کی ہو اُسکو خرید کرے ثالثاً شہر کی ہوا سے اگر کوئی درماندہ ہو گیا ہے وہ صاف ستھرے میدان کی ہوا سے صحت و عافیت حاصل کر سکے +

۳۰۔ شوال چہارشنبہ کو قاضی صاحب نے حرم میں آکر رویت کی تحقیق کی ۲۹ کی رویت پر شہادت نہ گزرنے سے آج تاریخ ۳۰ قرار دی گئی +

یکم ذیقعدہ پنجشنبہ کو مطوف صاحب کے غلام کا شب کو بعد نماز عشا زواج (نکاح) ہوا۔ دولھن کی طرف سے ۲۰ بیس نفر غلام سیہ فام بنہ کو سیاہ پوشوں سے کالا کیئے ہوئے آئے۔ اُن میں سے ولی نے حنفی مصلے کے امام کو وکیل للنکاح مقرر کیا امام صاحب نے پہلے خطبہ پڑھا اور دولہا سے ایجاب و قبول کے ساتھ دلہن علی ما تراضیتما کہا مطوف صاحب نے یہاں کا دستور بیان کیا کہ بوقت خطبہ (تقرر نسبت) کے مہر کو منقسم کر کے نصف یا کم و بیش لڑکی والا لیتا ہے۔ چنانچہ اُس غلام کا مہر پانچ گنی قرار پا کر دو گنی دیجا چکی۔ باقی تین گنی ادا کر کے بعد حج کے رخصتی کرائی جائے گی۔ بعدہ ایک ایک فنجان (پیالی) قہوہ دولہا کیطرف سے دعوتگاہ نے نوش کی۔ اور بمقدار دو دو چھٹانک نبات سفید (مصری) کاغذ میں لپٹی ہوئی مجکو بھی ملی

سلہ اور مروی ہے جسکو ترمذی و نسائی نے روایت کیا ہے ۱۰ھ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں مدینہ سے نکلکر ذوالحلیفہ

خرمے (چھوہارے) کی تقسیم کا رواج نہیں۔ اسلیئے خرمانہ نثار کیا گیا نہ تقسیم ہوا۔ زاں بعد مطوف صاحب کے مکان کے اندر سے عورتوں کے نعرۂ خوشی کی آواز سنائی دی +

۲۔ ذیقعدہ جمعہ۔ دس بجے دنکو حکیم خدا بخش کا قافلہ بقصد قیام پہلی منزل وادی فاطمہ کے روانہ ہوا۔ میں نے یہ مصرع پڑھا ع ہمرہاں رفتند و ما در حیرتم اینجا ہنوز +

۳۔ ذیقعدہ شنبہ کو مطوف صاحب کے صبی (نائب) نے جُہلا عورتوں کو ترغیب دیکر اُن سے حرم کے چالیس دروازوں کے اندر دو دو رکعت نماز پڑھوائی۔ حالانکہ اسکی کوئی بھی اصل نہیں +

۴۔ ذیقعدہ یکشنبہ۔ جو درخواست منجانب حکیم خدا بخش بہ نسبت گمشتگی بورہ جس میں جاجم اور کٹورے تھے تروائس کونسل جدہ بھیجی گئی تھی اُسکا جواب جو لفافہ مکٹ چسپیدہ میں پہنچا یہ ہے +

۱۶۔ دسمبر ۱۹۰۵ء بنام حاجی خدا بخش صاحب۔ بجواب عرضی مرقومہ ۹۔ دسمبر ۱۹۰۵ء اطلاع دیجاتی ہے کہ بابت اشیاء مفقودہ کا کہیں کچھ پتہ نہیں لگا۔ اگبوٹ کے وکیل اور کسٹم اور نائب مطوف وغیرہ سب جگہ تلاش اور تحقیقات کیگئی۔ آیندہ اگر کوئی بورہ (غف + ۴۷۶ + رمضان پور) کے مارکہ کا ملا تو فوراً اطلاع دیجائیگی فقط
حسب الحکم وائس کونسل خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین آفندی بقلم[1]...

۵۔ ذیقعدہ دوشنبہ۔ مجکو کامل پاشا پرائیویٹ سکرٹری راتب پاشا (گورنر مکہ) سے اتفاقیہ ملاقات ہوئی بترجمانی قاری عبد الحق صاحب خیریت پرسی اور گفتگو کچھ دیر تک ہوتی ہی +

۶۔ ذیقعدہ سہ شنبہ کو مطوف صاحب نے ہے بابت صفائی سڑک بابت حفاظت راہ مدینہ و جدہ بابت چندہ جہازیکو۔ بحق مطوفی جملہ ہے سے اُسوقت مطالبہ کیا۔ میں نے اپنے تین آدمی کا دیگر ملازمان کو بری کرایا۔ سید حسین مطوف سے میں نے کہا کہ بحق آپ کا ادا ہو گیا۔ اُنہوں نے کہا کہ ہاں مگر امرا کے ذمہ انعام باقی رہا

۷۔ ذیقعدہ تا ۱۱۔ کوئی واقعہ قابل تذکرہ نہیں ہوا +

۱۲۔ ذیقعدہ۔ دوشنبہ صبحکو حسن اور ہاشم پسران مطوف صاحب کے سورۂ رحمٰن ختم کرنے کی خوشی میں دونوں کو کارچوب عبا پہنا کر تین سینیوں پر بتاشے جو ایک ایک بالشت (مگر گول) تھے رکھکر بخور جلاتے ہوئے دو تھالے اور ایک دف کے ساتھ بر چیلہ جوانہ حرم کے باہر بازار میں گشت کرایا گیا۔ ہندی جہلا کو ڈھول اور باجا وغیرہ بجانے کی سند ہاتھ آئی ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند الخ +

۱۳۔ ذیقعدہ سہ شنبہ مولوی سید محمد مصباح بارودی طرابلسی شامی (مؤلف مصباح اللغات المصریہ وغیرہ) کا خط

[1] نام پڑھا نہیں گیا

خیریت نمط مورخہ ۱۳ ذیقعدہ مقام اسکندریہ سے بسبیل ڈاک پہنچا۔ یہ شخص سیاح بڑا صلاع ہے۔ شافعی المذہب ہیں علم ادب میں مہارت تامہ رکھتے ہیں چندروز ہند میں رہکر کتب صحاح پڑھ لی ہیں +

۱۱ ذیقعدہ چہارشنبہ۔ کو ہندیوں نے گپ اڑائی کہ چند سوڈانی مردم خوار گرفتار ہوکر شریف صاحب کے دربار میں حاضر کیے گئے ہیں جنکو بمقدار ایک بالشت کے دُم ہے +

تنبیہ۔ اہل عرب ہندوستانیوں کو عموماً ہندی بَطّال (خراب) کہاکرتے ہیں اور یہ قول انکا بجا اور قابل تسلیم ہے کیونکہ اُنکے عادات اور اخلاق قابل تحسین نہیں۔ دیکھئے یہاں تو آدمی کے دُم لگایا اور ہندوستان میں بے اصل اور محض جھوٹ مشہور کیا کہ مکہ میں صدہا آدمی روزانہ مرتے ہیں اور وہ گڑھے میں ڈالے جاتے ہیں غور کیجیے کہ اگر مخالف مذہب لوگ (نصاریٰ) ایسی گپ اُڑادیں یا انگریزی اخبارات میں شائع کریں تو اُنکی عادت ہے اور انکا شیوہ سمجھنا چاہیئے۔ مگر ہماری قوم وعید شدید کذب سے بھی خوف نکرے تو سراسر حیرت وتعجب ہے +

۱۵۔ ذیقعدہ روز پنجشنبہ۔ بعد نماز عصر کے ایک ترکی قہوہ خانہ (ہوٹل) میں ہمارا گزر ہوا۔ طلب کرنے پر ایک فنجان (پیالی) چاے مجکو دی جس میں تکلف یہ تھا کہ نیچے پانی اور اوپر تھوڑی چاے تھی جس طرح پانی کے اوپر تیل ہوتا ہے **قہوہ خانہ**۔ کلب کے مذاق سے ہم لوگ بہت کم واقف ہیں۔ مگر انگریزی کلب کے نام سے شاید ہی کوئی ناواقف ہو یہ قہوہ خانے گویا عربی کلب ہیں۔ یہاں نجیین بھی ہوتی ہیں۔ دوست احباب بیٹھکر چاے اور قہوہ پیتے ہیں ترکی قہوہ خانے عموماً آراستہ رہتے ہیں۔ پھولوں کے گملے موقع کے ساتھ رکھے ہوتے ہیں +

۱۶۔ ذیقعدہ جمعہ۔ ایک شخص کو دم جنایت کا خصی اندر مکان کے ذبح کرنے سے مطوف صاحب نے اسلیئے منع کیا کہ اب تا زمانِ حج کسیکو کوئی جانور اندر شہر کے ذبح کرنے کا ڈاکٹر کا حکم نہیں ہے +

مطوف صاحب کا یہ کہنا صحیح وقریب قیاس معلوم ہوا کیونکہ ایک دو دن قبل سے سواے گوشت دنبے کے اونٹ گاے خصی کا گوشت بازار میں آنا موقوف ہوچکا تھا +

مسئلہ ہدی تطوع کا گوشت کھانے میں جسطرح سب کا اتفاق ہے اسیطرح دم جنایت اور جزاء صید وان کا گوشت نہ کھانے پر اجماع ہے۔ حنفیہ کہتے ہیں کہ دم قران وتمتع کے گوشت کو خود کھاے اور صدقہ کرے مگر شافعیہ کہتے ہیں کہ خود نہ کھاے صدقہ ہی کرے جسکو تحقیق منظور ہو **تحفۃ الحاج** مطالعہ کرے +

۱۷۔ ذیقعدہ شنبہ کو جب کہ لوگ طواف کررہے تھے ایک سندھی نے حرم کا فوٹو لیا اور اس نقشہ کو فی ۲ قیمت پر فروخت کیا

۱۸۔ ذیقعدہ یکشنبہ دوپہر کو اچھی بارش ہوئی لوگوں نے میزاب رحمت کا پانی تبرکاً نوش کیا +

ملہ تبرک ہونا عقلی ہے نصی نہیں ۱۲

۱۹- ذیقعدہ۔ دوشنبہ۔ شب کو بعد بارہ بجے کے ایک تار کسیکا بنام مطوف صاحب تار گھر کا پیادہ لایا اُس نے آواز دی سب سوتے تھے۔ کواڑ بند تھا نہ کوئی جاگا نہ کسی نے کواڑ کھولا پیادہ نے ایک نقارہ لاکر خوب پیٹا جسکی آواز سے بیدار ہوتے گئے ÷

۲۰- ذیقعدہ سہ شنبہ سے حنفی مصلے کے امام نے باب کعبہ کے واہنے کھڑے ہو کر مطاف میں سوائے نماز فجر کے اور نمازیں پڑھانی شروع کیں۔ معلوم ہوا کہ ماہ محرم تک اُسی جگہ پڑھانے کا معمول ہے ÷

۲۱- ذیقعدہ چہارشنبہ کو مصری رباط کے ایک افسر سے قاری عبدالحق صاحب کے یہاں ملاقات ہوئی۔ اُس نے ہندی لوگوں کی غربت پر افسوس ظاہر کرکے کہا کہ آج بھی پانچہزار دہ سو صرف ہندی مساکین کو روٹیاں تقسیم کرکے چلا آتا ہوں ÷

لنگرخانہ مکہ میں دو لنگر خانے معروف مشہور ہیں۔ ایک منجانب ترکی گورنمنٹ جسکا نام فاطمۃ الزہرا کا لنگرخانہ ہے اور دوسرا منجانب خدیو مصر خلداللہ ملکہم وابد اللہ دولتہما۔ اِن دونوں میں دونوں وقت محتاجونکو اچھا کھانا ملتا ہے ÷

۲۲ تا ۲۵۔ کا کوئی واقعہ قابل تحریر نہیں مگر یہ کہ اہل مکہ عموماً یونانی علاج کے عادی ہونیکی وجہ سے اطبا ہندسے علاج کرانیکے خواہاں رہتے ہیں جب میں مکہ معظمہ پہنچا چند دنوں کے بعد چند عرب مثل حسن مہندس لانجنیرا اور سید عبدالقادر جو باب العمرہ کیطرف قریب حمام خانے کے رہتے ہیں اور سید عبدالغنی جو شبیکہ کیجانب سکونت رکھتے ہیں اور بعض عرب جنکے نام مجھے یاد نہیں مجکو اپنے یہاں طلب کرکے علاج کرایا۔ اِن لوگوں کے علاج سے بفضلہ تعالیٰ ہماری کامیابی سنکر اَور لوگ بھی جب مجکو طلب کرتے مَیں بغیر لالچ کے مزید ہنکو خواہ مخواہ نشکو رنگا۔ مریضوں کے یہاں بے تکلف چلا جاتا۔ مگر ایک دن ایک ہندی ملاقاتی نے جب اس امر کا خوف دلایا کہ یہاں کہ بیکہ بدوی ڈاکٹر سے بغیر اجازت لیئے علاج کرنے کی قانونی ممانعت ہے۔ تب میں نے مطوف صاحب سے اِس امر میں مشورہ کیا اُنھوں نے بھی منع کرکے کہا کہ جو مریض ڈیرے میں آکر خود علاج چاہے اُسکا علاج کرنا مضائقہ نہیں ÷

۲۶- ذیقعدہ دوشنبہ کو محمل مصری آیا۔ اور شریف صاحب کے باغ کے پاس ٹھیرا۔ چھ سو مصری سپاہی نئی فوجی وردی پہنے ہوئے محمل کے ساتھ تھے ÷ بعد ہفتہ کے محمل شامی آیا اُسکے ساتھ ترکی فوج اور توپیں تھیں ÷

۲۷- ذیقعدہ سہ شنبہ کو بیت اللہ کے اندر کا سطح آب زمزم اور شامی گلاب سے دھویا گیا۔ یہ پانی لوگوں کو بڑی کوششوں سے ملتا ہے مگر فی شیشہ [illegible] ÷

[illegible]

سلہ مکانات کے قطعات وغیرہ نکالنے میں مہارت تامہ رکھتے ہیں ۱۲ سلہ ۵۷ سلہ کہ امام شافعی کو نماز فجر کی ملات میں پڑھانے کا معمول ہے ۱۲

۲۸۔ ذیقعدہ ۔ چہارشنبہ کو مولوی محمد عیسے صاحب نے اپنے اور ہمارے اور داروغہ محمد حسین تر ہتی اور چراغ علی سہسرامی کے واسطے منی میں ایک کمرہ بغرض اقامت چار گنی کرایہ پر ٹھیرا رکھا ٭

پانی کی قلت نے لوگوں کو سخت تکلیف پہنچائی ۔ ایک مشک پانی جو ہندی تین پیسہ میں ملتا تھا اسکا دس آنہ میں بھی ملنا مشکل ہوگیا ۔ بہتیرے لوگوں نے کھاری پانی پر (جو اندر شہر مکہ کے جا بجا کنوؤں میں ملتا تھا) قناعت کی مگر وہ بھی نایاب ہوگیا ۔ سبب قلت کا صحیح طور پر کچھہ بھی ظاہر نہوا ۔ اٹکل سے کسی نے کہا کہ نہر ریت سے بھر گئی ہے ۔ کسی نے کہا کہ اسٹیم انجن کے ذریعہ سے پانی جبل عرفات پر چڑہایا جاتا ہے ٭

۲۹۔ ذیقعدہ ۔ پنجشنبہ کو محمد اعظم کی (جو بر وقت روانگی وطن سے ہمارے غربتکدہ میں موجود تھا) اپنا خیمہ عرفات میں لیجانیکو عاریتًا دینے کا وعدہ ہی نہیں کیا ۔ بلکہ ہمارے ڈیرے میں بھیجوا دیا جو ہمارے مطوفان پر نہایت شاق گزرا ۔ شام کو چاند کی تلاش اور دیکھنے کی ہر چند کوشش کیگئی لیکن ہم لوگوں کو دکھائی نہ دیا ۔ مگر قاضی صاحب نے شہادت سے رویت ثابت کر کے کل جمعہ کو پہلی ذیحجہ قرار دی ٭

یکم ذیحجہ ۔ جمعہ ۔ شب کو کسی ظالم بے رحم نے سید حسین اور سید احمد مطوفان کو زد و کوب کیا ۔ رات کو عدم شناخت کے باعث صبر کرنے پر مجبور رہے ٭

حاجی امداد اللہ صاحب ہندی مہاجر مرحوم کی بی بی کا جنازہ جمعہ کی نماز کے بعد حرم میں پڑھا گیا ۔

ایک پوسٹ کارڈ (نوٹس ڈاک خانہ ترکی زبان میں چھپا ہوا بنام راقم اثم عفی عنہ جدہ سے مکہ کے ڈاک خانہ کے ذریعہ سے پہنچا ۔ جسکا ترجمہ یہ تھا (جو چیز تمہارے نام سے آئی ہے اُسے لیجاؤ ۔) میں اُسپر اپنے دستخط و مہر ثبت کر کے حوالہ سید عقیل کیا ۔ کہ آپکے وکیل (ایجنٹ) جدہ وصول کر کے بھیجدیں ۔ یا حج کے زمانہ میں اپنے ساتھ لیتے آویں ٭

مطوف صاحب نے اُسکو سلطانی ڈاک میں جو عصر کے بعد روزانہ جدہ کو جاتی ہے روانہ کر دیا ٭

شام کو ساتوں مناروں پر رمضان کی طرح روشنی ہوئی اور عشرہ ذیحجہ تک ہر شب کو روشنی ہوتی رہی ٭

۲۔ ذیحجہ ۔ شنبہ کو میں نے اپنے روپے میں سے منیٰ اور عرفات و مزدلفہ کے اخراجات آمد و رفت و قیام اور قیمت قربانی کے اندازے سے رکھکر باقی نقود و زیورات کو حاجی عبد الجبار و عبد الستار صاحبان یہاں جنکی دکانیں سُوَیقہ من محلات مکہ مکرمہ میں ہیں امانت رکھدیا جو بعد حج بلا کم و کاست بدون اخذ اجرت اور بغیر دینے کسی محاوضہ کے مجکو مل گیا تھا ٭

سلہ دونوں دہلی کے رہنے والے ہیں ذی وعل اور متمول ہیں انکی دکانوں میں زیادہ تر ظروف مراد آبادی فروخت ہوتے ہیں ۔ دونوں مولوی عبد الغفار صاحب کے حقیقی بھائی اور تینوں شیخ علیجان مرحوم کے پوتے ہیں ۱۲

سلہ اب معلوم ہوا کہ ۱۳۲۵ھ میں انتقال کیا انا مند ۱۲ سلہ اسکی کیفیت واپسی جدہ کے بیان میں معلوم ہوگی ۱۲ سلہ اس ڈاک میں خاص کر والوں کو خطوط وغیرہ روانہ کرنے کی اجازت ہے ۱۲

اطلاع عام - روپیہ مکہ معظمہ بھیجنے کا عام طریقہ تو سب کو معلوم ہے کہ نوٹ کو لفافہ میں رکھکر اور اسپر رجسٹری ڈاک خانہ کی کراکے روانہ کرتے ہیں اور مزید اطمینان کے لیئے دو آنہ علاوہ رسید مکتوب الیہ حاصل کرنیکی غرض سے دیا کرتے ہیں۔ لیکن محفوظ اور اسلم طریقہ یہ ہے کہ مولوی حاجی عبد الغفار صاحب کے یہاں جو شہر دہلی چاندنی چوک متصل گھنٹہ گھر رہتے ہیں روپیہ کو جمع کراکے دو چٹھیاں ایک بنام عبد الجبار و عبد الستار صاحبان موصوفان اور دوسری بنام شخص یا بندہ روپیہ کے لکھا کر دو لفافوں میں رکھکر اُنپر رجسٹری کراکے بطریق بالا روانہ کریں +

اور اگر عجلت مد نظر ہو تو مضمون اور نشان پتے کافی لفظ ہا محصول خرچ کرکے دو تار بھی مولویصاحب موصوف سے دلوادیں ایک بنام حاجی صاحبان برادران مولویصاحب اِس مضمون کا[1] کہ اسقدر روپیہ جو ہمارے یہاں فلاں آدمی نے جمع کیا ہے تم فلاں شخص کو دینا۔ دوسرا بنام یا بندہ روپیکے بدیں مضمون کہ تم اس قدر روپیہ ہمارے برادران سے وصول کر لینا۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ طریق اختیار کرنیسے غالباً تیسرے دن روپے یا بندہ کو بلا خطر ملجائینگے +

اور جبکسی کو مدینہ منورہ روپیہ بھیجنا مقصود ہو تو روپیہ مولوی صاحب کے یہاں جمع کرکے اُن سے دو چٹھیاں لکھا کر ایک بنام حاجی صاحبان مکہ معظمہ میں اور دوسری بنام پانے والے روپے کے مدینہ طیبہ میں بطریق مذکورہ بالا بسبیل ڈاک بھیجوادیں۔ پہلی چٹھی اِس مضمون کی کہ اسقدر روپیہ جو فلاں شخص نے ہماری کوٹھی میں جمع کیا ہے تم عبد الرحمن عنبر خانی سے (یا جو ایجنٹ تمہارا ہو یا جس سے تمکو کاروبار ہو اُس سے) مدینہ میں فلاں شخص کو دلادینا۔ اور دوسری چٹھی کا مضمون اسطرح ہو کہ عبد الجبار و عبد الستار کا دلایا ہوا روپیہ فلاں شخص سے وصول کر لینا +

اور اگر مولویصاحب روپیہ بلا وساطت اپنے برادران کے کسی سے مدینہ میں دلادیں تو ازیں چہ بہتر۔ تار کا مضمون بھی قریب قریب مضمون صدر کے ہوگا۔ ہر ایک گورنمنٹی کے نوٹوں کا روپیہ بھی بلا بٹہ حاجی صاحبان سے ملتا ہے +

واضح رہے کہ مولوی صاحب اور اِن کے برادران سب کام صرف حجاج کے رفاہ کے لیئے کرتے ہیں کسی کام کا حق المحنت یا کسی شے کا کمیشن نہیں لیتے۔ جزاہم اللہ فی الدارین خیر الجزاء +

۳- ذیحجہ۔ یک شنبہ رشب کو ایسی بارش ہوئی کہ ہمارے کرایہ کے مکان کی چھت ٹپک پڑی اور رات تکلیف کیساتھ کٹی چھت کے گرجانے کا احتمال تھا۔ مگر فضل الٰہی شامل حال ہوا +

حکیم خدا بخش بعد دوپہر کے مدینہ منورہ سے مع الخیر سالماً غانماً واپس آئے۔ پہنچنے اور چلنے کا دن چھوڑکر چار دن وہاں قیام رہا۔ انکو مبلغ عہ حجاز ریلوے اور مبلغ ضہ حق الخدمت مع کرایہ مکان مزور صاحب کو دینا پڑا +

[1] مضمون مذکور سمجھنے کے لیے لکھا گیا ہے ورنہ جو کوئی جس مضمون کا تار چاہے دیوے اور جس قدر چاہے تار میں خرچ کرے ۱۲ منہ۔

نتھے خاں نے شکایت کی کہ باوجود مدت کرایہ نصف شتر دینے پر بھی لکڑی پانی وغیرہ موعودہ دینے میں مطوف صاحب نے چشم پوشی کی۔ (حاشیہ: مینہ منی کی راہ میں)

۴۔ ذیحجہ۔ دوشنبہ کو جن حضرات کا نام نامی و اسمائے گرامی ۲۰-۲۱-شعبان کے تحت میں درج ہو ان کے علاوہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب ساکن شکرانواں پرگنہ بہار ضلع پٹنہ اور داروغہ سید عبد الرحمٰن عظیم آبادی مہاجر اور نور الحسن ساکن دربھنگہ وغیرہم جملہ ۲۳-اشخاص نے اس امر پر اتفاق کیا کہ ادائے حج میں سہا امکن سنت نبویہ او طریقہ مصطفویہ کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا جائے اور مشورہ یہ بھی قرار پایا کہ سید عقیل مطوف منٰی اور نمرہ اور مزدلفہ جملہ مقامات متبرکہ میں ہمارے ساتھ رہیں۔ انکو اس معیت کا حق الخدمت کے علاوہ کچھ دیا جائے چنانچہ بعون اللہ تعالی سب کام حسب دلخواہ انجام کو پہنچے۔ وللہ الحمد۔

۵۔ ذیحجہ۔ سہ شنبہ کو میں نے رسالہ مناسک حج بدر الدین المنیر محمد بن اسمٰعیل الامیر الکحلانی الصنعانی کا خلاصہ چھوٹے ۲ صفحے میں لکھ ڈالا جو منٰی اور نمرہ اور عرفات و مزدلفہ وغیرہا میں ہمارا پورا رہنما ہوا۔ اب اسکو بھی چھپوایا جائیگا۔

۶۔ ذیحجہ۔ چہارشنبہ کو منی عرفات مزدلفہ جانے کے ارادہ سے میں نے ضروری چیزوں کو بازار سے خرید کر مہیا کر رکھا اور اپنے شقدف[۵۱] کے اوپر کمل کا پردہ منڈھوا رکھا۔

۷۔ ذیحجہ۔ پنجشنبہ کو امام نے حرم میں خطبہ پڑھا۔ حج کے ارکان اور احکام کو جتایا۔ میں نے منی جانے کیلئے رات کو کھانےکی چیزیں تیار کرالیں۔ اُن میں اکثر خشک قسم کی تھیں جو عرفات اور مزدلفہ میں بھی کام آئیں۔

۸۔ ذیحجہ۔ جمعہ۔ یوم الترویہ۔ صبحکو غسل کر کے احرام کا کپڑا پہنا۔ پھر دو رکعت نماز سنت پڑھی۔ میں بھی شقدف پر مشک اور کھانےکی چیزیں رکھکر اور محض ضروری دیگر اشیاء مثل خیمہ[۵۲] وغیرہ لیکر دن چڑھتے (دگر بلا طواف و سعی) منٰی کی طرف روانہ ہوا اور وہاں پہنچکر اُس مکان میں فروکش ہوا جسکو مولوی محمد علی صاحب نے کرایہ پر ٹھیرایا تھا۔ دن اور رات منی میں بسر کیا۔ یہاں نماز ظہر و عصر و مغرب عشاء و صبح پانچ وقتوں کی پڑھی۔

۹۔ ذیحجہ۔ شنبہ۔ یوم الحج۔ صبحکو جب آفتاب طلوع ہوا میں منٰی سے براہ ضب (جو عام رستہ یعنی مازمین سے داہنے واقع ہوا ہے) تلبیہ اور تکبیر کہتا ہوا سید عقیل مطوف کیساتھ روانہ ہوا۔ قبل دوپہر کے نمرہ پہنچکر پہلے خیمہ نصب کر دیا۔

---

۵۱ شقدف کے اندر پانی رکھنے کے لیے چھوٹے کی صراحی بہتر ہوتی ہے جو جنت المعلا کیطرف ۴ کو ملتی ہے اور ہندوستانی برتن سے مغراف بہتر ہوتا ہے جو کہ میں ملتا ہے ۱۲

۵۲ خیمہ جو محمد اعظم نے عاریۃً دیا تھا اور پاخانے کی روٹی اور کھنتی (یعنی زمین کھودنے کی کھرپی) بھی ساتھ لے لئے تھے ۱۲

نمرہ ۔ ایک کوس عرفات سے پورب کیطرف ایک قریہ تہا۔ محمد بن اسمٰعیل امیر کحلانی صنعانی المتوفی سنہ ۱۱۸۲ھ نے اپنے زمانہ کی حالت لکھی ہے کہ یہاں (نمرہ میں) اُمرا اُترتے تھے مگر اب ویران ہے۔ راقم اثم عفی عنہ نے سنہ ۱۳۲۳ھ میں اس جگہ میں سوائے ریگستان کے آبادی کا کوئی نشان نہیں پایا۔ اُمرا کیا اب غربا بھی یہاں کمتر جاتے ہیں ۔

غسل نہر سے پانی فی تنکا ایک ہلالہ (۰ر) کو منگوا کر عورتوں نے اندر خیمہ کے اور میں نے باہر اُسکے غسل کیا **ف** اس غسل کے سنیت پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین غسل منقول ہیں غسل احرام غسل عند دخول مکہ غسل یوم عرفہ۔

مسجد نمرہ جسکو مسجد آدم اور مسجد ابراہیم بھی کہتے ہیں، ہمارے خیمہ سے قریب ہی تھی۔ میں اُسوقت وہاں پہنچا جبکہ امام حنفی خطبہ[1] پڑھ رہا تھا۔ بعد اختتام خطبہ کے اذان کہی گئی۔ بعد تکبیر اقامت کے امام نے پہلے نماز فرض ظہر پڑہائی اور بعد سلام کے فوراً دوسری تکبیر ہوئی۔ امام نے نماز عصر بھی پڑھائی۔ قبل یا بیچ یا بعد میں کوئی سنت ہم لوگوں نے نہیں پڑھی **ف** اس جمع تقدیم بین الصلاتین کی سنیت کو حنفیہ و مالکیہ بھی مانتے ہیں ۔

یہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھی بلکہ دولت عباسیین کے عہد میں بنائی گئی۔ الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام میں لکھا ہے کہ سلطان قایتبائی محمودی ظاہری نے عرفات میں مسجد نمرہ کو تعمیر کرایا ۔

التحقیق الحقیق ۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود یوم جمعہ ہونیکے دو ہی رکعت نماز ظہر آہستہ قراۃ کے ساتھ اور دو رکعت عصر یعنے قصر کرکے جمع فرمایا تھا۔ حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی اپنے عہد میں سنت نبویہ کے مطابق قصر اور جمع کرکے پڑھا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے اپنے کو مسافر کہکر کسی اہل مکہ کو قصر کرنے سے منع نہیں فرمایا[2]۔ مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں چونکہ منیٰ مسکن ہو گیا تھا اسلیے آپنے پوری نماز پڑھی۔ والفرق بینہما ظاہر ۔

عرفات میں وہاں سے بعد نماز مذکورہ کے جبل رحمت کی طرف آیا۔ جس جگہ دامن پہاڑ میں قبل سے مطوف نے ہندستان سے ہو کر آنیوالوں کو ٹھیرا رکھا تھا مجکو بھی اس جگہ ٹھیرایا۔ خیمہ اور دو ٹٹی (پاخانہ کی) نصب کرائی ۔

تیسرا پہر بہترین اوقات عرفات سے تھا توبہ استغفار اور دعا میں جسکی طرف **تحفۃ الحاج** میں اشارہ کیا گیا ہے مشغول ہوا ۵ عدم سے جانب ہستی تلاش یار میں آئے ۔ کہاں سے ہم کہاں بچھڑے ہوئے بیگار میں آئے ۔ نہ پوچھو اہل موقف ہم سے دیوانوں کی بیتابی ۔ یہاں مجمع سنایاں بھی تلاش یار میں آئے ۔ اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا ۔ سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے ۔ **دیگر** رحمن رحیم تجہسے ہے کون سوا ۔ آمرزش کل ہے تری ادنیٰ سی ادا ۔ کیونکر نہو بخشش کہ ازل سے یارب ۔

---

[1] عرفات میں جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تھا وہ خطبہ حج کا تھا۔ جمعہ کا خطبہ نہ تھا ۱۲ منہ

[2] بر بنا دوسری روایت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یا اہل مکہ اتموا صلاتکم فانا سفر فرمانا فتح مکہ میں بمقام مکہ کے ثابت ہوتا ہے نہ کہ حجۃ الوداع اور عرفات یا منیٰ میں ۱۲ منہ

۵ از محمد بن اسمٰعیل امیر صنعانی کے رسالہ کے خلاصہ اور حواشی مؤلفہ راقم عفی عنہ ۱۲

تنبیہ النبیہ۔ بعض ناواقف مگر سمجھدار کو (جو نمرہ نہیں گئے تھے) غسل اور جماعت جمع بین الصلاتین سے محروم رہنے کا بہت افسوس ہوا*

دعوت بعد چار بجے دن کے مطوفان نے چنے کی دال اور دنبے کا گوشت (جو ایک ایک ٹکڑا پاؤ سیر سے بھی زیادہ ہوگا) دیا ہوا پلاؤ بھیجا۔ جسکو ہم لوگوں نے سیر ہوکر کھایا۔ سوائے منیٰ کے عرفات اور مزدلفہ میں کوئی شئے فروخت ہونے کا معمول نہیں۔ اسلیئے کہ سب کے لیے وہ دن توبہ استغفار دعا کا ہے نہ بیع و شرا کا*

نہر زبیدہ۔ بانیہ نہر کا نام امۃ العزیز تھا۔ یہ خلیفہ جعفر کی ماں اور جعفر بن منصور کی بیٹی اور ہارون الرشید کی زوجہ تھی۔ نہر کو طاؤس نام پہاڑ کے دامن سے مکہ تک جاری کیا۔ اس نہر کا اصلی نام حُنَین ہے۔ چونکہ زبیدہ خاتون نے اسکی تعمیر کرائی۔ اسلیئے انہیں کے نام سے اب مشہور ہو گئی۔ کتاب الاعلام میں لکھا ہے کہ نہر زبیدہ ایک پہاڑ کے دامن سے نکلی ہے جسکا نام طاؤس ہے اور نہر حُنَین کے علاوہ اور بھی چشمے ہیں جنکا نام عین زعفران و عین شاش و عین میمون و عین ثقبہ و عین البرود و عین الطارقی ہے۔ اور یہ سب عین حنین میں آکر ملتی ہیں۔ اس نہر کی صفائی ہر زمانہ میں سلاطین کراتے آئے ہیں۔ چنانچہ سنہ ۱۲۹۶ھ میں سلطان عبد الحمید خاں خلد اللہ ملکہ نے نہر مذکور کی صفائی و مرمت کرائی اب سنہ ۱۳۲۴ھ میں دولتلو رشید پاشا امین شہر کی نگرانی میں کمیٹی نہر مذکور کی درستی اور توسیع کے لیے قائم کی گئی ہے*

نہر مذکور وادی نعمان ہوکر عرفات میں لائی گئی۔ پھر مزدلفہ سے منیٰ ہوکر مکہ میں پہنچائی گئی ہے*

خطبہ جب چار بجے ونکے امام خطبہ پڑھ چکا لوگوں نے جبل رحمت پر رومالوں کو ہلانا شروع کیا۔ شامی مصری مکی توپیں اتنی چلیں کہ انکی آوازوں سے کان بہرے ہوگئے۔ مخفی نہ رہے کہ وہ دونوں شئے اختتام خطبہ کے اعلان کیلیے ہے نہ بر طریق سنت۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تین خطبے پڑھنا منقول ہے۔ یوم عرفہ۔ یوم النحر ثانی۔ ایام التشریق*

مزدلفہ۔ جب آفتاب غروب ہوا۔ شفق جاتی رہی۔ زردی بھی باقی نہ رہی۔ میں بھی لبیک بلند آواز سے کہتا ہوا مازمین کی راہ سے چلا زحمہ کے باعث دس بجے شب کے بعد مزدلفہ جسکو جمع بھی کہتے ہیں پہنچکر مطوف صاحب نے جبل قزح سے بہت دور ہم لوگوں کو ٹھیرایا*

ہم لوگوں نے فی الفور وضو کیا۔ ایک اذان دو تکبیریں کہکر باقتدائے شاہ محمد عین الحق صاحب نماز مغرب اور عشاء جمع تاخیر مگر عشاء کو قصر کرکے جماعت سے پڑہیں۔ دونوں نمازوں کے قبل یا بیچ میں کوئی نماز نہ پڑھی۔ لیکن وتر اسلیئے پڑھ لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں بھی وتر اور سنت فجر کو ترک نہیں کرتے تھے۔

اب وقت عزیز کو یونہی کھوؤگے * پھر سوچ کے غفلت کے تئیں روؤگے * کیا خواب گراں یہ لیل روز و شب ہے * جاگو ٹک میر پھر بہت سوؤگے

لیے کنکریاں ملی ہوئی تھیں

اگرچہ وہاں رات کیوجہ سے نہر کا پتا نہ چلا تاہم پانی بقدر ضرورت ملگیا۔ عرفات اور مزدلفہ میں تلبیہ کہنا حضرت سے منقول نہیں ہے مزدلفہ سے صبح کی نماز اول وقت غلس میں پڑھکر فجر کو تلبیہ کہتا ہوا روانہ ہوا اور اسیوقت ستر کنکریاں وہاں سے چُن کر ساتھ لے لیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابن عباس کو سات کنکریاں لینے کو فرمایا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باقی کنکریاں جس جگہ سے چاہے

مشعر الحرام۔ اگرچہ سارا مزدلفہ مشعر ہے مگر مطوف صاحب نے اس جگہ کا پتا صحیح نہیں بتلایا جو منصوص قرآن و حدیث اور وہاں ٹھہرنا سنت ہے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز غلس میں پڑھکر مزدلفہ سے مشعر حرام میں آئے اور اسفار تک قبلہ رُخ ہو کر ذکر و دعا و تضرع تکبیر تہلیل میں مصروف رہکر جب مطلع صاف ہو گیا قبل طلوع آفتاب کے بطن محسر کیطرف روانہ ہوئے تھے ۔

اہل فقہ کہتے ہیں کہ مشعر الحرام وہ جگہ ہے جو قزح نام پہاڑ پر ایک مکان بنا رکھا ہے جسکا وجود عصر نبوی بلکہ خیر القرون میں بھی نہ تھا کسی نے لکھا کہ اگرچہ فقراء و مساکین صبح کے اندھیرے میں وہاں جاکر صبح تک عبادت و دعا کرتے رہتے ہیں لیکن وہاں جانا خطرہ سے خالی نہیں ۔

راقم اثم عفی عنہ کا ظن ہے کہ وہ جگہ وہاں سے قریب ہوگی جہاں امام اور شریف مکہ و دیگر شرفا اور پاشاؤں بلاد اسلام کے خیمے تھے اور وہ لوگ وہاں پر ہر سال اُترتے ہیں اور شب کو کثرت روشنی سے نمونہ دن کا معلوم ہوتا تھا ۔

بطن محسر

۱۰ ذیحجہ۔ یک شنبہ۔ یوم النحر کو میں قبل طلوع آفتاب کے روانہ ہوا اور جب بطن محسر جسکو وادی محسر اور وادی النار بھی کہتے ہیں پہنچا۔ وہاں سے جمالوں نے اونٹوں کو کچھہ فاصلہ تک تیز چلایا۔ یہ ایک نالہ ہے پانچ سو پینتالیس ۵۴۵ گز لمبا درمیان مزدلفہ اور منی کے۔ وہ دونوں مشعروں کے بیچ میں برزخ ہے۔ مزدلفہ اور منی دونوں سے خارج اور دونوں میں سے کسی مشعر میں داخل نہیں ۔

نقل ہے کہ اس جگہ عرب اپنے باپ دادوں کی تعریف اور بڑائی بیان کیا کرتے تھے۔ وہاں پر نصاریٰ ٹھیرے تھے۔ محسر اسلیے کہتے ہیں کہ یہاں پھر شیطان حسرت اور افسوس کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔ اور اس جگہ اصحاب فیل کے ہاتھی تھک کر ایسے درماندہ ہو گئے کہ مکہ معظمہ کیطرف کسی طرح جنبش نہیں کرتے تھے وہ لوگ اسی جگہ ہلاک ہو گئے تھے۔ یہ جگہ مغضوب ہے اللہ تعالی کی جباریت۔ قہاریت اور اُسکے غیظ و غضب سے خوف و ہراس ہونا چاہیے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب اس مقام پر پہنچے تھے اپنی سواری کو تیز چلایا تھا ۵ یہ سو منی رلن و کرامت یہ ہیں ۔ گرمی بازار قیامت یہ ہیں ۔

منی کی تحیت جمرۃ العقبہ پر کنکری مارنا ہے۔ اگرچہ اس جگہ سے طریق وسطی ہو کر جمرہ عقبہ کیطرف آنا چاہتا تھا

۵ حدیث میں بقدر رمیہ حجر وارد ہوا ہے ۱۲

مگر بدؤں کے اختیار سے بے اختیاری کے ساتھ میں بطن محسّر سے تیزی کے ساتھ نکلکر منٰی میں پہنچا۔ اور برابر جمرۂ عقبہ کے جسکو جمرۂ کبریٰ بھی کہتے ہیں اور جو مکہ سے قریب ہے۔ ٹھیر کر کعبہ کو اپنے بائیں طرف[۱] اور منٰی کو اپنے داہنے طرف کرکے اُن ستّر کنکریوں میں سے جو مزدلفہ سے ساتھ لایا تھا۔ صرف سات کنکریاں ایک ایک کرکے اللہ اکبر کہکر جمرہ پر پھینکیں اور منٰی کی اس تحیت سے زوال کے پہلے فارغ ہوا۔ تلبیہ سے جو ایک شعر سے دوسرے شعر تک کہتا آتا تھا کنکری پھینکنے کے ساتھ موقوف کردیا۔ اللھم اجعلہ حجا مبرورا وسعیا مشکورا وذنبا مغفورا پڑھتا ہوا فوراً اس مکان میں چلا آیا جسمیں آٹھویں ذیحجہ کو رہ چکا تھا کچھ پڑھنے یا دعا کرنے کو وہاں کھڑا نہ رہا۔

ہدی۔ چونکہ ہم اور ہمارے متعلقین متمتع تھے اور متمتع پر ہدی واجب ہے[۲] اسلیے مذبح میں اگر دُنبے فی مجر اور خصی فی بیے ۵ للعہ؍ کو خرید کر بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کیا اور اس دعا کو اللھم ھذا منک والیک تقبل منی کما تقبلت من ابراھیم خلیلک ط پڑھا۔ اور کھال کھینچنے والے کی اُجرت فی ۴؍[۳] اپنے پاس سے دی۔ متمتع پر ہدی واجب ہونے کے باعث کم بضاعت اور کسیوجہ سے ہدی نہیں پانیوالوں کو تین روزے یوم النحر سے پہلے اور سات روزے منٰی سے پھر کر رکھنے کا حکم ہے۔ جس جانور کو حل سے خرید کر حرم میں لیجا کر یا حرم سے خرید کر حل میں لیجا کر نحر یا ذبح کریں وہ ہدی ہے منٰی میں لیکر ذبح کرنا تینوں اماموں کے نزدیک ہدی ہے مگر امام مالک کے نزدیک نہیں گھر یا شہر کی عیدگاہ یا حل سے خرید کر حل میں ذبح کرنا قربانی ہے۔ ہدی کو اضحیہ (قربانی) لکھنا مجازاً ہے۔ ہدی کے گوشت کھانیکا مسئلہ ۲۶۔ ذیقعدہ کے تحت میں گزرچکا۔ فلیراجع۔ شافعیہ حاجی کو ضحیہ (قربانی) کرنا سنت کہتے ہیں اور حنفیہ حاجی کو بوجہ مسافر ہونیکے قربانی سے بری کرتے ہیں۔ مالکیہ جس طرح حاجی کے لیے منٰی میں نماز بقرعید کو غیر مشروع کہتے ہیں۔ اسیطرح قربانی کو والباقی فے

تحفۃ الحاج۔

ذبح و منحر۔ اگرچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے منٰی کی تمام زمین منحر ہے۔ مگر اب وہ اختیار و آزادی باقی نہ رہی کہ جس جگہ چاہیں۔ جانور کو ذبح کریں اور ہر ایک جانور کا گوشت کھائیں۔ کیونکہ میں نے دیکھا کہ منٰی کی آبادی سے باہر دور جاکر شمال اور مشرق کیطرف دُنبے خصی وغیرہ ہما چھوٹے چھوٹے جانوروں اور بھی گائے کے ذبح کرنے کا احاطہ علٰحدہ علٰحدہ اور اونٹ کے نحر کرنے کا احاطہ جُدا بنا کر ہر ایک میں بہتیری خندقیں کھود رکھی تھیں اور ہر ایک احاطہ میں ترکی ڈاکٹر اور بہتیرے ترکی سپاہی نگرانی کے لیے تعینات تھے۔ یہ لوگ ایسے دُنبے کو کھال اُتار کر بعد نکالنے امعا (آنت وغیرہ) کے لانے دیتے جو بہت ہی فربہ اور خوب چربیلا ہوتا مگر خصی یا گائے یا اونٹ کا گوشت ورکنار کسی

[۱] تحفۃ الحاج صفحہ ۱۴۳ و ۲۹ میں جو کعبہ سے داہنے اور منٰی کو بائیں طرف کرکے الخ لکھا گیا ہے وہ رات کتم سے ۱۲ [۲] حاج مفرد معتمر مفرد پر ہدی مستحب ہے مگر متمتع اور قارن اور بحالت احرام میں جنایت کرنے والے پر ہدی واجب ہے [۳] کھال کھینچنے والے ناواقف لوگ سے ایک روپیہ اجرت لیتے ہیں

جانور کی کلیجی بھی لیجانے نہین دیتے بلکہ سخت نگرانی کے ساتھہ مسلم انکو خندقون مین ڈلوادیتے ہین۔
لاکھہ لاکھہ خدا تعالی کا شکر ہے کہ باوجود لکھو کہا جانورونکے ذبح ہونے پر بھی ہوائے اصفر (ہیضہ) وغیرہ یا کسی مرض عام کی شکایت نہ تھی فسبحان الملک المتعال السمیع البصیر له الملک وحده لا شریک له وهو علی کل شیء قدیر۔

تنبیہ السفہا - جہلا قربانی کو بے فائدہ جان کو مارنا کہتے ہین مگر وہ نہین جانتے کہ کتب سابقہ مین بھی قربانی کا ذکر بصراحت موجود ہے ہنود کے یہان بھی قربانی کا دستور تھا جیسا کہ انکی اگلی کتابون مین مذکور ہے اور ایک رسالہ خاص اسبابے مین شائع ہو چکا ہے۔

روزے - غربا و مساکین و کم بضاعت لوگ جو ہدی خرید کرنے سے معذور تھے اُن لوگون نے تین روزے قبل نوین ۹ ذیحجہ اور سات روزے منی سے پھر کر یعنی ایام تشریق کے رکھہ لیئے۔

حلق وتقصیر - جب ہدی کے ذبح سے فرصت ہوئی مین نے تقصیر سے حلق کو افضل سمجھکر ہندی حجام سے جو ملاقاتی تھا چار آنے دیکر اپنے داہنی جانب سے سر کے بال منڈائے۔ تحلل[۱] اول یعنی سوائے عورت کے ان چیزون کا رواہونا واقع ہوا - جو حالت احرام مین ممنوع تھین۔ عورتون نے بی بی شمیمہ موصوفہ سے جو ہمارا گروہ کے اوپر فرو کش تھین قصر یعنی چوٹی کی نوک بقدر ایک انگشت کے کٹوائی - غربا عورتون نے آپسمین ایک دوسرے کی چوٹی کاٹ ڈالی۔

طواف الزیارۃ - بعد حلق کے طواف الزیارۃ کے لئے (جسکو طوافِ الافاضہ طواف الرکن طواف المفروض طواف یوم النحر بھی کہتے ہین قبل الظہر مکہ معظمہ پہنچنا سنت تھا چنانچہ شاہ محمد عین الحق صاحب اگرچہ بیمار تھے مگر تنہا وبے تعلق تھے وہ ایک سانڈہنی کی آمد و رفت کا چار یا کچھ زیادہ کرایہ مقرر کر کے اسپر مکہ سے طواف اور سعی کر کے عصر کی نماز منی مین آکر پڑھی مین نے بہت کوشش کی لیکن مطوف صاحب کی تساہل ورزی اور جمال کی سستی سے مین اپنے متعلقین کیساتھہ ایسے وقت مکہ مکرمہ مین پہنچا کہ بعد طواف بیت اللہ اور بقول راجح سعی بین الصفا والمروہ سے بھی (جسطرح قبل کرتا گیا تھا) فرصت کر کے شب کو منی مین واپس آیا - اس لئے کہ مبیت[۲] (شب کو رہنا) منی مین واجب اور منجملہ مناسک حج کے تھا۔

۱۰ ذیحجہ - دو شنبہ کو اول وقت مین نے اونٹ اور دنبے اور خصی کی قربانیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنی اموات کی طرف سے کین - جب آفتاب ڈھل گیا نماز ظہر سے پہلے پا پیادہ جمرہ اولی کے نزدیک جو مسجد خیف کے پاس ہی جاکر تکبیر ہر ایک سات کنکریان پڑہکر جمرہ پر پھینک مار کر چند قدم آگے بڑھا اور قبلہ کی برابر کھڑا ہو کر ہاتھہ اٹھا کر بہت

ف۱ یہ حلق جمہور کے نزدیک نسک ہے مگر فقہا کے نزدیک تحلیل مخلوطہ ۲

ف۲ اعنی یمین المطوق لا الحالق ۲

دیر تک دعا کی - پہر جمرہ وسطیٰ پر آ کر سات کنکریان پہلے کی طرح مار کر وہان سے کچھ ہٹ کر پہلی دعا کی طرح دیر تک مانگی - ازان بعد وہان سے جمرہ عقبہ کے برابر کعبہ کو بائین اور منیٰ کو داہنے کر کے[1] پہلے اور دوسرے جمرہ کی طرح سات کنکریان اسپر بھی مار کر فوراً لوٹ آیا - وہان نہ تو کچھ دعا کی نہ کھڑا رہا -

آخر وقت محمد اعظم کی کو ساتھ لیکر چہار اونٹ جنکی قیمت فی سو ۷۵ تک تھی خرید کر اور دو یا ڈھائی روپیہ حق حکومت دیکر ان لوگون کے اموات کیطرفسے قربانیان کرائین جنہون نے مجھکو وطن مین اس کام کیلئے روپے دئے تھے اور ان لوگون کا جو کچھ حساب بچ گیا اُسکو مین نے بنظر قربانی گائے جو ۱۰ عہ مین ملتی تہی اور نیز واسطے قربانی دنبہ دنبھی کے مولوی محمد سلیمان بنارسی کو دیدیا جسکو انہون نے بطریق احسن انجام دیا لیکن سید عقیل ہمارے ساتہی محمد اعظم کو دیکھکر چین بر جبین ہو کر اسوقت ساکت رہے مگر مین نے سمجھا کہ یہ کچھ رنگ لائینگے چنانچہ ۱۲ ذیحجہ کو وہ وقوع مین آگیا ۵ یہین پہ نیزہ لگا اور یہین پہ ذبح بھی کر + قبولیت و تقرب کو تیرے دیکھین گے -

فرمان - آج سلطانی فرمان آنے پر دربار منعقد ہوتا ہے اسمین مکہ کے شریف صاحب و دیگر شرفا و باشاآن دیگر قلمرو سلطانی اور رسول اور اعیان شہر بقدر مراتب شریک ہوتے ہین +

خطبہ آج امام تیسرا خطبہ پڑھتا ہے - لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دسوین ذیحجہ کو رمی جمرہ عقبہ کے بعد مسجد خیف کے نزدیک فرودگاہ پر تشریف لاکر ایک خطبہ بلیغ پڑھا تہا - آپکا معجزہ تہا کہ سبھون نے یہان تک جو اندر خیمون کے تھے سن لیا تہا - اس مین خلائق کو حرمت روز نحر اور فضل نحر کا جو اللہ تعالی کے نزدیک ہے بیان فرمایا اور حکم کیا کہ ہر امیر کی اطاعت کرو اُسکی باتون کو سنو جبتک وہ کتاب اللہ کی طرف بلائے اور مہاجرین و انصار کو اپنے منازل مین اُتار کر کہا بعد اسکے اب تم کافر نہونا کہ بعض بعض کو قتل کرے اور جان لو جو کوئی قصور کرتا ہے وہ اپنی جان پر کرتا ہے اپنے رب کی بندگی کرو پانچ وقت کی نماز پڑہو - رمضان کے روزے رکھو اور فرمانبرداری کرو جب تمکو حکم کریں اپنے رب کی جنت مین داخل ہو پہر لوگونکو رخصت فرمایا اور کہا جو لوگ اس مجلس مین حاضر ہین اُنہون نے جو کچھ احکام اسلام سُنے وہ غائبین کو پہنچا دین -

اس خطبہ کو کچھ طول کے ساتھ شیخ ابوبکر باقلانی نے اعجاز القرآن اور ابن عبد ربہ نے کتاب العقد اور مبرد نے کامل مین نقل کیا ہے -

مسجد خیف - وادی کو خیف کہتے ہین - یہ مسجد منیٰ کی آبادی سے جنوب کی طرف دامن کوہ مین واقع ہوئی ہے بہت بڑی مسجد پتہر کی عمارت صحن فراخ بیچ مین ایک گنبد جو ابراہیم علیہ السلام کا تعمیر کیا ہوا مشہور ہے مگر کتاب الاعلام مین

[1] تحفۃ الحاج مین جو کعبہ کو داہنے اور منیٰ کو بائین لکھا گیا وہ زلۃ القلم ہے ۱۲

لکھا ہے کہ سلطان قایتبائی نے ۸۷۴ھ مین مسجد خیف تیار کرائی اور وسط مسجد مین بڑا قبہ تعمیر کرایا جو حد مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ شمالی دروازے پر پختہ منار ہے جسکے ہر چہار جانب شیشہ کی خوشنما روشنی تھی اس مسجد مین بزمانہ حج نماز پنجگانہ ہوتی ہے مسجد کے شمال مین قریب ہی شریف صاحب اور پاشاؤن اور امراء کے بہتیرے بڑے بڑے خیمے نصب تھے ہر پنجگانہ نمازون کے قبل اکیس اکیس ضرب یا زیادہ توپین چھوٹتی تھین۔

غار مرسلات - یہ مسجد خیف سے دکھن ہے دامن پہاڑ مین ایک چٹان پتھر کا ایک گوشہ نکلا ہوا چھت کی طرح معلق ہے اس کے نیچے تین آدمی آگے دو آدمی پیچھے کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔

مسجد الکبش - ہمارے خیال مین یہ شمال کی طرف دامن کوہ مین حنفاتی مسجد کی طرح ایک احاطہ مربع ہے مشہور ہے کہ یہان ابراہیم علیہ السلام نے اسمعیل علیہ السلام کو لاکر ذبح کرنا چاہا تھا۔ **منحر النبی** صلی اللہ علیہ وسلم جانیکا مجکو اتفاق نہوا۔ اور ان مواضع ثلاثہ مین جانا منصوص بھی نہین ہے۔

۱۲ - ذیحجہ - سہ شنبہ کو لوگون نے امور مذہبی (سنت) سے بے پروائی کرکے صبح سے مکہ جانا شروع کیا حکیم خدابخش بھی زوال سے بہت قبل منی سے چلے گئے۔ صرف مین اپنے متعلقین کے ساتھہ رہگیا مین بعد زوال کے تینون جمرات پر سات سات کنکریان ۱۱ تاریخ کی طرح مار آیا۔ اور دن ورات کو منی مین بسر کیا۔

۱۳ - ذیحجہ - چہارشنبہ - مجکو جس طرف دیکھتا تھا - سنسان ہُو کا عالم معلوم ہوتا تھا - بازار مکانات سب خالی پڑے تھے کچھہ دن چڑھے روٹی وغیرہ بیچنے والے مکہ سے منی پہنچے - پہلے نہر کا پانی قیمتاً میسر ہوتا تھا اب صہریج[1] کا پانی خرید کر مجبوراً استعمال کرنا پڑا - مین یہان نمازون کو قصر کرکے بلاجمع وقت پر پڑھتا رہا - بعد زوال کے نماز ظہر سے قبل تینون جمرات پر سات سات کنکریان مارتا ہوا مکہ مشرفہ کی طرف چلا -

محصب منی سے چلکر حصیب مین (جسکو ابطح اور بطحا اور خیف بنی کنانہ بھی کہتے ہین) خیمہ لگاکر فروکش ہونا اور دہان نماز ظہر و عصر و عشا پڑھکر رات کو وہان گزار کر نماز صبح کی مکہ مقدسہ مین پڑھنا اگرچہ مناسک حج مین سے نہ تھا لیکن موافق اقتدائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنت ہونے مین کوئی کلام نہین - مگر مطوف صاحب اور بدو دجال کی اقتدا اور تبعیت نے مجبور و محروم کردیا - انا للہ -

یہ جگہ درمیان دو پہاڑون کے واقع ہوئی ہے اور بہ نسبت مکہ مکرمہ کے منی سے نزدیک ہی چونکہ نالے بہنے کے سبب سے

---

[1] صہریج وہ ہے کہ مکانات کے اندر یا باہر کنوئین کی طرح گڑھا کھودتے ہین اور اسمین بارش یا ان کا پانی جمع کرکے بند رکھتے ہین اسکو موسم حج مین فروخت کرتے اس مین شرک نہین کہ وہ پانی سرد اور شیرین ہوتا ہی مگر بسبب طول مکث و ربند رہنے کے اوصاف ثلاثہ مین اسکے تغیر پیدا ہو یقیناً مورث تپ و ملل ہو مگر سنزلہ ہوا اسی طرح عرب کے مکانات مین بڑی بڑی حوض پختہ جسکو ٹانکی کہتے ہین بناکر اوپر سے پاٹ دیتی ہین اور اسمین بوند کا پانی چہتوں سے بذریعہ نل جمع کرتے ہین وہ بھی مزاج اور خاصیت مین صہریج کے مساوی اور مماثل ہے ۱۱ عہ تشریف مکہ از حکیم امداد حسین

یہان کنکریان بہت ہین اِس لئے اِسکانام محصب ہوا۔ یہ وہی جگہ ہے جہان قریش نے کفر پر عہد باندھا تھا + اصل حقیقت یہ ہے کہ مطوفان بڑہ تساہل اپنی آسانی اور جلد چھٹکارا پانے کی غرض سے بیچارے حجاج ناواقف کو سنن نبویہ سے متنبہ نہین کرتے اور جسکو سنتون سے کچھہ آگاہی ہوتی ہے اُسکو ایسے عنوان سے ضیق مین ڈالتے ہین کہ وہ معذور ومجبور ومحروم رہجاتا ہے +

تذکرہ۔ جب ہمارا اونٹ محصب کے قریب پہنچا مین نے حاجی مولوی حبیب احمد صاحب بنارسی رئیس شہر مذکور کو اسطرف جاتے ہوئے دیکھکر پوچھا کہ آپ تنہا کہان جارہے ہین آپنے کہا کہ مین حصیب جارہا ہون۔ جب وہان سے وہ واپس آئے تب مجھہ سے بیان کیا کہ وہان پتھریلی زمین ہے اور اسجگہ ایک مسجد اور چند مکانات بدو کے ہین۔

دو حنفی کی مخالفت

۱۴۔ ذیحجہ۔ پنجشنبہ کو احمد رضا خان صاحب بریلوی نے (جنسے لوگ بہ سبب مواخذہ شریف صاحب مکہ کے اچھی طرح واقف ہین) حرم مین احناف سے مخاطب ہو کر کہا کہ بارہوین ذیحجہ کو زوال سے پہلے رمی جمار کرنے والون پر بموجب روایت مشہور فقہیہ حنفیہ کے ایک دم واجب ہے۔ مولوی خلیل احمد صاحب حنفی مدرس مدرسہ سہارنپور نے بھی اِنکے قول کی تائید کی۔ مگر لوگون نے جب مولوی عبدالحق صاحب مہاجر حنفی الہ آبادی سے تحقیق کی تو مولوی صاحب نے خانصاحب سے مخالفت کی اور کہا کہ دوسری روایت جو شرح مناسک ملا علی قاری مین موجود ہے وہ یہ کہ جو کوئی پہلے سے بارہوین کو مکہ آنیکا ارادہ رکھتا ہو اُسکے لئے رمی جمار قبل زوال کے جائز ہے۔ مطابق اِسکے اسپر دم لازم نہین عوام غربا کیا بلکہ بہتیرے مستطیع احناف نے روایت ثانی کو آسان اور بلا خرچ سمجھکر روایت ثانی پر بلا کھٹکے عمل کیا اور یہ نہین سمجھا کہ بارہوین کو بھی رمی جمار گیارہوین اور تیرہوین کی طرح بعد الزوال ہی مسنون ہے۔

راقم اثم عفی عنہ کہتا ہے کہ پہلی روایت کو قابل عمل ہونے کی ہر طرح سے صلاحیت اور ترجیح حاصل ہے اولاً اس لئے کہ یہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہے۔ ثانیاً اس لئے کہ یہ فقہ کی بھی روایت مشہور عند الجمہور ہے۔ جو اصول فقہ کی روسے مفتی بہ ہونے کی قابلیت رکھتی ہے بخلاف دوسری روایت کے کہ اولاً کوئی حدیث اسکی موید نہین ثانیاً یہ روایت فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سراسر مخالف ہے۔

انتباہ۔ وہ روایت فقہ کی (کہ گیارہوین بارہوین دونون دن رمی جمار قبل الزوال جائز ہے اور جس نے زوال سے پہلے رمی جمار کر لی جائز ہو گیا) محض ضعیف بلکہ بہت ہی بے اصل وسراپا بے دلیل ہے ۵

ظلمت شب مین کھلے گی اگر یہ تحریف بد حشر کے دن تو کھلے گا جو سویرا ہوگا

سلہ یا گورکھپوری ہمکو سکونت اصلی معلوم نہین ۱۲ سے اور رسول اللہ صلعم کے غیبدانی وغیرہ عقائد مخالف حنفیون کے رکھنے کی وجہ سے ۱۲

۱۵ - ذیحجہ - جمعہ - ایک اونٹ مع شقدف عرفات اور مزدلفہ اور منی کی آمد و رفت کا کرایہ مبلغ صعـہ روپیہ عموماً لوگون نے مقرر کیا تھا - مگر مجکو صعـہ روپیہ اونٹ کا کرایہ علاوہ ایک روپیہ خوراک جمال جملہ ـعـہ روپیہ سید عقیل مطوف کو دینا پڑا - سوائے اسکے مین جو دسوین ذیحجہ کو شقدف والے اونٹ پر طواف الزیارۃ کیلئے مکہ معظمہ گیا اور وہان سے بعد طواف اور سعی کے اُسی دن منٰی مین لوٹ آیا اُسکا کرایہ تین روپیہ مطوف موصوف نے مجھسے علاوہ لیا - نوین ذیحجہ کو جو مین نمرہ گیا اور تیرہوین کو زوال تک منی مین ٹہیرا اِسکا معاوضہ مین نے آٹھ روپیہ رسدی مطوف موصوف کو دیا اُنھون نے اسکو قلیل سمجھکر طوعاً و کرہاً قبول کیا +

جو مکان منٰی مین چار روزہ قیام کے لئے چار گنی پر مولوی محمد عیسے صاحب نے کرایہ لیا تھا اِسکی رسدی ہم نے مبلغ نو روپیہ اور حکیم خدا بخش اور ایک ساتھی نے تین تین روپیہ جملہ ایک گنی سید عقیل کو دی - مین نے ایک یورپین کو شامیانہ بازار مین دیکھا کہ کوٹ پتلون پہنے ترکی ٹوپی سر پر رکھے ہوئے سید انیس الحق صاحب ساکن باڑہ ضلع پٹنہ سے انگریزی مین گفتگو کر رہا تھا - معلوم ہوا کہ یہ شخص کسی جہاز کا ڈاکٹر ہے اور مسلمان ہو گیا ہے یہان حج کرنے کو آیا تھا - میرے قیاس مین جتنے غیر مذہب کے لوگ جو بہ تبدیل لباس حرمین شریفین مین جاتے ہین ضرور ہے کہ وہ کسی پولیٹکل غرض سے جایا کرتے ہین واللہ اعلم بمافی صدور العالمین -

۱۶ - ذیحجہ - شنبہ - اول وقت معلوم ہوا کہ محمد اعظم بکی کو (جس سے مجکو ایک طرح کا ربط و اتحاد ہو گیا تھا) سید جعفر و عقیل مطوفان نے اس اخذ و عداوت سے محبس (حاجت) مین بھجوا دیا کہ اسنے وقوف عرفہ کے لئے اپنا خیمہ عاریتاً مجکو دیا تھا اور اذیحجہ کو قربانی کا اونٹ خریدنے کے وقت اُسکو سید عقیل نے ہمارے ساتھ دیکھا تھا +

مین بعد نماز ظہر کے محبس کی طرف گیا جو شریف صاحب کے احاطہ اجلاس کے ایک گوشہ مین واقع تھا - داروغہ قید خانہ کی مہربانی نے محمد اعظم سے ملاقات کرائی اسکی ہدایت سے مین نے اُسیوقت حسن داؤد شیخ المطوفین سے اُسکی رہائی کی تدبیر پوچھی - اُس نے ڈاکٹر محمد حسین صاحب وائس کونسل سے (جو بغرض حج جدہ سے مکہ آئے ہوئے تھے) کہنے کی صلاح دی مین نے بعد نماز عشا کے ایک شخص عظیم آبادی کے ذریعہ سے عرض مدعا کی - دوسری بات ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا کہ وہ چونکہ برٹش انڈیا کا نہ تو رعیت ہی اور نہ چار روپیہ سالانہ فیس دیکر گورنمنٹ انڈیا کے کونسل سے پاس لیتا ہی اسلئے ہم کسی طرح کی مدد نہین کر سکتے ہین مگر ہم نے شریف صاحب سے کہا تو فرمایا کہ چونکہ اُس نے ترکی قانون کے خلاف

سلہ جس طرح سے ہند کی فوجداری کچہریون مین جب کبھی کسی پر جرم سنگین کا (اگرچہ جھوٹا ہو) الزام لگتا ہی تو قبل اسکے کہ اُسکی اصلیت تحقیق کیجائے بذریعہ وارنٹ گرفتار کرکے حاجت مین بند کر دیتے ہین یہان عام مقدمات فوجداری کو شریف صاحب کا نائب (جسکا لقب قائم مقام ہوتا ہی) فیصل کرتا ہی

سلہ برٹش کونسل جدہ نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ جو کوئی چار روپیہ سالانہ فیس دیکر کونسل سے پاس لیگا وہ گورنمنٹ آف انڈیا کی رعیت سمجھا جائیگا اور اُس کے مقدمات مین کونسل مدد کریگا

سلہ ترکی گورنمنٹ کا قانون مطوفون کے لئے ویسا ہی جیسا ہندوستان مین وکلا اور مختارون کا قانون مطوفان مرکان و احکام حج کا امتحان دیکر سند حاصل کرتے ہین اور ہر ایک مطوف دس روپیہ سالانہ فیس اپنی گورنمنٹ کو دیتا ہی اس لئے اُنکے سوا کوئی غیر سندیافتہ مجاز نہین

مطوفی کا کام کیا ہے جسکا وہ مجاز نہ تھا اسواسطے خلاف قانون رہا ہو نہین سکتا۔

۱۷۔ ذیحجہ۔ یک شنبہ محمد اعظم کے مقدمہ کی پیروی مین گزرا۔ ہندوستان کی بلاؤ یہان تک قدمون لگی آئی۔ مین رات کو اسکے لیے کھانا لیتا ہوا آسکی مان کے ساتھ مجلس جا کر و یطعمون الطعام علی حبہ مسکیناً و یتیماً و اسیراً کا ثواب حاصل کرآیا

۱۸۔ ذیحجہ۔ دوشنبہ تیسرے دن قاری عبد الحق صاحب کے (جنکے محمد اعظم پھوپھی زاد بھائی ہوتے ہین) ضمانت پر ریان کے قانون کے مطابق شریف صاحب نے رہا کیا۔ دوا دوش حیرانی پریشانی کے علاوہ دوگنی آسکی رہائی مین کام آئی نصبر جمیل واللہ المستعان علے ماتصفون منجملہ رفقا کے منشی عبد الحمید چھپراوی جنکا نام ۲۰-۲۱ شعبان کے تحت مین لکھا گیا ہے شب کو انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خلیج ینبع ہوکر مدینہ طیبہ جانیکا سبب

۱۹ ذیحجہ۔ سہ شنبہ۔ چند سال سے اکثر لوگ اس خیال سے کہ قبل حج کے مدینہ منورہ جانے مین بدو جمال اچار روز سے زیادہ مدینہ طیبہ مین ٹھیرنے نہین دیتے ہین اور بعض اس خیال سے کہ من حج ولم یزرنی کو تسلیم کرنے سے قلب موضوع لازم آتا ہے عموماً حاجیون کا میلان طبعی بعد حج کے براہ سمندر جدہ سے ینبع ہوکر مدینہ منورہ جانے کا ہوتا ہے علاوہ اسکے اسلیے کہ (۱) اس راہ مین فی الجملہ امن اور تقلیل مسافت کے سوا بہت آسانی ہے (۲) اس رستہ سے قافلہ مدینہ طیبہ مین پانچوین دن بلکہ قبل ع پہنچتا ہے (۳) اونٹ کے کرایہ اور اخراجات مین تخفیف بھی ہوتی ہے بشرطیکہ کوئی مطوف مکہ ع ساتھ نہو (۴) سوائے پہلی منزل کے ہر ایک منزل مین آب شیرین وافر ملتا ہے تنبیہ پہلی منزل کے لیے ینبع سے پانی لیجانا ہوتا ہے (۵) حجاج کو اختیار رہتا ہے کہ اونٹ کا کرایہ خرطہ (یکطرفہ) صرف مدینہ منورہ جانیکا کرین جبتک چاہین وہان رہین یا پچھلے قافلے مین بماہ ربیع الاول ع واپس آوین ۵ مرد کے نزدیک آسان ہے رہ دشوار بحر +
آدمی ہمت نہ ہارے دو منزل ہو تو ہو +

(۶) بمبئی کا جانے والا جہاز ینبع مین باانتظار حجاج تیار و موجود رہتا ہے (۷) ینبع سے چوتھے دن جہاز سویس بھی پہنچتا ہے۔ اور اسویس کی ڈاک کے جہاز مین بمبئی پہنچ سکتے ہین۔ علاوہ انکے اور بھی وجوہ ہین جنکو مینے ہدایۃ الحجاج

۵ یعنی مقدمہ کی پیروی کرنا ۱۲ ۵ مکہ مین قیدیون کو گورنمنٹ کی طرف سے کھانا نہین ملتا ہے جنئے دیکھا کہ چند قیدی یکجا قورما پلاؤ کھاتے تھے۔ ہتکڑی آہنی ہر طرح کی چھوٹی بڑی ہلکی بھاری ہوتی ہے مجرم کو جرم کے موافق دیجاتی ہے ۱۲ ۵ مکہ مین انکی قرأت اول درجہ مین شمار کیجاتی ہے اپنے مدرسہ مین خود قراۃ کی تعلیم دیتے ہین اسکے اخراجات کو حجاج کی ہمت سے تعلق ہے ۱۲ ۵ چونکہ جاہلان آثنائے راہ مین قافلے کو چھوڑ کر اپنے گھرون کو چلے جاتے ہین اور پھر ایک منزل مین دو دو پہر اوقات کو ضائع کرتے ہین ورنہ تین شبانہ یوم کی راہ ہے ۱۲ ۵ پانی کو بڑی مشکون اور صراحیون مین لیوین اور جو زیادہ پانی خرچ کرنے کا عادی ہو وہ خاص اونٹ پر صرف پانی لیجا دے ۱۲ ۵ بعد ربیع الاول کے قافلہ مدینہ سے ینبع جاتا ہے۔ خصوصاً بمبئی کے میمنون کا ۱۲ ۵ سید عقیل نے یہ بھی ہماری شکایت کی کہ اسکے (رقم مخفی عنہ) سبب ہمارا بہت نقصان ہوا۔ حاشا وکلا مینے کسی کو ینبع جانے کی ترغیب نہ دی وکفی باللہ شہیداً ۱۲۔

میں لکھا ہے جو چاہے آپ سے دیکھے۔

از انجا کہ مطوفان اپنے زیادہ فائدہ کے طمع سے حاجیون کو درب (راہ) سلطانی ہوکر جانے کیلئے دباو ڈالکر مجبور کرتے ہین اور کشاکشی اور تحریک ناجائز مین لوگون کو کم سے کم دو ہفتہ بے ضرورت روک کر آخر ناخوشی کیساتھ ینبع رخصت کرتے ہین ۔ چونکہ ڈاکٹر محمد حسین صاحب وائس کونسل جدہ ایک عرصہ تک مقام باڑہ ضلع پٹنہ مین بحیثیت ملازمت گورنمنٹ آف انڈیا کے رہ چکے ہین اور بعد حج کے دہ مکہ مین مقیم تھے اسواسطے سید انیس الحق صاحب[1] ساکن باڑہ کو اُنسے پورا تعارف تھا وہ ۱۲ ذیحجہ کو منیٰ سے مکہ اگر بلا وساطت اپنے مطوفون کے وائس کونسل صاحب کی سفارش پر شیخ المطوفین سے اونٹ لیکر دوسرے یا تیسرے دن ینبع کے ارادہ سے جدہ روانہ ہوئے اور ینبع جانے والے پہلے جہاز مین اجسکے تتق کا کرایہ فی کس ۱۲ر تھا ینبع پہنچکر پہلے قافلے مین سب سے پہلے مدینہ منورہ پہنچگئے۔

ہم لوگون نے جب مطوف صاحب سے اپنی رہائی و رخصت کرنے کی درخواست کی تو حیلا گرکر کہا کہ شریف صاحب کا کسی کو حکم ینبع ہوکر جانے کا نہین ۔ اور مجکو کہا شریف صاحب کا حکم ہے کہ پہلے اپنے وطن جانے والے رخصت کئے جائین جو مدینہ طیبہ سے قبل حج کے ہوآئے ہین ۔ بعدہ وہ لوگ جائین جو سلطانی راہ سے مدینہ جانے والے ہین ازان بعد سب سے پیچھے ینبع جانے والے رخصت کیے جائین گے ۔ اگرچہ اس ترتیب پر کوئی دلیل نہین تھی ۔ مگر اس بقعہ مبارک مین سکوت و صبر و تحمل کرنیکے سوا چارہ کیا تھا ۔ ایک شخص نے مطوفون کی حمایت مین حرم کے اندر مجسے کہا کہ جدہ سے تار آیا ہے کہ یہان ہیضہ پھوٹ پڑا ہے ۔ حالانکہ اسکی کچھ بھی اصلیت نہین تہی ۔

۲۰ ۔ تا ۲۲ ۔ ذیحجہ ۔ جبہ ۔ تسبیح ۔ سرمہ[1] ۔ مسواک ۔ زمزم وغیرہ اشیا کے خرید کرنے اور انکو بلا وساطت مطوفین کے جدہ روانہ کرنے مین دن کٹا ۔

۲۳ ۔ ذیحجہ ۔ شنبہ ۔ حکیم خدا بخش اور ننھے خان ذو الحسن و بھکھاری وغیرہم قبل حج کے مدینہ سے ہوکر آنے والون کو رُبہ خارجیہ[3] مسقط کے قافلے کے ساتھ سید جعفر مطوف جدہ پہنچانے گئے +

دوسرا طریقہ روانگی خطوط مین نے اپنی خیریت ہندی پوسٹکارڈ پر لکھکر حکیم خدا بخش کو دیا کہ وہ بمبئی پہنچے کیساتھ ہی لیٹر بکس مین ڈالدین

---

[1] سرمہ حاجی محمد جان بریلوی کے یہان کا جنکی دوکان باب الزیادہ مین ہے بہتر اور قابل اعتماد ہوتا ہے ۱۲ [2] مثل روغن زیتون و بلسان وغیرہ بنفشہ و خاکزیر میمونی و افی و تریاق فاروق و مومیائی و ثعلب مصری و صمغ عربی و مصطگی رومی داذخر وغیرہ وغیرہ ۱۲ [3] مسقط سے ایک خارجی عالم اگر دھون آنکھو نکا ندھاع کرنے کیلیئے تھا ۔ شیخین کو مانتا اور ختنین کو نہ مانتا اسکا عقیدہ تہا ایک روز شاہ محمد عین الحق صاحب کے وعظ مین حاضر تہا ختنین کی فضیلت نہ سن سکا تاب نلائے وعظ سے چلا گیا ۔ ایک دن باب السلام مین اُس سے اور مولوی ابوذر دہلوی سے جو ایک شخص جوان نہایت ذہین وذکی تہا گفتگو ہوئی ۔ مولوی صاحب نے اُسے دو چار باتون مین ساکت کر دیا پہر دوسرے روز اُس سے اور مولوی صاحب سے عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے بھی ہونیکی حدیث مین گفتگو ہوئی اسمین بھی زک کھاکر فرار ہوگیا و للہ الحمد ۱۲

۲۴ - ذیحجہ - یک شنبہ معلوم ہوا کہ کسی نے دنبے کی قربانی کی کھال خفیہ منی سے لاکر جس دباغ کو دباغت کے لئے دی تھی وہ دباغ مع کھال پکڑ کر شریف صاحب کے یہان بھیجا گیا - پھر معلوم نہین کہ اُسکا کیا حشر ہوا -

۲۵ ذیحجہ - دوشنبہ - عصر کی نماز کے بعد مولوی محمد یعقوب مولوی عبد الستار مولوی محمد زبیر مولوی محمود الحق مولوی محمد اسحاق غلام امام خان صاحبان اہلحدیث وغیرہم راہ سلطانی سے مدینہ منورہ جانے کو بغرض تبریز شہر سے باہر شب گذار کر ۲۶ ذیحجہ بوقت دوپہر روانہ ہوئے -

مدینہ طیبہ جانے کی تیاری

۲۶ - ذیحجہ - سہ شنبہ کو مطوف صاحب کے طلب کرنے پر مبلغ للعہ کرایہ شتر مع شقدف اور مبلغ للعہ کرایہ شتر مع شبری مین نے دیدیا - باوجودیکہ مینے اسباب اپنا بالا بالا جدہ روانہ کر دیا تھا اسپر بھی دو ٹرنک (پیٹی) کا مبلغ عہ روپیہ علاوہ مطوف صاحب نے لیا -

۲۷ - ذیحجہ - چہار شنبہ کو سید حسین مطوف نے مجھسے کہا کہ مین تمہارے ساتھ ینبع اور مدینہ جاؤنگا مینے بہت انکار کیا ۔ شقدف پر کمبل منڈھوایا رات کو کھانے کی چیزین (زاد راہ) تیار کرائی گئیں اور صبح کو جمال کیلئے روٹی اور کھجورین خرید لی گئیں .

طواف الوداع

۲۸ - ذیحجہ پنجشنبہ - بدبختی و حسرت کا دن - مین حسب المعمول صبح کی نماز شافعی امام کے پیچھے غلس (اندھیرے) مین پڑھکر آفتاب نکلنے کے بعد طواف الوداع (جسکو طواف آخر العہد بالبیت اور طواف الرخصۃ بھی کہتے ہین) کر کے دو رکعت نماز طواف کی مقام ابراہیم علیہ السلام مین پڑھکر ملتزم (ما بین باب کعبہ و حجر اسود) کے پاس دیوار سے چمٹ کر سینہ و شکم و منہ رکھکر ہاتھ پھیلا کر دیر تک دعا کر کے باب الوداع سے بید ھڑخ باہر آیا ۔ اے وائے محرومی دیدار دگر ہیچ + کچھ دن چڑھتے رخصتانہ کی چار گنی سید جعفر کے نذر کر گئے یہ کہکر کہ آپ لوگون نے ہمارے ساتھ اچھا سلوک نہین کیا اونٹ پر سوار ہوا اور وہان سے چلا -

جِدّہ بکسر الجار المہملہ - چار بجے دن کے بعد جب قافلہ جدہ سے بحیرہ کی طرف بڑھا تو چند ترکی سپاہیون نے وہان جانے سے روک کر جدہ مین ٹھیرایا - یہان ایک قلعہ (دگر بڑا) اور اسکے باہر چالیس خچرین اور تین گھوڑے خوب فربہ اور تھوڑی سپاہ کے سوا نہ کوئی شے نہ کسی طرح کی آبادی دیکھی گئی -

ــــــــــــــــ

سلہ بہ اعتبار مکہ سے چلنے کے ورنہ مدینہ جانا تو خوش نصیبی تھی ۱۲ سلہ خدا جانتا ہے مین چھ گنی رخصتانہ دینے کا مشورہ حکیم خدابخش سے کر چکا تھا لیکن دو گنی چونکہ محمد اعظم کے رہا کرانے مین خرچ ہو گئیں اسلئے باقی چار گنی پر اکتفا کی سید عقیل نے اپنے اظہار خوشی کے کسی موقع مین ہم پر منع اور روپیے کے زعم جس ہونے کا ریمارک (ہمارے عقب مین) کیا ہے مین اسکی تردید مین انکے بھائی سید حسین کی شہادت کافی سمجھتا ہون جنہون نے جدہ و ینبع مدینہ طیبہ کی راہون مین ہماری طبیعت اور اخلاق کا پورا اندازہ کیا ہے ۱۲

رات تو سید حسین مطوف نے اپنے خرچ سے روشنی کا انتظام اور نہر کے آب شیرین کا اہتمام کیا مگر مطوف موصوف نے روشنی اور پانی کی قیمت فی کس آٹھ آنہ کے حساب سے سب سے وصول کر لی۔

۲۹ - ذیحجہ - جمعہ - صبح کو قافلہ سرخ پتھروں کے ٹکڑوں (سنگ سماق) کو روندتا ہوا چلا - راہ کی بائین طرف قریب ہی ایک پہاڑ سرخ رنگ کا دیکھا معلوم ہوا کہ لوگ کھرل کیلئے سنگ سماق اسی پہاڑ سے ہندوستان کو لیجاتے ہین +

جدہ - کچھ دن چڑھے بحیرہ کے چند روزہ بازار (جو آداس ہو رہا تھا) گزرتا ہوا مغرب کے قریب جدہ پہنچا - مین وہان ایک مکان (بالاخانہ) فی کس فی یوم ۲ر کرایہ پر لیکر ٹھیرا -

نبی بوٹی - اثنائے راہ مین نبی بوٹی کے چھوٹے چھوٹے پیڑون سے مین نے کچھ پتیان اور پھل کھایا جس کا مزہ ہرے چنون کا سا تھا مین نے اس بوٹی کو مدینہ طیبہ کے بازارون مین قیمتاً فروخت ہوتے دیکھا۔

ینبع کا ٹکٹ

۳۰ - ذیحجہ - شنبہ از روے جنتری - چونکہ جاز کے ٹکٹ دینے والے نے کہا کہ ہمارے مصری خدیوی جہاز فیوم[1] نام مین فرسٹ کلاس اور چھتری کرایہ کے لئے نہین ہے اسلئے ہمنے سکن کلاس کا فی کس ۱۲ر اور بچہ کا نصف اور نوکر کا فی ۱۲ر ٹکٹ جدہ سے ینبع کا خرید کیا۔

غلون کا نرخ - حجاج کی کثرت سے چاول فی کیل (۴۔ ماشہ) ۱۲ر دُنبے کا گوشت فی اوگا (۱۔ ۵ مار) چختہ ۱۴ر گھی فی دگا ۶ر خرید کیا - مگر مکہ کی طرح یہان سب قسم کی ترکاریان اور فواکہ (انار - کولا) نہ تھے۔

امانت اسباب - مین نے ضروری اسباب کو ساتھ لیجانے کے ارادہ سے علیحدہ رکھکر باقی چیزون کو جو از قسم نقود و زیورات و کپڑے و اشیائے خرید کردہ مکہ تھین بذریعہ نئے رفیق[2] جناب منشی محمد اسمعیل صاحب ساکن نگرانوان کے بی بی زینب اخت عبدالرحیم بخش وکیل (ایجنٹ) مطوف کے یہان حافظ حقیقی پر توکل کر کے امانت رکھدیا سوائے منی بیگ کے جسمین گنیان روپے - ریزگیان - نوٹ تھے - اور محض معمولی کرچ کے بیگ کے سوا (جسمین پارچہ پوشیدنی تھے) کوئی ٹرنک[3] یا بکس ساتھ نہ لیا۔

جدہ کا پانی - ہمارے خادم نے جدہ کے[4] نونا دکھاری پانی مین سہواً جو کھانا پکایا اُسکو آدمی تو کیونکر کھاتا کتے دُنبے اور گائے نے بھی اُسے سونگھ کر چھوڑ دیا۔

منشی صاحب ممدوح نے اپنی چیزون کے ماوراے اپنے خسر شیخ ظہور الدین عرف بھکھاری ساکن موضع مھوئی پرگنہ بہار

---

[1] بفتح الفاء و تشدید الیاء المثناۃ التحتانیۃ ۱۲ [2] ٹرنک - بکس - پیٹی کو جالان تری نگاہون سے تاکتے ہین ۱۲ [3] یعنی ساتھی ۱۲

[4] اگرچہ مین نے اس پانی کو فیلٹر صراحی مین صاف کیا مگر شوریت مین کچھ بھی کمی نہین ہوئی ۱۲ [5] جدہ کا گیلن ۴۔ مار کا ہے۔

ضلع پٹنہ کو بھی جو بعوارض شتی مبتلا تھے بی بی موصوفہ کے تحت نگرانی چھوڑ دیا +

یکم محرم ۱۳۲۴ھ روز یکشنبہ - نو بجے صبح کو ایک روپیہ کرایہ گدھا کا دیکر اسپر اسباب کو لادکر سمندر کے کنارے پہنچا - بحری (ملاح) نے اسباب کو مفت ہوڑی (کشتی) پر رکھا جب ہم لوگ سوار ہوکر تھوڑی دور سمندر میں پہنچے ایک شخص نے ہماری کشتی پر بھی آکر فی کس عہ کشتی کا کرایہ جابرانہ طور پر اُمرا غربا مساکین سے وصول کر لیا +

چونکہ وہ وقت بھاٹا کا تھا اکثر مواقع پر کشتی پتھروں سے اٹک جاتی تھی اسلیے کشتی بہت توقف کے ساتھ جہاز کے قریب پہنچی - ازانجاکہ جہاز پر بھی مال تجارت کے علاوہ بہتیرے شقدف[1] حجاج کے چڑھائے جارہے تھے - بدیں سبب ہم لوگوں کو بوقت نماز ظہر جہاز پر چڑھنے کی نوبت آئی - میں نے شقدف کا ساتھ لیجانا فضول سمجھا مگر سلم اسٹیری اسلیے ساتھ لیتا گیا کہ شاید ینبع میں بروقت دستیاب نہو +

سکن کلاس میں مجکو ڈھائی شیٹ (بنچ) کا کمرہ ملا - ہر ایک پر گدے اور متعدد تکیے کے سوا ایک طشت وضو کرنے مونھ ہاتھ دھونے کیلیے تھا جسکا پانی پائپ (نل) کے ذریعہ سے نیچے سمندر میں گرتا تھا +

بعد تین بجے وہاں سے جہاز نے لنگر اٹھایا - نیل مصری کا آب شیریں جہاز والے نے سب کو دیا - شام کو ایک موم بتی بہت گداز کمرے میں جلانے کو مجھے دے گیا - تمام رات جہاز تیز رفتاری کے ساتھ چلتا رہا +

دو شیخ البدو (افسر جمال) سے جو جہاز پر سوار تھے - ینبع سے مدینہ جانیکے لیے اونٹ کے کرایہ کا تذکرہ ہوا دونوں نے ینبع پہنچکر اونٹ مع شقدف دینے کا وعدہ کیا +

ینبع البحر

۲ - محرم دوشنبہ - علی الصباح میں نے جہاز کے باورچی کو اپنے چاول دال دیکر آٹھ آنہ اُجرت پر کھچڑی تیار کرائی جو دن کو کھانے کے کام آئی - سید حسین مطوف نے یہ کہکر مجھسے معافی مانگی کہ محمد اعظم کو قید کرانیکے معاملہ میں مجکو سروکار نہ تھا[2] +

بعد ۱۲ بجے دن کے تخمیناً اکیس گھنٹہ میں جہاز ینبع کے ساحل سے بہت ہی نزدیک پہنچکر لنگر انداز ہوا - ایک طرف سے معاً سیکڑوں مسلمان ملاح کُرتے تہبند پوش گورے عربی زبان جہاز پر آکر بلا گفت وشنود زبردستی سب کا اسباب اُٹھانا شروع کر دیا - میں نے انکو اس حرکت سے باز رکھکر کہا کہ جبتک کشتی کا کرایہ مقرر نہو گا اسباب اپنا لیجانے نہ دینگے - اُنھوں نے بعد رد و کد کے فی کس مع اسباب عہ کرایہ کشتی منظور کرا کے صاف لفظوں میں اپنی رضامندی ظاہر کی[3] +

ﮫ۱ بعض لوگ شقدف کو بھی جہاز پر ینبع لیجاتے ہیں حالانکہ وہاں شقدف شبری تخت رواں سب بکثرت ملتے ہیں ۱۲ ﮫ۲ مجکو ابتدا میں یہ شک ہوا تھا کہ محمد اعظم کو مطوفوں کے سوا اور کسی نے مخلص سمجھ لیا ہے مگر جب کہ محمد اعظم کے کہنے پر میں نے جبار نامی ملازم شریف صاحب سے دریافت کیا تب اُسنے کہا کہ بحکم شریف صاحب کے نشاندہی پر سید عقیل و سید جعفر کے بیٹے محمد اعظم کو گرفتار کر دیا تھا ۱۲ ﮫ۳ یعنی بلا تنقیح کرایہ ۱۲

دوسری طرف جہاز کے لنگر گرنیکے ساتھ بہتیرے چھوکرے غوطہ زن ڈونگیوں پر سوار جہاز کے قریب آکر حجاج سے طالب فلوس ہوگئے اور اپنی غوطہ خوری کا حیرت انگیز عجیب تماشا دکھلایا کہ جہاز پر سے جس نے جو اتنی دواتی پیسے اُنکی ڈونگیوں کے قریب سمندر میں ڈالا اُن لوگوں نے اُسکو فوراً غوطہ لگاکر نکالا - اور دکھا دیا ایک پیسہ بھی ضائع ہونے نہ دیا ۔

جب ہم لوگ مع اسباب کشتی پر سوار ہوگئے - پہلے ملاح نے کشتی کو درمیان میں لاکر فی کس ۸ دینے پر ایسا مجبور کیا کہ آخر دینا پڑا - پھر ایک ملازم سلطانی دو تین سپاہیوں کے ساتھ کشتی پر پہنچا - اُس نے ہم لوگوں کی کشتیوں کو ٹہیرا کر سب کو شمار کر کے لکھا اور بلا لحاظ امیر غریب مسکین کے ہر شخص سے ۸ حق حکومت (محصول) وصول کر لیا - مگر دوات قلم ہوتے ہوئے وصولی کا ایک پرزہ بھی نہ دیا جو قانون عقل کے بالکل خلاف ہے ۔

ازاں بعد کشتی ایک مکان سلطانی کے نیچے لائی - اور اُسکے پختہ زینے سے ملا دی جسپر پاؤں رکھکر اندر مکان مذکور کے جانے میں آسانی ہوئی - وہاں بھی فی کس ۶ حق حکومت دیکر جب باہر آیا - دیکھا کہ کشتی کو دوسری طرف لاکر اسباب کو غیر نظام طور سے لب ساحل سڑک پر تودہ اور انبار کر دیا ہے ۔

منشی وحید الدین خان صاحب مختار و ساکن ڈیویژن اورنگ آباد ضلع گیا - جنکو اب کے پانچواں حج تھا وہ اس تذکرہ (رسید) کو جو جدہ کے باب داخلی میں ۸ پہلا محصول ادا کرنے کا ملا تھا دکھا کر ۶ سے بری ہو گئے - ہم لوگ بسبب ناواقفیت کے تذکرہ مذکور کو ساتھ نہیں لایا تھا - اور جس نے لایا بھی تھا تو بروقت اسباب کو کھولکر نکالنا اُسکا دشوار تھا اس لیئے ہم لوگ ۶ سے بری نہ ہوئے ۔

میں وہاں سے اندر شہر کے جاکر ایک مکان (بالاخانہ) فی کس فی یوم ۲ پر ٹہیرا کر مقیم ہوا اور اسباب کو مزدور سے منگوا لیا - ہمارے رفقا نے یہ سنکر کہ جس نے اُسوقت تذکرہ نہیں دکھلایا تھا اُسکو اب دکھلانے سے ۶ واپس ملتے ہیں اپنا تذکرہ (رسید) ۶ واپس لاکر دینے کی امید سے معطوف صاحب کے حوالہ کیا - دوسرے دن معطوف صاحب نے کہا کہ بروقت نہ دکھلانے کی وجہ سے حکومت نے ۶ واپس نہیں دیئے - مگر معطوف صاحب نے بھی تذکرہ لوگوں کو واپس نہ کیا ۔

معلوم ہوا کہ پانچہزار اونٹ کا قافلہ یہاں سے کل مدینہ منورہ جا چکا - اِسکے سُننے سے بہت افسوس ہوا ۔

۲۳ محرم سہ شنبہ کو معلوم ہوا کہ آج بھی قافلہ مدینہ طیبہ جاتا ہے اور منشی وحید الدین خان صاحب معہ صوف بھی کفایت کرایہ پر اونٹ مقرر کر کے مدینہ منورہ جاتے ہیں مگر پھر معلوم ہوا کہ معطوف صاحب نے خان صاحب کو ...

معلوم ہوا کہ عدن میں بھی غوطہ زن لڑکے ڈونگیوں پر آتے تھے مگر جب سے ایک لڑکے کا غوطہ لگانیکے بعد پتہ نہ ملا تب سے وہاں کے حکام نے لڑکوں کے اس تماشہ کو موقوف کر دیا اب اگر کوئی خلاف ورزی کرتا ہے تو اُس سے پچاس روپے جرمانہ وصول کر لیا جاتا ہے ۱۳۳۱ھ میں نے اپنی رسید جدہ میں چھوڑ

کہکر وکدیا کہ اس قافلہ کے سب جمال بدمعاش ہین اگر کوئی امر نقصان رسان وقوع مین آویگا تو اسکے ہم ذمہ دار نہین - اور یہ بھی کہا کہ مین نے مبارک نامی اپنے افسر جمال کو طلب کیا ہی اسکے آجانے پر تم لوگون کو مدینہ روانہ کردونگا - مین مطوف صاحب کے خوف دلانیسے متامل نہوا مگر انکی معافی چاہنے کا البتہ پورا اثر ہمارے دلپر ہوچکا تھا - اس لئے مین نے کوشش کا پہلو چھوڑکر اس خیال کو اٹھادیا جو افسر جمال نے مدینہ جانیکے لئے اونٹ کا کرایہ دینے کا جہاز پر وعدہ کیا تھا -

۴ محرم - چہارشنبہ مطوف صاحب نے مشہور کیا کہ سلطانی رستہ کو چھوڑکر یہان کے آنیوالون کی یہ حرکت شریف صاحب مکہ پر بہت گران گزری ہی اسلئے انہون نے یہان کے شریف صاحب کے پاس آدمی اس امر کی تاکید کرنیکو بھیجا ہی کہ یہان سے مدینہ منورہ کا کرایہ سلطانی راہ کے جانے والونسے کم مقرر نہ کیا جائے - واللہ اعلم - ۴ محرم کو جو خط یہان سے ڈاک مین روانہ کیا تھا اسکی مہر سے ظاہر ہوا کہ وہ اٹھائیس دنون مین وہان پہنچا تھا -

۵ محرم روز پنجشنبہ - جب لوگون نے مطوف صاحب پر مدینہ روانہ کرنیکا بہت تقاضا کیا تب انہون نے صاف کہا کہ جو اونٹ ہمارے مقوم (افسر جمال) کے قافلہ لیکر سلطانی راہ سے مدینہ گئے ہوئے ہین جب تک وہ پلٹ نہ آئینگے تم لوگون کو اونٹ کے واپس آنے تک مدینہ بھیجنے سے معذور و مجبور ہون - ہم لوگون نے قبل سے ویسے ہی گمان کیا تہا جو وقوع مین آیا - مگر کیا کرتا تھا - مردہ بدست زندہ کی کیفیت ہورہی تھی -

۶ تا ۹ - محرم - روشنبہ کا کوئی واقعہ جدید نہین - مگر مین طوفان کے مکہ سے تبوقف کثیر رخصت کرنے پر خون جگر پیتا تھا - اور مکہ سے آنے اور مدینہ نہ پہنچنے پر بہت حسرت و افسوس کرتا تھا سے یہ کہکر مرگئی بلبل قفس مین + نہ ہو بندہ کسی بندہ کے بس مین +

ینبع کی وجہ تسمیہ

یہ بندر خلیج بحر احمر کے شمال مشرق کے کنارے پر آباد ہے - چونکہ یہان کثرت سے چشمے جاری تھے اسلیے ینبع کے نام سے مشہور ہوا - یہ بھی قدیم ساحل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بھی موجود تہا یہان چار ہزار آدمیون کی آبادی ہی بہت سخت سفید مٹی کنکر کی طرح کے اینٹین تراش کر مکانات عرب کی وضع پر تین چار منزلے بنائے ہین تین مسجدین بہت بڑی ہین - قبلہ دکھن سمت ہی شیخ سعد نامی شافعی مذہب بازار کی مسجد کے امام اور شہر کے قاضی اور اس ضلع کے رجسٹرار ہین - وثائق اسٹمپ سلطانی پر لکھے جاتے ہین اور اسپر رجسٹری ہوتی ہے قہوہ خانہ لب سمندر مواقع ہی مدینہ جانیوالون کی کثرت نے اسے اچھا گلزار بنا رکھا ہے +

یہان ڈاکخانہ ۱۳۱۳ھ مین قائم ہوا ہی ڈاکخانہ کی مہر مین بخط عرب (ینبع البحر) - اور انگریزی مین (YNBO) کہدا ہوا ہی - لفافہ ٹکٹ پوسٹکارڈ سلطانی جاری ہے یہان اگبوٹ عموماً چوتھے دن سویز پہنچتا ہے ہمارے قیام کے

لہ وہ صبح کی نماز غلس مین ایسے وقت پڑہا کرتے تھے کہ ہمارے ہندوستانی لوگون کو رات کا غلط سبہہ ہوا کرتا تھا -

زمانہ مین نئے شریف عبد اللہ نامی یہان سے مدینے تک تار لگانیکو آئے ہوئے تھے پانی شیرین ایک مشکیزہ دیا پانچ شیرا پہنچے کے وقت ۳ ر ۴ ر کو اور بعد واپسی مدینہ کے ۵ ر ۶ ر کو قیمتاً ملتا تھا۔ اور کامون مین سمندر کا پانی خرچ کرنا ہوتا تھا بدین سبب مین سمندر مین غسل کرتا اور تیرتا بھی تھا۔ مرغیان فی ایک روپیہ انڈے ۲ ر کے تین۔ تربوز اوسطاً مگر شیرین فی ۴ ر ۵ ر کو لا ۲ ر کے تین چار۔ سیب ۶ ر کے چند عدد۔ بیر فی رطل ایک ہلالہ۔ اونٹ کا گوشت فی اوگا ۱۴ ر دنبے کا گوشت فی اوگا ۱۲ ر اور آٹا چاول دال۔ گھی۔ آلو۔ بھنڈی۔ سبز مرچ۔ سبز پودینہ۔ روٹیان۔ کھجورین ملتی تھین۔ استنبولی قالینین۔ اور طرح طرح کی چھینٹ اور کپڑون سے دکانین معمور تھین۔ دریائی چیزین مین۔ اسفنج نج مرجان سیپ۔ بڑی کوڑیان۔ بڑے گھونگھے۔ اور سنکھ وغیرہ ارزان ملتے ہین۔ یہان انواع و اقسام کی مچھلیان ہوتی ہین جنکو مولوی حبیب احمد صاحب بنارسی نے ایک دن شمار کیا تو پچیس قسم اور رنگ کی پائی گئین روزانہ صبحکو بہتیری مچھلیان سمندر سے شکار ہوکر آتی ہین۔ سلطانی ملازم انکو نیلام کرتا ہے اور عُشر بھی لیتا ہے بعض قسم تین سیر چار سیر ۸ ر ۹ ر مین خریدی تھی۔ گنی ۵ر مین چلتی تھی۔ اور ایک روپیہ کے ۲۸ ہلالہ ملتے تھے دودھ اور دہی کا یہان وجود نہین مگر جدہ سے جب جہاز آتا ہے وہان سے لوگ چھاچھ فروخت کرنے کو لاتے ہین۔ تسبیح۔ سرمہ۔ زمزم مسواک بھی بکثرت فروخت ہوتی تھین۔ یہان کا ایک ٹولہ سمندر کے جنوب کنارہ پر آباد ہے یہان سے تھوڑے مکانات اور کھجورون کے جھنڈ دکھائی دیتے ہین مارچ (چیت) کا مہینہ تھا مگر ٹھنڈی ہوا جو نکیلی چلنے کے باعث دنکو بھی رلائی اوڑھنے کی نوبت تھی۔ اگرچہ صفائی کا انتظام بہتر ہے تاہم مکھیون کی کثرت سے لوگون کا دم گھبراتا ہے۔

۱۰ محرم سہ شنبہ عشرہ کا دن۔ آج بیت اللہ کی حاضری کو خیال کر کے دل تڑپکر رہگیا۔ ہ ہ نہ مدینے گئے نہ حرم مین رہے نہ ادہر کے رہے نہ اودہر کے رہے ہ گئے دونون جگہ کے کام سے ہم نہ ادہر کے رہے نہ اودہر کے رہے ÷ یہان عزاداری وغیرہ کا نام یا نشان اور کسی بدعات کا کچھ اثر پایا نہین گیا۔ الحمد للہ کہ تمام بلاد اسلامیہ محروسہ سلطانیہ ان بدعات سے اب تک پاک ہین ÷

۱۱ محرم چہار شنبہ۔ بور کمپنی کے جہازون کا ایجنٹ واپسی بمبئی کا ٹکٹ ۵۲ بکفایت فروخت کرنے کو یہان آیا اور جہاز کو لوگون کے مدینہ واپس آنے تک ٹھیرانے کا وعدہ کیا۔ مگر میرا مدینہ منورہ مین اپنی خواہش کے مطابق آزادانہ طور پر رہنے کا ارادہ تھا اسلئے قبل سے ٹکٹ جہاز کا لیکر اپنے کو پابند کرنا منظور و پسند نہ کیا۔

۱۲ محرم پنجشنبہ کو افسر جمال مبارک نامی کا بھائی اور مطوف صاحب کا دوست سلیمان نامی آیا اور دونون متفق ہوکر مرجع (آمد و رفت) مدینہ کا کرایہ فی شتر مع شقدف نعہ۹ اور فی اونٹ مع خبری کے ۸۵ اور عشم

۱؎ کولا کاغذ مین لپٹا ہوا بکس کے اندر مصر سے آتا ہے ۲ ر ۵۲ ستق کا عس ۱۳ روپیہ کو ۱۲

زبار برداری کے اونٹ کا ۱۱ مجیدی مہر مقرر کیا۔ حالانکہ رفیقی و محبی مولوی حبیب احمد صاحب بنارسی نے
آمد و رفت کا کرایہ فی اونٹ مع شقدف ۵ مہر بذریعہ حسن صائغ مصری اور دوسرے لوگوں نے اسباب مدینے لیجانے
والے اونٹ کا ۱۱ مہر کرایہ مقرر کیا تھا ✦

اگرچہ مطوف صاحب نے ہر ایک اونٹ کے کرایہ میں سے ایک ایک گنی حجاج کے ذمہ رکھکر جمالوں کو دلا کر سلیمان سے ایک
معاہدہ دستخطی و مہری اس شرط کے ساتھ لکھایا کہ پندرہ روز اقامت مدینہ کی صورت میں جمالان باقی ایک ایک گنی
کرایہ پانیکے مستحق ہونگے ورنہ نہیں ✦

لیکن میں نے دو ہفتہ سے زیادہ مدینہ طیبہ میں رہنے کے ارادہ سے خرطہ (یکطرفہ) یعنی صرف مدینہ منورہ پہنچنے کا فی
اونٹ مع شقدف ۵ مہر علاوہ چار روپیہ اپنی بچی کا اور فی اونٹ مع شبری کے ۳ روپیہ بحکم مطوف صاحب مقرر کیا
حالانکہ بوہروں نے جو بمبئی سے جہاز میں ہمارے ساتھ آئے تھے یکطرفہ کرایہ ایک ایک اونٹ کا مع شقدف کے پچپن پچپن
روپے مقرر کیے تھے ✦

۱۳ - محرم - جمعہ - دسویں محرم صبح کا مدینہ سے چلا ہوا قافلہ تین رات دن میں منزل طے کر کے آج نماز صبح کے وقت
خیریت کے ساتھ یہاں پہنچا - اس سے میں قیاس کرتا ہوں کہ اس طرح کی رفتار سے حقیقتاً ینبع سے مدینہ منورہ تین ہی شبانہ
یوم کی راہ ہے ✦

میں نے دونکو شقدف کے اوپر کھجور کی چٹائیاں منڈھوکر مزید احتیاط کی نظر سے کمل بھی منڈھوا لیا - غلہ وغیرہ ضروری
چیزیں خرید کیں اور شب ہی کو اثنائے راہ میں کھانیکے لیے روٹیاں اور گوشت پکوا لیا - اور آٹے کی کھجوریں تیار کرائیں ✦

۱۴ - محرم شنبہ - اگرچہ **راقم اثم** عفی عنہ مدینہ منورہ میں ساتھ لیجانے کی ضروری چیزوں کو **ہدایۃ الحجاج**
میں جو اثنائے تالیف میں اس سفرنامہ کے طبع ہوکر شائع ہوا ہے لکھ چکا ہے تاہم مختصر طور پر یہ ہے کہ میں نے دو بوروں
میں غلہ اور مصالحہ اور ظروف کھانے پکانے کے اور پاخانے کی روئی (خیمہ) کو شبری کے نیچے رکھا اور ایک کرمچ کے
بیگ میں پوشاکی کپڑے اور پکی ہوئی کھانے کی چیزیں اور تھوڑے سے بسکٹ اور قدرے بھنے ہوئے چنے اور بدوؤں
(جمالوں) کے ناشتے کیواسطے تھوڑی سی روٹیاں اور کھجوریں خرید کر اور ایک چمڑے کی صراحی اور دوسری مٹی کی صراحی میں
آب شیریں اور پانی پینے کے لیے ایک چھوٹی بدھنی شقدف کے اندر اور ایک بڑی مشک میں آب شیریں اور سیڑھی کو

ف۱ اگرچہ اپنا شقدف اور شبری کے پہچانے کر اُس پر کوئی نشان کر دینے سے رستہ میں وہ نشان باقی نہیں رہتا مگر تاہم ایسا نشان کر دینا اولیٰ ہے جس کا
باقی رہنا ممکن سمجھا جاتا ہے ۱۲ ف۲ آٹا دال چاول جو ایک ہفتہ کی خوراک کو کافی ہو ۱۲ ف۳ چھوٹی بدھنی ٹونٹی دار اسلئے ضرور ہے کہ شقدف پر اونٹ کی
موقت سے گلاس میں پانی پینا غیر ممکن ہے ۱۲ ف۴ جو پانی کہ شقدف کے اندر رکھا جاتا ہے جمالان اُس میں سے بھی پینے کی کوشش کرتے ہیں اس لیے
کوئی بدوان سے بچانے کا بہت خیال رکھنا چاہیے ۱۲ ف۵ اگرچہ جو پانی مشکوں میں شقدف کے پیچھے رکھا جاتا ہے اُسکو اپنے اور دوسروں کے جمال پی جاتے

پیچھے شقدف کے رکھا اور تھوڑا حلوا اور انڈے مرغ کے اور گھی اور لالٹین مع چرب کی بتی کے اور دیا سلائی اور کھنتی کلہاڑی اور بالٹی مع ڈوری وغیرہ شبری پر رکھوایا +

ینبع سے مدینہ منورہ کی روانگی اور شد رحال الی المسجد النبوی

بعد نماز ظہر کے قرآن پاک و جائے نماز - مسواک - بچھونا - تکیہ - شقدف پر رکھکر چرمی منی بیگ کو جس میں روپے ریزگیاں گنیاں - نوٹ تھے - چھپاکر برقع کے اندر عورتوں کے گلے میں لٹکاکر اونٹ پر سوار ہوا اور اندر شہر سے تبریزکے لیے باہر چلا - شہر پناہ کے پہاٹک پر شقدف والے اونٹ کا فی شتر ۸ اور شبری والے کا ۴ر بنام رسم حق الحکومۃ والحفاظۃ حجاج سے لیا گیا - پہاٹک سے قدم باہر رکھتے ہی بے سان وگمان زوروں سے باران رحمت برسا - وہاں سے دو تین سو قدم کے فاصلے پر شہر پناہ کی دیوار کے متصل قیام ہوا +

اصطلاحات بدو جمالونے اونٹوں کو ٹہیراکر پہلے سلم سلم یعنی سیڑہی لاؤ - بعدہ انزل انزل یعنی اترو اترو زان بعدہ اربع اربع یعنے چار آدمی آؤ - شقدف کو اونٹ پر سے اتارو - کہکر شور مچایا +

میں نے اونٹ سے اترنیکے ساتھ سب سے پہلے پائخانہ کی ٹٹی کو نصب کرایا - شب کو کھچڑی پکوائی - اگرچہ جمالوں کی خوراک اونٹ کے کرایہ میں مطوف صاحب نے ضم کردی تھی مگر اپنی عافیت و حفاظت کی امید سے بہت کھچڑی میں بہت سمن (گھی)[۱] ڈالکر پہلے جمالوں کو کھلاکر میں نے کھائی - اور اسیطرح ہر منزل پر میں نے طریق مذکورہ بالا کو ملحوظ اور جاری رکھا - اگرچہ ہوا سرد و تیز تند چل رہی تھی مگر شکر خدا کہ شقدف پر رات مع الخیر والعافیت بسر ہوئی +

منشی مولوی حبیب احمد صاحب موصوف کو حسن صائغ نے تکلیف کے خیال سے شب کو باہر شہر سے ہم لوگوں کی طرح قیام نہیں کرنے دیا - وہ صبح کو ہم سے جدا اپنے ڈیرہ سے دوسرے قافلے میں روانہ ہوئے +

۱۵ - محرم - یکشنبہ - پہلی منزل میں پانی (میٹھا یا کھاری) نہ ملنے کا حال مجکو معلوم تھا - اسلیئے پانی یہاں سے لیجانے کا اہتمام بلیغ کیا - نو بجے دن کے قبل پہلے جمالوں نے حیا حیا (ابھی چلو) پھر اربع اربع (چار آدمی آؤ شقدف شبری کو اونٹ پر رکھو) کہا - اور اسیوقت وہاں سے قافلہ چلا - میں نے اپنے سواری کے اونٹ کو منشی محمد اسمٰعیل صاحب کے اونٹ کے ساتھ قطار میں ملاکر لیجانے کی کوشش کی اور روزانہ ساتھ ساتھ چلنے کی کوشش کرتا تھا - لیکن جمالان[۲] روزانہ آگے پیچھے کرنیسے باز نہیں آتے تھے - ایک کوس بھی قافلہ نہ چلا ہوگا کہ جمالونے کھانیکے لیئے ہوم ہوم مچائی

[۱] اگر جمال کو گھی دکہلاکر کہچڑی میں نہ ڈالا جائے تو انکی تسکین نہیں ہوتی ۱۲ [۲] جبکہ چند اونٹ کی ضرورت ہو وہ مطوف صاحب کے ذریعہ سے اونٹ ایک ہی جمال کے لینے کی کوشش کرے اگر اجیانا دو یا تین جمالوں کے اونٹ لینے کا اتفاق ہو تو پہلے دن بہت کوشش کے ساتھ اپنے کرایہ کے اونٹونکو ایک ہی قطار میں ترتیب کے ساتھ بند ہواوے کیونکہ اگر پہلے دن ایک اونٹ بھی دوسری قطار میں باندھا جائیگا تو ممکن نہیں کہ جمال کو کچھ دینے پر بھی خلاف اُسکے دوسرے دن اُسکو تمہاری قطار میں باندھے ۱۲

مین نے انہین تھوڑی روٹی اور کھجورین دین - اور جب جب وہ کھانیکو طلب تقاضا کرتے - تھوڑی سی روٹیان اور کھجورین دیدیتا - غربا اور مساکین جنسے پورا کرایہ یا کچھ بھی اُنسے میسر نہین ہوسکتا تھا وہ پیادہ پا شقدفون کے سایہ مین چلے - دو تین کوس کے بعد رستے سے قریب چند کچے کنوئین دیکھے - جنمین سے جمالون نے آب نیرین نکالکر فی مشک ۸ روپیہ کو فروخت کیا - وہان سے آگے کوسون تک کھنئو کی سی چھوٹی مٹی کیطرح (گابز) ڈرے ملے مین نے انہین استنجے کے کلوخ کا مصرف سمجھکر تھوڑے سے رکھ لیے جنھون نے اثنائے راہ مین صابون کا کام دیا - رستہ مین کہین ریگستان کہین بالو کے تودے کسی جگہ چھوٹی چھوٹی پہاڑیان اور سنگستان ملتے گئے - جب دوپہر ہوئی تو کڑی دھوپ کی گرمی نے پیادہ پا چلنے والے فقرا اور مساکین کو بھوک اور پیاس سے بیتاب کر دیا - جس کسی کو اللہ تعالےٰ نے توفیق دی تھی اُس نے بھوکون کو کچھ کھلا کر اور پیاسون کو پانی پلا کر ثواب عظیم حاصل کیا -

جب دوپہر ڈھلی - اکثر غربا و فقرا پا پیادہ چلنے سے تھک کر درماندے ہوئے وہ لوگ روپیہ دو روپیہ اپنا جمالون کو دیکر بار برداری کے اونٹون پر بیٹھ لئے اور جنکو خدا تعالیٰ نے ہمت اور توفیق عطا کی تھی اُنھون نے جمالون کو روپیہ دیکر تھکے ہوئے مساکین کو اونٹون پر چڑھا دیا -

وہ پانی جو بڑی مشک مین شقدف کے نیچے رکھا گیا تھا اُسکو اپنے اونٹون کے جمالونکے سوا اور دن کے جمالون نے بھی نوش کرلیا - اگرچہ مین اسی طرح بڑی مشک مین پانی بھروا کر شقدف کے نیچے روزانہ رکھوا دیتا تھا چونکہ حفاظت اُسکی ممکن نہ تھی اسلئے جمالان تمام اُسے پی کر خالی کر دیا کرتے تھے -

جمع بین الصلاتین کی ضرورت

چونکہ جمالان چند منٹ مغرب کے وقت کے سوا اونٹون کو نماز یا کسی کام کیلئے ہرگز نہین ٹہیرا تے تھے اس لئے نمازون کو قضا کرنے سے جمع بین الصلاتین کو افضل سمجھکر سفر مدینہ طیبہ کی آمد و رفت مین اسیطرح عادت جاری رکھی کہ جب قافلہ تمام دن اور کچھ رات گزرتے تک چلتا تو مین اول وقت عصر کو شقدف سے نیچے اُتر کر بعد استنجا کے وضو کرتا - اور دو دو رکعتین ظہر و عصر کی نمازین فرض پڑھکر پیادہ پا چلتا - غروب آفتاب کے بعد جب اونٹون کو جمالان ٹہیراتے مین تین رکعت مغرب اور دو رکعت عشا کی نمازین فرض اور وتر بھی پڑھا کرتا تھا - اگر ہمارا اونٹ قافلے سے کچھ آگے بڑھ جاتا تو مین تیز رفتاری سے اپنے شقدف کے پاس پہنچکر سوار ہو جاتا - مطوف صاحب کے ساتھ سماور بڑا (چائدان) اور فناجین (پیالیان) سامان چاء کا موجود تھا اسلئے آمد و رفت مدینہ مین عصر و مغرب کے درمیان اُنکے غلام و نوکر چاء تیار کرتے تھے جسکو مین بھی کبھی کبھی نوش کرتا تھا

پہلی منزل

آفتاب ڈوبنے کے بعد قافلہ ایک ریگستان چٹیل میدان مین اُتر پڑا جسکا نام مجکو یاد نہ رہا نہ کسی طرح کی آبادی نہ میٹھا پانی

تھا نہ کھاری - ینبع کا پانی جو کچھ بچ رہا تھا یہان کام آیا وضو وغیرہ مین کسیطرح کا ہرج نہو وللہ الحمد -

٦ محرم ۱۳ ستمبر شنبہ صبح صادق کے وقت جمالون نے حیا حیا (چلو چلو) کہنا شروع کیا - مین نماز صبح کی پڑھکر قافلہ کے ساتھ روانہ ہوا کہین پر کوسون دونون طرف بالو کے تودے بیچ مین راہ کسی جگہ منزلون دوطرفہ چھوٹی چھوٹی پہاڑیان درمیان مین رستے ملتے گئے - بعض مقام مین بدو کھجورین اور چھوٹے چھوٹے تربز فروخت کرنے کو لایا - بعض جگہ بدو کی عورتین کالا برقع پہنے اور منہ پر کالا نقاب ڈالے جسمین دو آنیان چوانیان اٹھنیان بوتامین (بٹن) موقع کے ساتھ ٹکے ہوئے تھے) دو دستی روٹیان فی ایک حلالہ (۰٫) کو بیچنے لائین

دوسری منزل بیر سعید بعد تین بجے دن کا نزد بیر سعید پہنچا اور ایک مسطح پہاڑی پر جو چارون طرف اونچے پہاڑون سے محصور تھی فرود ہوا - مین نے فورًا پایخانہ کی روٹی کھڑی کرائی شقدف شبری کو موقع کے ساتھ رکھوایا - بدؤن نے پانی - لکڑی مشکون مین چھاچھ بیچنے کو لایا - پانی - لکڑی کے علاوہ مین نے ۲ر کا چھاچھ جو آدھ سیر پختہ ہوگا خرید کیا چونکہ اسوقت تشنگی غالب تھی مین نے اُسے نوش کرایا پھر اور ۲ر کا خرید کر شکوکھچڑی کا بدرقہ بنایا - گرچہ یہ مقام حرامیون (چورون) سے بہت مخدوش وخطرناک سنا گیا - لیکن مطوف صاحب کے چوکی پہرا کے انتظام نے مجکو تمام رات عافیت وآرام سے سونے دیا -

۷ محرم ۱۳ شنبہ بعد نماز صبح کے قافلہ نے کوچ کیا - پہلے بہت ہی تنگ رستے ملے جنکا نام نقب الفار تھا پھر کوسون پہاڑون کی چڑہائی ہوئی جو ہندستان کے تاڑ سے زیادہ اونچا تھا - اونٹ ہی کا کام ہے کہ بیچارے بے زبان اسپر چڑھتے اور اُترتے ہین - انھین خوبیون سے انکا تذکرہ کلام مجید مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے -

جس کسی نے کلکتہ اور بمبئی کا سفر کیا ہے اس نے دیکھا ہے کہ تھوڑا تھوڑا اونچا پہاڑون پر ریل مین دو انجن آگے او پیچھے لگانیسے چلا کرتی ہے - اگر یہان ریل ہوتی تو شاید دو دو انجنون کے آگے پیچھے جوڑنے سے بھی بدقت چلتی -

پھر ببول کے درخت اور جھاڑیان ملین - جنکے ساتھ ٹنگاریان (کلہاڑیان) تھین ان لئے لکڑیان ایدھن (جلاون) کے لئے کاٹ کر جمالون کی رضا سے شقدف کے نیچے رکھ لین -[1]

تیسری منزل حمرا پھر بائین جانب پہاڑ سُرخ (سنگ سماق) دکھائی دیا تھوڑی دور چلکر - اوسط ظہر کو قافلہ بمقام حمرا اُتر گیا - حمرا بمعنی سُرخ ہے چونکہ اسکے قریب سُرخ پتھر دن کا پہاڑ ہے اسلئے اس جگہ کا نام حمرا ہے - یہ مقام بہت سرسبز شاداب ہے یہان مختصر سی اچھی آبادی ہے نہر مین نہایت سرد وشیرین پانی بہتا ہے - بہت بیابان نخلستان (کھجورون کا باغ) ہے

[1] مدینہ منورہ کے رستے مین گری پڑی لکڑیان ملتی ہین کوئی نوکر ساتھ ہو تو اُس سے اٹھوالین اور گرسو کھے درخت ملین اور کلہاڑی پاس ہو تو تھوڑی لکڑی اس سے کاٹ کر جمال کی رضامندی سے شقدف کے نیچے رکھین جو منزل پر پہنچکر کھانا پکانے مین کام دیگی ۱۲

اس میں کیلے کے درخت بھی ہیں۔ چونکہ مکہ سے سلطانی راہ یہاں ملکر (جنگشن) ایک رستہ مدینہ کیطرف چلاگیا ہے اسلیے دونوں رستوں (ینبع و سلطانی) کے قافلہ کا فرودگاہ ہونیکے باعث عارضی بازار آراستہ تھا جس میں تنور کی خمیری روٹیاں۔ دُنبے اور اونٹ کا گوشت۔ مچھلیاں تلی ہوئیں۔ مولی۔ پیاز۔ ترکاریاں۔ تربز وغیرہ ضرورت کی چیزیں بکتی تھیں۔ اگرمیں جمالوں کو روٹیاں اور کھجوریں انتظام کے ساتھ نہ دیتا تو رستہ میں خرچ ہو جاتیں۔ اگرچہ اُن میں سے کچھ باقی تھیں تو بھی آگے کیلیے روٹیاں اور کھجوریں خریدلیں +

چوکیدار مطوف صاحب نے اونٹ پیچھے چار آنے کے حساب سے ہم لوگوں سے لیکر ایک شخص یہاں کے باشندہ کو اسلیے دیا کہ یہ رات کو قافلے کی پوری حفاظت کرے گا [illegible] کے بعد قافلہ وہاں سے چلتا ہوا۔ جمالان اُترنے اور چلنے کا وقت مطوف پر بھی ظاہر نہیں کرتے تھے۔ اسلیے حجاج کو بے وقت چلنا اور اُترنا سخت ناگوار اور بہت جبر معلوم ہوتا تھا +

۱۸ محرم ۔ چہارشنبہ کی رات کو وہاں سے قافلہ چلا صبح کو داہنے ہاتھ دامن پہاڑ میں ایک قبہ دکھائی دیا معلوم ہوا کہ اسمیں قبر شیخ عبدالرحیم برعی عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے چونکہ رستہ سے کچھ فاصلہ پر تھا بدیں سبب میں نے اونٹ پر سے اُترکر فاتحہ خوانی کے واسطے وہاں جانا تکلیف مالایطاق تصور کیا +

چوتھی منزل بیرعباس

اول ظہر کو قافلہ بیرعباس میں ٹھہر گیا۔ اکثر جمالوں کے مکانات اُسکے قریب تھے وہ لوگ فوراً اپنے گھروں کو چلے گئے یہ ایک بڑا وسیع میدان ریگستان ہے۔ وہاں سے ایک میل کے فاصلہ پر بدوؤں کے چند جھونپڑے ہیں۔ اِن لوگوں نے آب شیریں جمع کر رکھا تھا۔ اُسکو چھوٹی مشکوں میں ۲ ر اور بڑی میں ۳ ر کو ہمنے خرید کیا۔ مگر بدوؤں نے سوکھی لکڑیوں اور روغن بلسان کے سوا اور کوئی شئے فروخت کرنے کو نہ لائے +

قلعہ یہاں اور دیگر مقامات میں ٹوٹے پھوٹے مسمار منہدم قلعے پتھروں کے دیکھے گئے۔ لوگوں نے کہا کہ مدینہ منورہ کی راہوں میں حفاظت کی نظر سے سلاطین ماسبق[a] نے جابجا قلعے تعمیر کرائے تھے۔ اِن میں افسر اور سپاہی تعینات رہتے تھے۔ مگر سلطان عبدالمجید خاں مرحوم نے بدوؤں کا سالانہ وظیفہ مقرر کرکے راہوں کی حفاظت اُنکے ذمہ کردی اور افسر اور سپاہیوں کا رہنا بے ضرورت سمجھکر قلعوں کو پست و منہدم کرا دیا جب اُسی وظیفہ کے ملنے میں منجانب سلطان توقف ہوتا ہے تو وظیفہ خوار بدو شور و شغب کرتے ہیں جسکے جھٹکے میں کبھی حجاج بھی پڑجاتے ہیں۔ واللہ اعلم قلعے کے باہر اُسی زمانہ کی کسی افسر کی پختہ قبر اور گورِ غریباں ہے۔ اُنپر میں نے فاتحہ پڑھا +

[a] یا اُن کے اقبل یا مابعد کے بادشاہ ۱۲

صلاح خیر مطوف صاحب نے بھی خوا ہانہ طور پر کہا کہ جس چال سے جمالان منزل کرتے ہوئے جاتے ہیں۔ ممکن نہیں کہ کل پنجشنبہ کو شام تک قافلہ مدینہ پہنچ سکے اور جمعہ کی نماز تم لوگوں کو نصیب ہو مگر ایک ایک مجیدی (عہ) جمالونکو دینے سے یقین ہے کہ کل ہی ضرور مدینہ پہنچا دینگے۔ مینے اور منشی محمد اسمٰعیل صاحب نے بسر و چشم قبول کیا لیکن اور لوگوں نے باوصف صاحب ثروت اور ذی مقدور ہونیکے انکار کیا۔

افسوس اگر منکرین کو فرمودہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی کچھ بھی قدر و منزلت دل میں ہوتی تو وہ انکار کرنا ہرگز مناسب نہ سمجھتے وہ یہ ہے کہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سوائے مسجد حرام کے ہماری مسجد میں نماز افضل ہے ہزار نماز سے اور مسجد میں۔ سوائے مسجد حرام کے جمعہ کی نماز اس مسجد میں ہماری بہتر ہے ہزار جمعہ سے اور مسجد میں۔ رواہ البیہقی۔ جسکو مسجد مدینہ طیبہ کی نماز کی اور افضلیت معلوم کرنا منظور ہو تحفۃ الحجاج کو مطالعہ کرے۔ شام کو جمالان اپنے مکانات سے واپس آئے اور آدھی رات کو قافلہ اٹھا۔

۱۹ محرم پنجشنبہ۔ صبحکو قافلے نے سلطانی راہ کو چھوڑ دیا۔ دوپہر ڈھلتے ہوئے ایک سنگلاخ میں جو بیر درخت کے سوا اور کوئی مقام تھا ٹہیرا۔ یہاں لوگوں کو آب شیریں کی جو پہاڑ کے درہ میں جمع تھا اور ببول کی سوکھی لکڑی جو مفت ملی البتہ عافیت ہوئی۔

(پانچویں منزل)

حسرت جمالوں نے یہاں سے مغرب کے بعد چلنے کا قصد کیا۔ مگر جن لوگوں نے ایک ایک مجیدی دینے سے انکار کیا تھا وہ اندھیری رات میں چلنے سے خوف زدہ ہو کر راضی نہوئے۔ دوسرے قافلے جس میں محمد اعظم کی وغیرہ اور تیسرے قافلے میں جس میں مولوی حبیب احمد صاحب بنارسی وغیرہ تھے۔ وہاں سے غروب آفتاب کے بعد روانہ ہوئے۔ اور خیریت کے ساتھ جمعہ کی نماز سے پہلے مدینہ پاک میں پہنچے۔

افسوس اگر خائفین اب بھی مدینہ طیبہ کی نماز کی فضیلت کو سمجھکر اُن قافلے کی تقلید کرتے تو بھی ہم لوگوں کو مدینہ منورہ کے جمعہ کی نماز ملجانے کا قرینہ قوی بلکہ یقین کامل تھا۔ **بیت** اُلٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے ٭ دے آدمی کو موت پہ یہ بد ادا نہ دے ٭ بیسویں تاریخ کی رات تھی جب چاندنی نے کھیت کی جمالان نے قافلہ کو اُٹھایا۔ لیکن پہلے سے بھی آہستہ چالوں میں اونٹوں کو لے جانا شروع کیا۔

مدینہ طیبہ اور خوش نصیبی کا دن

۲۰ محرم۔ جمعہ۔ صبحکو جمالان نے ہم لوگوں کو شقدف سے اُتار کر ایک اونچے پہاڑ پر چڑھ کر دکھایا کہ یہاں سے

مدینہ منورہ دکھائی پڑتا ہے۔
نو بجے دن کے قریب قافلہ بئر علی پہونچا۔ یہان جمالون نے بعض شقدف سوار کو یہہ کہکر (کہ یہان سے مدینہ تین کوس ہے ادباً پیادہ پا چلنا ضرور ہے) اور سب شبری سوارون کو یہ کہکر (شبری کو اندر شہر لیجانیکی سلطانی ممانعت ہے) اُتار دیا۔ اور انکے شقدف وشبری کو میدان مین چھوڑکر ان کو خالی پیٹھ اور باربردار اونٹون پر سوار کرکے اندر شہر لیگئے۔ الحمد للہ کہ جمالون نے مجھ سے کوئی تعرض نکیا میرا شقدف اور ہمارے خادم کی شبری اونٹون پر داخل شہر ہوئی
رازِ مخفی سبب اسکا اسطرح معلوم ہوا کہ یہان سے واپسی کے وقت خالی اور باربرداری کے اونٹون کو چھوڑکر شقدف اور شبری کے اونٹون کا فی شتر چار [illegible] شہر پناہ کے پھاٹک پر لیا جاتا ہے گرچہ جمالان محصول مذکور کا روپیہ بھی کرایہ کے ضمن مین سوارون سے لیتے ہین تاہم اس چار روپیہ کے بچانیکے لئے شقدف اور شبری کو اندر شہر لانے مین حیلہ اور بہانے کرتے ہین۔
دوسرا سبب اس طور پر سنا گیا ہے کہ مکہ معظمہ۔ رابغ۔ ینبع۔ مین مطوفونکو جسقدر اونٹ کی ضرورت ہوتی ہے اُسمین سے شقدف وشبری کے اونٹون کی تعداد لکھاکر کوشان (اجازت نامہ) وہان کے شریف سے لینا پڑتا ہے۔ چونکہ جمالون کو شقدف وشبری کے اونٹون کا محصول مدینہ منورہ مین لوٹنے کے وقت کوشان کے مطابق دینا ہوتا ہے اس لیلے محصول بچانیکو کوشان مین تعداد صحیح شقدف وشبری کی نہلین لکھاکر شقدف وشبری کے لانے مین دولون[۹۱] حیلے اور بہانے کرتے ہین۔
مناخہ جب ہملوگ شہر پناہ کے پھاٹک سے آگے چلے سید یحییٰ[۹۲] صبحی (نائب ووکیل) سید عبدالکریم[۹۳] برزنجی (مزور وامام وخطیب مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہملوگون کے استقبال اور خیر مقدم کہنے کو منتظر تھے وہ سب کو اپنے ساتھ مناخہ (اونٹون کے ٹھہرنے کی جگہ) مین لاکر شقدفون اور شباری[۹۴] (شبریون) کو رکھوایا اور اسباب کو اپنے اہتمام سے قلیون پر قیام گاہ (ڈیرہ) مین پہونچایا۔
نماز جمعہ کا فوت ہونا مین نے بہت کچھ ہاتھ پاون مارا اور عجلت وشتابی کی لیکن مقدر کو کیا کہا جائے مسجد نبوی کے پاس ایسے وقت پہونچا کہ لوگ جمعہ کی نماز پڑھکر مسجد سے واپس آرہے تھے۔ انا للہ۔
کرایہ کا مکان گرچہ لوگونے فی کس فی یوم دو آنہ کرایہ پر مکانات اپنے پسند سے لیکر ٹھہرنے کا بندوبست کرلیا۔

---

[۹۱] ملوف اور جمال ۱۲ [۹۲] بہت چالاک وہوشیار ۱۲ [۹۳] نہایت نیک وکم سخن ۱۲
[۹۴] شباری جمع شبری ۱۲

لیکن ہم اور منشی محمد اسمعیل صاحب ناواقفیت کے سبب سے سید حسین مطوف مکہ کے توجہات رفیقانہ سے ایک مکان کے دو کمرے ایک ایک گنی پر کرایہ لیکر سکونت پذیر و اقامت گزین ہوئے اور ہم دونون کے جداجدا بمکان واحد رہنے کے لئے کافی و آرام رسان ثابت ہوا اور یہ مکان مشہد مالک بن سنان والد ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کے زیر سایہ ہونیکا بھی فخر رکھتا تھا۔

پانی یہان کے مکانات مین کنوان ضرور ہوتے ہین مگر مین صرف پینے کو نہر کا پانی ایک تنکا ایک ہلالہ پر تکروریون (ایک قوم سیہ فام ہے) سے خرید کرتا تھا۔

صلاۃ وسلام ڈیرہ سے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا باب الرحمۃ قریب تھا اسلئے مین اس دروازہ سے آمد ورفت رکھتا تھا مسجد کی حد جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین تھی اسکے اندر پہلی جماعت مین پنجگانہ نماز پڑھنے کا التزام رکھتا تھا۔

قبل نمازون کے عموماً اور بعد نماز کے خصوصاً روبحجرہ پشت بقبلہ کر کے جناب رسالت مآب رسولنا وشفیعنا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ضجیعیہ رضی اللہ عنہما پر صلوٰۃ وسلام پڑھتا۔ نماز کے وقتون کے علاوہ بھی جب مسجد جاتا بلا[ل] صلوٰۃ وسلام پڑھے ہوئے واپس نہین آتا[ہ] حضرت سا بنی کہان سے لائے ثواب[۲] ڈھونڈھے بھی تو حشر تک نہ پائے ثواب جب آپ کے دروازے سے محروم پھرے فرمائیے کیسکے در پہ جائے ثواب

جماعت یہان ایک مدت سے نمازون پنجگانہ کی دو جماعت حنفی اور شافعی کی یکے بعد دیگرے ہوتی تھی اب چند سال سے تیسری جماعۃ مالکیون کی بھی ہوتی ہے۔

ریاض الجنۃ مین جو مابین مکان قبر انور اور منبر اطہر کے تریپن گز جگہ ہے نماز کے پڑھنے اور قران مجید کی تلاوت کرنیکی کوششون کو ہرگز فروگذاشت نکرتا الا ماشاء اللہ جبکہ موقع نہ ملتا۔

عطر ایک بزرگ نے جدہ مین ایکشیشی عطر اسلئے مجھکو دیا تھا کہ جو لوگ ریاض الجنۃ مین پائے جائین انھین لگانیکے لئے دینا۔ مین نے انکی ارشاد کو تعمیل کی۔ اور مجھکو یہ طریقہ اُس روش سے اچھا معلوم ہوا جو ہندی لوگ عطر کو جالیون مین ملتے ہین۔

دروازے مسجد مین باب الرحمۃ باب السلام باب جبرئیل باب النسار باب مجیدی پانچ دروازے ہین۔ جو کوئی

---

[۱] تحفۃ الحاج مین لکھا گیا ہے اور چونکہ قبر انور شفیع یوم المحشر الخ بعض نافہم نے جو اسکا مفہوم مخالف لوگونکو اسلاح سمجھایا ہے کہ اگر قبر انور مسجد کے گوشہ مین نہوتی تو صلوٰۃ وسلام پیچھا واجبات سے ہوتا توجیہ القول بما لا یرضی بہ القائل ہے راقم اثم عفی عنہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالی لوگون کو عقل سلیم اور فہم صحیح عطا فرماوے۔ [۲] ثواب تخلص ہے جسکی رباعی ہے اللہم اغفر لہ۔

جس دروازے سے آتا ہے وہ وہاں کے بوّابؔ کو ہر ہفتہ دو چار آنے دیتا ہے +

مسجد کی شاہی عمارت اور استنبولی غالیچے (قالینیں) اور طلائی و بلورین جھاڑوں میں موم بتی کی روشنی وغیرہ وغیرہ کی کیفیت و تعریف و توصیف لکھنے کے لیے ایک دفتر چاہیے اور وقت بھی کافی درکار ہے ۵ بہت سی مسجدیں دیکھی تھیں ہر طرز عمارت کی + یہاں کی مسجد نبوی کا نقشہ ہی جدا دیکھا +

۲۱ محرم بشنبہ صبحکو مسجد کے مغربی سائبان میں ایک حلقہ درس کا دیکھکر میں بھی بیٹھ گیا۔ یٰسین نامی مدنی معمر شافعی المذہب کا چند لوگوں کو رسالہ قشیریہ پڑھاتا دیکھکر مجکو مسجد میں قرآن پاک اور صحاح کا درس نہونیکا افسوس ہوا پھر معلوم ہوا کہ ملا عبد اللہ ترکی طرابلس کے رہنے والے محدث ہیں اور مسجد میں حدیث کا درس دیتے ہیں اور شیخ صادق آفندی ترکی تین برس سے یہاں رہتے ہیں۔ مگر حجاج کی کثرت نے اِن لوگوں کے درس کو ملتوی کرا دیا ہے یہ لوگ متوکل محض ہیں۔ اور شغل حدیث نے اِن کو ناپرساں اور وہابیت کے بیجا اتہام کے ساتھ متہم کردیا ہی۔ اللّٰھم اھد قومی فانہم لایعلمون +

آج روز دوشنبہ کو مسجد قبا جانے کی سنت سے اسلیے محروم رہا کہ عثمان پاشا شریف مدینہ منورہ نے قبا کی راہ مخدوش ہوجانیکے باعث وہاں جانے کی ممانعت کردی تھی +

۲۲ محرم - یکشنبہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا مکان مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی پشت پر باب جبرئیل کے سامنے ہی۔ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے تشریف لائے اور اِس مکان میں فروکش ہوئے تھے مگر میں نے اِسکو اپنی ہیئت اصلی پر نہیں پایا۔ کیونکہ اب اِسپر بالاخانہ بنا ہوا ہی +

دار عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم مسجد کی پشت پر قبلہ کیجانب ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مشورتگاہ تھا مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کی ابتدا یہیں سے ہوئی ہے۔ اسمیں ایک کنُواں ہی اور ایک درخت عظیم الشان بیر کا جسکے تنہ کی موٹائی تعجب خیز ہے اِسی کے مقابل مشہد عثمان رضؓ ہے جسپر "**ھٰذا مشھد عثمان**" سنہرے موٹے حرفوں میں لکھا ہوا ہی +

۲۳ محرم دوشنبہ۔ میں بازار کا گشت کرتا ہوا مناخہ میں پہنچا وہاں تین مسجدیں دیکھیں۔ پہلی مسجد حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی کہلاتی ہے اور بعض اِسکو مسجد علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں۔ دوسری کی نسبت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کیطرف کیجاتی ہے تیسری مسجد الغمامہ کے نام سے مشہور ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ ایک مدنی کی گود میں ایک ہرن کے بچے پر نظر پڑی معلوم ہوا کہ یہاں اور ینبع میں بدو لوگ ہرن بیچنے کو لاتے ہیں +

مسجد قبا

۵ یہ لوگ بدوؤں کی بھی حفاظت کرتے ہیں ۱۲

۲۴ محرم - سہ شنبہ - صبحکو معلوم ہوا کہ قباکی راہ کھل گئی اور حفاظت کی نظر سے ترکی سپاہیوں کا پہرہ بیٹھ گیا میں شنبہ آیندہ کا انتظار نہ کر سکا۔ ڈیرے میں وضو کر لیا اور تین روپے میں ایک پالکی گاڑی کرایہ کرکے مسجد قبا پہنچا۔ رستہ میں پچاس پچاس قدم پر تین تین ترکی سپاہیوں کو مع بندوق متعین و مستعد دیکھا۔ اثناء راہ میں دو رویہ نخلستان (کھجوروں کا باغ) کرڈ (گُنّم) اور گیہوں کی کھیتی لگی ہوئی تھی۔ کنوئیں بکثرت اور شیریں۔ پانی چرسوں سے نکالتے ہیں جن میں گدھے اور اونٹ جوتے جاتے ہیں۔ مگر ہرے [illegible] پر کہیں نظر نہ پڑی وہاں دو رکعت نماز پڑھی۔ مزوّد نے گلاب پاش سے عرق گلاب کے چند قطرات ہمارے کف دست پر ڈالا۔ میں نے اُسے اکرام ضیف سمجھکر لیا۔

مسجد کے متصل قبلہ کیطرف ایک دوسری چھوٹی مسجد ہے جسکو مزوّد نے مسجد علی رضی اللہ عنہ کہا۔ میں گمان کرتا ہوں کہ وہ سعد بن خیثمہ کا گھر ہوگا جسکی اب مسجد کی سی صورت لوگوں نے بنائی ہے۔ اِسکے اندر بائیں طرف کو ایک چھوٹا سا زاویہ ہے جس سے ایک معمولی تین سیر وزن کا پتھر مزوّد نے لاکر کہا کہ یہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چکی ہے۔ میں نے کہا کہ اسکی صورت چکی کی سی نہیں ہے۔ اِسپر مزوّد خاموش ہو رہا۔ مشہور ہے کہ اِسکے آس پاس مسجد ضرار بھی جسکی شان میں آیت **والذین اتخذوا مسجدا ضرارا** نازل ہوئی۔ مگر اب اِسکا وجود اور کوئی نشان باقی نہیں رہا۔

بیر اریس جسکو بیر خاتم بھی کہتے ہیں مسجد قبا سے بہت ہی قریب مشرق کیطرف ہے۔ اسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوکا ہے۔ اسمیں مُہر نبوی چھٹے برس خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں آپکے ہاتھ سے گر گئی۔ پانی اِسکا نہایت ہی شیریں ہے۔ مجکو دو بار اِسکے پینے کا اتفاق ہوا۔ وللہ الحمد۔

کتب خانہ

۲۵ محرم - چہارشنبہ کو میں کتب خانہ میں عارف بک آفندی جسکو کتب خانہ شیخ الاسلام بھی کہتے ہیں۔ گیا۔ ایک ہشت پہل قبہ کے اندر بہتیری الماریاں ساخت مدینہ میں جو ولایتی الماریوں سے بدرجہا بہتر و خوشنما تھیں کتابیں ہر ایک علوم و فنون کی قلمی و مطبوعات خوش اسلوبی کے ساتھ رکھی ہیں۔ کتابوں کے محافظ ایک مدنی مقدس صورت مقرر ہیں اُنہوں نے کتابوں کی متعدد فہرستیں ہمارے سامنے رکھدیں جنکے دیکھنے کو ایک دن کی فرصت درکار تھی۔ اندر قیمتی قالینوں کا مکلف فرش تھا۔ باہر سائبان میں تین اطلس (نقشے) بخط فارسی آویزاں تھے۔ ایک عرب کا تھا۔ دوسرا افریقہ کا تیسرا عدن تک کا جسمیں حجاز ریلوی مجوزہ و طیار شدہ درج تھا۔ اِسکے علاوہ بہت بڑا کتب خانہ سلطانی باب السلام میں ہے جو دیکھنے اور نادر الوجود قلمی کتابوں کو مطالعہ کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔

۲۶ محرم پنجشنبہ کو مین جنۃ البقیع گیا۔ یہ معروف و مشہور مدینہ کا قبرستان شہر پناہ کے باہر ہے۔ اسکے گرد پختہ چہار دیواری ہے اہل مدینہ اپنے مُردون کو یہان دفن کرتے ہین پنجشنبہ و جمعہ کو بہت ہجوم ہوتا ہے۔ یہان کے مشاہیر مدفونین مین سے قبے حضرات عباسؓ بن عبد المطلب و امام حسنؓ بن علیؓ و امیر المومنین عثمانؓ بن عفان اور سوائے خدیجہؓ و میمونہؓ کے جملہ ازواج مطہرات اور نافعؒ مولی ابن عمرؓ اور امام ابو عبد اللہ مالکؒ بن انس الاصبحی وغیرہم رضی اللہ عنہم کے ہین۔ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو خلاصۃ الوفا مین انہا بالبقیع وہو الارجح لکھا ہے۔ صحیح مسلم وغیرہ کی حدیث سے ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنۃ البقیع (جسکو بقیع الغرقد بھی کہتے ہین) تشریف لیجاتے اور دعاء مغفرت فرماتے۔ زیارت کی ترتیب پر کوئی دلیل نہین بلکہ بوجہ عدم تعین قبور کے ترتیب صحیح معلوم ہونا غیر ممکن ہے۔ کیونکہ مدت دراز تک یہ جگہ ایک ہموار قطعہ کر دیا گیا تھا کوئی قبر پختہ وہان باقی نہ رہی تھی مگر ایک زمانہ کے بعد لوگون نے اٹکل سے ہر ایک شخص کی قبر مقرر کر کے مقبرہ گنبد وغیرہ بنا دیا از انجملہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی اندازی قبر پر ۷۰۱ھ مین قبہ بنایا گیا۔ یہی حال مقبرہ جنۃ المعلا کا مکہ مین ہے۔ اور اسیطرح ۳۳۶ھ مین جعفر عباسی نے قبر امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو اور جسقدر اسکے گرد مکانات تھے منہدم کر کے کھیت بنا ڈالا تھا واللہ اعلم وعلمہ اقوی واتم۔

مشہد حمزہ بن عبد المطلب

۲۷ محرم جمعہ کو مین دو روپیہ مین کرایہ کی پالکی گاڑی پر مقبرہ مین سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ کے پہونچا۔ یہہ باب مجیدی کے باہر شہر سے تین میل پر واقع ہے۔ خلیفہ ناصر لدین اللہ ابی العباس احمد کی مان نے ۵۹۰ھ مین اسپر قبہ بنوایا ہے آپ کے سرہانے مین عبد اللہ جحشؓ آپکے بھانجے اور مصعب بن عمیرؓ مدفون ہین صحن مسجد مین بعض امرا مدینہ کی قبر ہے نہ کسی شہدا کی۔ حاکم نے بروایت علی کہا ہے کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا ہر جمعہ کو قبر حمزہؓ کی زیارت کیا کرتی تھین۔ یہان کے مجاورون نے بھی چند قطرات گلاب کے ہمارے کف دست مین ڈالا مین نے لے لیا۔ اسکے سامنے جبل اُحد ہے جسکے حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہ پہاڑ مجھکو دوست رکھتا ہے اور مین بھی اسکو دوست رکھتا ہون۔ اور یہ بھی فرمایا کہ احد ستون ہے بہشت کے ستونون مین سے رواہ ابو یعلی والطبرانی۔ مین وہان سے اسکے دیکھنے کے ارادہ سے آگے بڑھا جب لوگون نے اس جگہہ کے مخدوش و خطرناک ہونے کے باعث اسطرف جانے سے منع کیا تو مین رک گیا اور اگرچہ ابن ہمام نے اسکے زیارت کیلئے لکھا ہے لیکن حدیث سے اسکی زیارت ثابت نہین اور جبل کا محبوب ہونا زیارت پر دلالت نہین کرتا۔

---

۵۱ ان حضرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تابوتون پر ہر اسعن چیتھڑے مختلف رنگ کے کپڑون کے بندہے ہوئے ہین ان کے علاوہ ہندی عورتین جب موقع پاتی ہین مزار مقدس کی جالیون مین بھی چیتھڑے باندہتی ہین نعوذ باللہ من ذلک ۵۲ ان کی مزار پر عورتین ہین اور وہ عورتون کے سوا مزار کو اندر جانے نہین دیتین ہین ۵۳ عبد اللہ بن مسعودؓ نے ۳۲ھ مین وفات پائی ہے اور بقیع مین دفن کئے گئے ہین انکی اور بہتیرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

دوبارہ مسجد قبا جانیکا سبب

۲۸ محرم یکشنبہ کو میں لودمجتی مولوی حبیب احمد صاحب اور اُنکے ساتھی حافظ محمد عمر صاحب بنارسی نے دوبارہ قبا جانے کا اس لیے شرف حاصل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سینچر کو مسجد قبا میں سوار و پا پیادہ جاتے وہاں دو رکعت نماز پڑہتے۔ عبداللہ بن عمر رضہ بھی اسیطرح کیا کرتے۔ سہل بن حنیف کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جس نے وضو کیا اپنے گھر میں پھر مسجد قبا آکر نماز پڑھی اسکو ایک عمرہ کا اجر ملیگا۔ رواہ احمد و النسائی و ابن ماجہ

۲۹ محرم یکشنبہ کو معلوم ہوا کہ ندیم احمد نام ہندی بعض حاجی کے نالش کرنے پر بجرم تحصیل چندہ حجاز ریلوے محبس (حاجت) بہیجا گیا۔ یہاں طریقہ انفصال مقدمات کا اسطرح ہے کہ ایکدن یہاں کے شریف صاحب مع چند عمائد شہر اجلاس کرینگے۔ اور بعد سماعت اظہار گواہان و اخذ ثبوت اگر مجرم پر جرم ثابت ہوگا تو مجرم ایک میعاد تک قید کیا جائے گا۔ ورنہ باخذ ضمانت کسی شخص معتمد کے رہا ہوگا۔ شام کو معلوم ہوا کہ رویت ہلال کی ہوئی ۔ صبح سے جیسے شام ہوتی ہے * عمر یونہیں تمام ہوتی ہے *

مسجد فتح

یکم صفر دوشنبہ کو میں پالکی گاڑی کا فی کس ۶ ر کرایہ دیکر اور اُسپر چھ آدمی بیٹھکر مسجد فتح گیا۔ جسکو مسجد الاحزاب اور مسجد اعلی بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک قطعہ جبل سلع پر پچھم کیطرف غزوہ احزاب کی جگہ واقع ہوئی ہے۔ چھوٹی سی مسجد ہے۔ نیچے پتھروں کے زینے ہیں۔ جابر بن عبداللہ رضہ نے کہا دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ کو مسجد فتح میں۔ آپ کی دعا دو نمازوں کے درمیان چہارشنبہ کو قبول ہوئی۔ حضرت کے چہرہ مبارک پر خوشی پائی گئی۔ جابر رضہ کہتے ہیں جب کوئی امر مہم۔ بھاری کام مجھپر آتا ہے میں اُسی گھڑی وہاں جاکر دعا کرتا ہوں۔ قبولیت کا اثر فوراً پاتا ہوں۔ رواہ احمد و البزاز و غیرہما *

راقم اثم عفی عنہ۔ سہ شنبہ چہارشنبہ کو بھی وہاں جانیکا قصد کیا۔ لیکن رستے کے مخدوش ہونیسے محروم و معذور رہا اگرچہ اس مسجد میں کوئی کتابہ نہ تہا۔ لیکن خلاصۃ الوفار سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مسجد منہدم ہوگئی تھی مگر ۵۷۵ھ میں سیف الدین الحسین بن ابی الہیجا وزیر عبیدیین ملوک مصر نے تعمیر کرائی۔ اُسکے قبلہ کیطرف ایک دوسری مسجد سلمان فارسی کی ہے جسکے کتابہ موجودہ کے پڑہنے سے مجکو معلوم ہوا کہ اسکو بھی حسین بن الہیجا نے ماہ ذیقعدہ ۵۷۵ھ میں بنوائی ہے اسکے بھی قبلہ کیجانب متصل ہی تیسری مسجد امیر المومنین علی بن ابی طالب کیطرف منسوب ہونا مزور نے بیان کیا۔ اسکے نیچے نہر ہی باقی اسکا شیرس ہے۔ خلاصۃ الوفار میں ہے کہ یہ بھی منہدم ہوگئی تھی۔ زین الدین ضیغم بن خشرم المنصوری امیر مدینہ نے

۸۷۰ھ مین اس کی بنا رکی تجدید کرائی۔ اس کے آگے قبلہ کی سمت پر چوتھی مسجد ابوبکر صدیق رضی کی کہلاتی ہے۔ خلاصۃ الوفا سے پتا چلتا ہے کہ ۹۰۲ھ مین بعض فقرا نے اس کو سرِنو سے تیار کرائی ہے۔ اسکے مشرق طرف ایک مختصر آبادی ہے اور وہان بدؤن کے مکانات معدودہ ہین۔ ہم لوگون کو دیکھکر ایک بدو آیا اور اُس نے اپنا رومال بچھا کر اس پر تحیۃ المسجد پڑھنے کو کہا۔ اور جب مین ایک مسجد سے دوسری مسجد کیطرف جانیکا ارادہ کرتا وہ پیش قدمی کر کے رومال بچھا کر ہمارا منتظر رہتا اس کے آگے پورب بیر رومہ دکھائی دیا جسکو سیدنا عثمان بن عفان رض نے خرید کیا تھا۔

۲ صفر شنبہ کو مولوی حاجی ابوالبرکات مرحوم بہاری عظیم آبادی مہاجر کے رباط مین جانے کا اتفاق ہوا۔ یہ دو قطعہ زنانہ و مردانہ علیحدہ علیحدہ مگر دو منزلہ پختہ ہے ایک یادگار قائم ہے ۱۵ از نقش و نگار در و دیوار شکستہ آثار بدیدست صنادید عجم را۔ اس رباط مین اس امر کا اہتمام ہے کہ مردانہ رباط مین سوائے مرد کے کوئی عورت نہین اور زنانہ مین بوڑہی بوڑہی عورتون کے سوا کوئی مرد نہین۔ سب اُعزب ہین یعنی رانڈ یا رنڈوا۔ مسماۃ صغرا زوجہ مولوی عبدالعزیز مرحوم برادر زادہ بانی رباط نے جس قدر بذریعہ حضرت جدی و استادی حافظ مولوی محمد اسمعیل صاحب رضانپوری حوالہ ہمارے کیا تھا مین نے اُسے عورتون کو بمقابلہ حجن فاطمہ قاطنہ مکہ اور مردونکو بمقابلہ داروغہ حسن علی سہرامی کے تقسیم کر دیا۔ بعدہٗ تعالیٰ بانی مہاجر مرحوم کے ان کے سالون (خسر زادون) نے رباط کو اپنی مِلک قرار دیکر بیچنے چاہا مگر بعض احباب مہاجر مرحوم نے اپنی کوشش سے بحکم قاضی شہر دستبرد عاصیانہ سے بچایا۔ اب اس رباط کا انتظام کسی ملازم سلطانی کے ہاتھ ہے۔ اس نے مردانہ رباط کے ایکطرف اوپر کا ایک درجہ کرایہ لگا دیا ہے جس کی آمدنی سے اس کی مرمت ہوتی ہے

۳ صفر چہارشنبہ کو علاؤالدین کشمیری کے رباط مین بوساطت مولوی عبدالباقی صاحب لکھنوی کے سید القادر شامی سے ملاقات ہوئی وہ سید محمد مصباح بارودی نزیل ہند کے قرابتمند ہین ان نے مجھسے اپنے لئے ایک عجیب عارضہ کا نسخہ لکھایا واللہ ہو الشافی۔ اور اس رباط مین غلام محمد کشمیری سے ملاقات ہوئی ان نے ہماری اور مولوی حبیب احمد صاحب کی دعوت کی اور عربی مین ترجمۃ اللوائح مولفہ اپنے والد مرحوم کا مجھکو ہدیہ دیا جزاہ اللہ تعالیٰ۔ اور مولوی محمود احمد بن الحافظ منظور احمد مجددی سے ملاقات ہوئی جو باب مجیدی کے باہر طرف رہتے ہین ان نے بھی ہماری اور مولوی صاحب کی پُر تکلف دعوت کی یہ لوگ متوکل قابل خدمت ہین۔ ایک شخص سے معلوم ہوا کہ احمد رضا خان صاحب بریلوی مکہ معظمہ مین اہل حدیث اور اہل فقہ کے فتوی پر علما ر مکہ کی مہرین کرانی کے لئے قلمے درمے سے طرح طرح کے بندوبست مین لگے ہوئے ہین۔ پھر یہ معلوم ہوا کہ خانصاحب نے بذریعہ مفتی کمال مکی کے جو اب عہدۂ افتا سے کسی وجہکر معزول ہین شریف صاحب مکہ یہان یہ استغاثہ پیش کیا کہ مولوی خلیل احمد صاحب انبہٹوی مدرس مدرسہ سہارنپور ہے اس لئے

۱۵ اب معلوم ہوا کہ حاجی بشیر پھلواروی رباط مذکور کو اپنے انتظام مین لینے کے غرض سے رباط کے بانی مرحوم کا وصیت نامہ اپنے نام کا ظاہر کر کے مقدمہ مدینہ طیبہ مین دائر کیا ہے ۲

توباہ کرایا جائے کہ جناب باری عز اسمہ کے کذب فعلی (اللہ تعالیٰ جھوٹ بولا کرتا ہے) کے قائل اور اس کا عقیدہ رکھتے ہین۔ اتفاقاً اس مجلس مین شیخ شعیب[۱] مغربی مالکی امام و خطیب حرم موجود تھے گرچہ وہ مولوی خلیل احمد صاحب سے کچھ بھی واقف نتھے لیکن بتائیدغیبی مولویصاحب کے اتہامی قول کی توجیہہ مین کہا کہ بالفرض کوئی قائل بھی ہو تو ممکن ہے کہ اُسکا مطلب اسکی غرض کذا و کذا ہو۔ اسپر شریف نے یہہ کہکر استغاثہ کو مستغیث کے خارج و نامنظور کر دیا کہ کسی مسلمان کا جوحج کرنے آیا ہو ایسا عقیدہ ہونے نہین سکتا جیسا کہ مستغیث کہتا ہے۔ ازان بعد مولوی خلیل احمد صاحب کے یہان آنیکا حال سنکر مین اور مولوی حبیب احمد صاحب انکی ملاقات کو گیا اسوقت وہ ابن ماجہ تین مدنی کو پڑہا رہے تھے۔ بعد فرصت کے واقعہ مذکور بالا کی نسبت کہا کہ مجھکو چار پانچ روز کے بعد جب استغاثہ کی پیشی اور نامنظوری دونون کی پوری کیفیت بیک آن معلوم ہوئی تو شیخ شعیب سے پہلی ملاقات کرکے انکی تائید غائبانہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور مفتی کمال کو اپنا رسالہ براہین قاطعہ دیکر کہا کہ ہمارے عقائد کی قلعی اس رسالہ سے کھل جائیگی۔ چونکہ رسالہ مذکور اردو زبان مین تھا اس لئے مفتی صاحب نے اس کا ترجمہ اپنے سمجھانیکو مولوی کوثر علی صاحب کے حوالہ کیا۔

۴ صفر روز پنجشنبہ سید عبدالکریم برزنجی کو ان کے حبشی سید یحییٰ نے ہمارے فرودگاہ مین لایا اور کہا کہ جو کچھ مد خیرات مبرات کے ہون مجھکو دیجئے کہ مین خیرات کے مصرف مین خرچ کرون۔ مین نے کہا کہ خیرات دینے والون نے مدات خیرات [illegible] اشخاص کو نامیدہ کر دیا ہے اخلاف اسکے کرنا گناہ ہے۔

شب کو حسین بن سید عبدالکریم موصوف نے اپنے والد کے حکم سے مجھسے صلوٰۃ[۲] و سلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صرف دونون خلیفتین رضی اللہ عنہما پر مزار اقدس کے قریب جا کر پڑھوایا۔ سید صاحب نے اپنے نام و نشان کا ٹکٹ مجھکو دیا کہ اینده ذریعہ خط و کتابت ہوگا۔ اور یہ بھی بترجمانی عبدالرحمٰن[۳] عنبرخانی جو ایک معزز و مقتدر و متمول شخص مدینہ کا ہے تاکید کی کہ چندہ حجاز ریلوے کسی کو ندینا اور بدوٗن کو کوشان کا روپیہ دینے سے اپنے کو بچانا۔

۵ صفر جمعہ سید حسین مطوف مکے نے ہم لوگون سے چندہ حجاز ریلوے طلب کیا مین نے کہا کہ آپ کو یہان چندہ تحصیل کرنیکا کیا حق ہے اسپر وہ چپ ہو رہے۔ مطوف صاحب نے مجھسے کہا کہ یہ اخری اور سب سے پچھلا قافلہ ہے آئندہ ہفتہ سے قافلہ کا جانا یہان سے موقوف ہوگا۔ جب مین نے ایک ہفتہ اور بھی یہان رہنے کا ارادہ ظاہر کیا تب سلیمان افسر جمال نے مقوم سے کہلایا کہ آیندہ ہفتہ مین اونٹ نہین ملینگے۔ یہ سُنکر مین کچھ متامل ہوا۔

---

[۱] مین نے شیخ شعیب مالکی کو مکہ مین حرم کے اندر موطا امام مالک کا درس دیتے ہوئے دیکھا انکے درس کا بڑا حلقہ ہوتا ہے اختلافی مسائل مین مالکی مذہب کی پوری تائید کرتے ہین تنکر مین ایک یہہ اہل حدیث سمجھے جاتے ہین مین نے ان کے سوا کسی کو حرم مین درس حدیث دیتے ہوئے نہین دیکھا لوگون نے مشہور کیا ہے کہان کو پانچسو نحو کے متون حفظ ہین واللہ اعلم۔ [۲] جن لفظون کے ساتھ پڑہایا سب منصوص تھے۔ [۳] یہ حاجی عبدالجبار دہلوی

٦ - **صفر**۔ شنبہ کو جب سید حسین مطوف نے شد و مد کے ساتھ مجکو باور کرایا کہ آیندہ ہفتہ سے قافلہ کا جانا
بند ہو جائیگا۔ اور ینبع میں جہاز بھی نہ ملیگا۔ میں ناواقفیت کے باعث مجبور و بے بس ہو کر واپسی کا کرایہ فی اونٹ
دو مجیدیہ مطوف صاحب کو دیدیا۔ حالانکہ مولوی خلیل احمد صاحب اور بمبئی کے بوہرے آیندہ ایک ہفتہ یہاں رہینگے اور
یہ[1] لوگ ینبع سے ہمارے ساتھ ایک جہاز میں روانہ ہوئے ۔

جن لوگوں نے پندرہ روز قیام مدینہ منورہ کے وعدہ و شرط پر ایک ایک گنی اونٹ کے کرایہ میں سے باقی رکھی تھی
اُسکو مطوف موصوف نے وصول کر لیا۔ مطوف صاحب نے بیر علی میں[2] شقدف و شبری کی حفاظت کرانیکا ہر شخص
سے ۱۲ ار طلب کیے۔ لوگوں نے بیر علی پہنچکر دیکھا [illegible]

٧ - **صفر**۔ یک شنبہ۔ مدینہ طیبہ میں ایکتیس قسم سے بھی زیادہ کھجوریں ہوتی ہیں۔ لیکن عجوہ[3] کو رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک سے لگایا تھا۔ اسلیئے وہ زیادہ اور شلبی۔ برنی۔ عنبری۔ جلی ہوئی بیضیہ۔ بے تخم
(بے دانہ) لبانہ۔ جاوی بھی خرید کر ٹین کے تنکے میں رکھکر لکڑی کے صندوقوں میں بند کیا۔ اور تھوڑا فول فاسولیا
کسکسہ۔ مرغ کے انڈے۔ مٹی کی صراحی[4] وغیرہ خرید کر تہیہ سفر میں مشغول ہوا۔ شقدفوں پر کھجوروں کی چٹائیاں
او[illegible] بند ہوایا۔ جمالوں کے لیے روٹیاں اور کھجوریں خریدیں۔ اپنے لیے زاد راہ جس میں خشک چیزیں زیادہ تھیں تیار
کرایا۔ بعد نماز عشاء کے سلام الوداع خیر الانبیاء اشرف الرسل اور آپکے صحبیہ پر پڑھکر تبرک کے لیے مناخہ میں شب کو بستر کیا

بوسطہ۔ ڈاک خانہ۔ یہاں بھی ہندوستان بھیجنے کا لفافہ سلطانی اور ٹکٹ اڑہائی آنہ۔ پوسٹکارڈ ایک آنہ کو
ملتا ہے۔ ہندوستان کے خطوط ایک ماہ کے اندر پہنچتے ہیں۔ لاپتہ اور غلط نشان پتے کے خطوط باب النساء میں
عبد القادر بواب کے پاس رکھے رہتے ہیں۔ منی آرڈر۔ پارسل۔ بیمہ کا خط یا پارسل یہاں سے جانے اور دیگر مقامات سے وہاں
آنیکا ابھی تک رواج نہیں۔ ہفتہ میں دو دفعہ ڈاک روانہ ہوتی ہے۔ بدو لوگ سانڈنیوں پر ڈاک لاتے اور لیجاتے
ہیں۔ سلسلہ تار کا ملک شام کو چلا گیا ہے۔ ینبع سے یہاں تک سلسلہ تار کا بہت جلد جاری ہونیوالا ہے۔ ضمیمہ اخبار
وطن جلد ۴ نمبر ۴۸ مطبوعہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء کا مضمون یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں اس تار برقی کے لیے کھل جانیکا
پر شوکت جلسہ کیا گیا جو حال میں بندرگاہ ینبع سے مدینہ تک قائم ہوئی ہے ۔

شفاخانہ۔ باب السلام کے مقابل شفاخانہ ہے۔ اسکے کمرے وسیع اور ہوادار ہیں۔ مریضوں کے علاج کا اچھا انتظام ہے

---

[1] مولوی خلیل احمد صاحب دوسرے جہاز کے انتظار میں مقیم ینبع رہے مگر بوہرے سب ہمارے ساتھ جہاز میں سوار ہوگئے ۱۲ [2] جن کے شقدف و شبری بیر علی میں رہ گئے تھے ۱۲ [3] جو کوئی سات کھجوریں عجوہ صبحکو کھائیگا اسدن اسکو زہر اور جادو کچھ اثر نہ کرے گا ۱۲ [4] جعدی بالعین المہملہ ۱۲ [5] مدینہ منورہ میں مٹی کی صراحیاں طیب ہوتی ہیں اور ان میں پانی بہت ٹھنڈا رہتا ہے ۱۲

عموماً لوگ یونانی علاج اور دیسی دواؤں کو پسند کرتے ہیں +

تجہیز و تکفین - جب کوئی حاجی مرجاتا ہے اُسکے مزوّر کی اطلاع پر ملازم سرکاری تحقیقات کرتا ہے اگر متوفی کے ورثہ ہوتے ہیں تو تجہیز تکفین کی اجازت دیکر چلا جاتا ہے۔ اور اگر لاوارث ہوتا ہے تو اُسکا کل اثاثہ بیت المال میں داخل کر دیتے ہیں۔ اور سرکاری غسال اُسکی تجہیز و تکفین کرتے ہیں۔ ہر ایک مرد امیر ہوں یا غریب شہری ہوں یا بیرونی نماز اُنکی اللہ مسجد نبوی کے ہوتی ہے +

اشیاء یہاں اوسط درجہ کا چاول فی کیل (یعنی ما) ۱۲ار دال مسور فی کیل ۱۰ار مرغیاں فی ۱۲ار دُنبے کا گوشت فی اوگاد ۱۱ار (روپیہ بھر) ۱۴ار چند قسم کی روٹیاں بمطبق (پراٹھے) سادہ اور انڈا اور قیمہ گوشت کا دیا ہوا۔ مشبک (جلابی) زعفرانی حلوا۔ کنافہ۔ الماسیہ کی فرنی۔ دودھ۔ دہی بیگن دیسی اور ولایتی۔ آلو۔ پالک کا ساگ۔ ہرا پودینہ بمقدونس لیموں شربتی۔ بیر۔ وغیرہ فروخت ہوتے تھے۔ سکہ کا چلن وغیرہ آخر میں لکھوں گا۔ ان شاء اللہ تعالےٰ +

۸ صفر دوشنبہ۔ بدنصیبی اور محرومی کا دن۔ مَیں سترہ[1] دن خاک پاک مدینہ میں قیام رکھکر بصد حسرت افسوس بعد نماز صبح بادلِ بریاں و چشم گریاں یہاں سے روانہ ہوا۔ شہر پناہ کے صدر پھاٹک پر ملازمان سلطان نے اونٹوں کو شمار کرکے شقدف اور شبری کے اونٹوں کا کوشان (محصول) فی اونٹ چار روپیہ جمالوں سے لیا۔ **تنبیہ** اسی چار روپیہ کے بچانے کو جمالوں نے بموافقت مطوف صاحب بہتیروں سیدھے سادے کو پیادہ پا اور بار بردار اونٹوں پر بیر علی سے یہاں لایا تھا۔ فی الواقع حیلہ مذکور سے سیکڑوں روپیہ ان لوگوں نے بچا لیا +

جب قافلہ بیر علی پر پہنچا لوگوں نے اپنا شقدف اپنی شبری مطوف صاحب سے طلب کیا مطوف صاحب نے کہا کہ تم لوگوں کے شقدف و شبری کو یہاں کے بدوں نے تلف کر دیا۔ یہاں سے باربرداری کے اونٹوں پر بیٹھو جدہ پہنچکر کوئی بندوبست کر دونگا۔ میں کہتا ہوں خوب ہوا تھا جو لوگوں نے شقدف و شبری کی حفاظت کا بارہ آنے نہیں دیا تھا ورنہ یہ بیچاروں پر مزید بر آں ہوتا +

واقعہ - ایک عورت ضعیفہ ساکنہ شیخپورہ ضلع مونگیر کی شبری نہ ملنے کے باعث خالی پیٹھ اونٹ پر بیٹھ نہ سکی وہ رستہ میں اُتر پڑی اور قافلہ سے چھوٹ گئی۔ مجکو بیر عباس پہنچنے تک تردد اور خلجان رہا +

عجوبہ ؎ جب مدینہ سے میں ادھر آیا + اک عجوبہ مجھے نظر آیا + یعنی ایک عورت سیہ فام طویل القامت فربہ اندام جس کی تعریف میں یہ شعر صادق آتا ہے ؎ برگد کی جٹائیں بال اسکے + زنبور سیاہ خال اسکے + آکر مجکو سلام کیا۔ میں نے پوچھا تم کون ہو۔ اُس نے کہا کہ میں سید حسین مطوف کی جاریہ ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ مطوف صاحب نے اِسکو

[1] سترہ دنوں میں تراسئی وقت کی نمازیں نصیب ہوئیں۔ تحفۃ الحاج میں جو ستاسئی وقت لکھا گیا ہے حساب کی غلطی اور زلۃ القلم ہے ۱۲

تین سو روپیکہ مدینہ مین خریدکی ہے - تمام دن کچہہ رات تک قافلہ چلا نو بجے شب کو مقام فریش (بفتح الفا و کسر الرا و سکون المثناۃ التحیانیہ) کے دامن پہاڑ مین نزول کیا مینے اترنے کے ساتھ روٹی پاپیخانہ کی کھڑی کرائی - آب شیرین بقدر حاجت ملا - جمالون کو روٹی اور کھجور کھانیکو دیا - خود مدینہ کی پکی ہوئی چیزین کھاکر رات بسر کی -

۹ صفر شنبہ دو گھنٹہ دن چڑہتے وہان سے قافلہ چلا قریب مغرب کے بیر عباس پہونچا اسکے قریب - جن جمالون کے مکانات تھے وہ اپنے اپنے گھرون کو چلے گئے - مین نے رات اور دم کو تازہ بتازہ کھانا تیار کرایا خود کھایا اور اپنے جمالون کو بھی کھلایا - یہان اور آگے حمرا اور بیر سعید مین مطوف صاحب نے فی شقدف ۱ور اور فی شبری ۱۲ حق حفاظت تحصیل کرلیا -

عورت ضعیفہ شیخپورہ کی رہنی والی جو بیر علی مین چھوٹ گئی تھی باوجودیکہ اسکے پاس پانچ گینیان اشرفی تھین مگر بفضل الٰہی امن[۱] طریق کے باعث مع الخیر صحیح و سالم پہونچی مطوف صاحب نے یہان بھی اسکی سواری کا کوئی بندوبست معقول نکیا - بہتیری عورتین جو مجبوری مین بھی خالی پشت اونٹون پر چڑھنے کی عادی نہونے سے پیادہ پا چلین اُنکے پانون پھول گئے اور تلوے مین چھالے پڑ گئے -

۱۰ صفر چہارشنبہ جب جمالان اپنے گھرون سے یکے بعد دیگرے واپس آئے وہان سے دوپہر کو قافلہ روانہ ہوا - مین حسب معمول چار بجے دن کو شقدف سے اُتر کر نماز ظہر و عصر کا قصر ساتھ پڑھکر پاپیادہ اونٹون کی چال مین مقام خیف پہونچا یہان دونون طرف اونچے پہاڑ اور اسکے بیچ مین رستہ ہے اور مسمار شدہ قلعہ اور قہوہ کی دُکانین ہین - بائین جانب دامن کوہ مین پختہ قبہ سفید چونا پھرا ہوا شیخ عبد الرحیم برعی تغمدہ اللہ برحمتہ کا جنکا تذکرہ اوپر بھی ہو چکا ہے دیکھائی دیا -

یہ جگہ بہت ہی پر فضا اور یہان کھجورون کے باغات نہایت سرسبز و شاداب اور نہرین اب شیرین روان ہے - مین وہان سے پانون پانون چلا بعد غروب آفتاب کے چند منٹ جمالون نے اونٹون کو ٹھہرایا مین نماز مغرب و قصر عشا اور نماز وتر پڑھکر شقدف پر چڑہا دس بجے شب کو قافلہ حمرا مین ٹھہر گیا -

۱۱ صفر پنجشنبہ باوجودیکہ ہمارے فی اونٹ ۵ کرایہ مین ایک مجیدی (عہ) خوراک جمال کی بھی ضم تھی مگر مین اپنی عافیت کے لئے کھچڑی اور گھی جمالون کو شکم سیر کھلاکر خود تناول کرتا - اور رستے مین جب جب جمالان کھانیکو مانگتے مین روٹی اور کھجور بطور نہاری و ناشتہ اور لقمہ و چاشتہ کے دیتا - اسپر بھی جمالون نے دھمکی دیکر اور خوف و ہراس دلاکر فی کس یکروپیہ چار آنہ خوراکی جابرانہ طور پر سب سے وصول کرلیا طرفہ تر یہ کہ بیچارے خالی پشت شتر کے سوارون سے بھی (جنکو شقدف و شبری بیر علی مین نہین ملا) لے ہی چھوڑا - یہان بیچارون

[۱] غور کیجئے کہ اس سے بڑھکر اور کیا امن طریق ہوگا -

نے مطوف صاحب سے شقدف وشبری حسب وعدہ کے طلب کیا ان نے اپنی معذوری اور مجبوری ظاہر کی۔
نہر مین اب شیرین جاری تھا لوگون نے غسل کیا۔ بدؤن نے روغن بلسان بیچنے کو لایا مین نے دو چھٹانک
مقدار کی کپی مین روغن بلسان[۲] آٹھ آنہ کو خرید کیا جس کے مُنہ پر چند قطرات روغن کے سوا باقی پانی تھا۔ مین نے
یہان کے چند روزہ بازار سے ضروری چیزین خریدین۔ کیلہ خام اور مرغ بکنے کو آیا۔ مین نے بارہ آنہ مین ایک مرغ
خرید کر پکوایا۔ بعد تناول طعام دوپہر کو قافلہ روانہ ہوا اور دو گھنٹہ رات گذرتے ہوئے بیر سعید پہونچا۔
تمام شب وہان قیام رہا۔

۱۲ صفر جمعہ کو قافلہ بیر سعید سے ایک گھنٹہ دن برآئے ہوئے چلا شام کو خبط الصحرا پہنچا۔ چونکہ یہ ایک چٹیل میدان
تھا نہ ابادی کا نام نہ پانی کا نشان تھا صرف چار گھنٹہ ٹھہر کر دس بجے شب کو روانہ ہوا۔ تمام رات قافلہ چلتا رہا۔

خلیج ینبع

۱۳ صفر شنبہ صبح کو مع الخیر والعافیت ینبع پہنچا۔ مین مناخہ مین اونٹ سے اُتر کر مکان کی تلاش مین مصروف ہوا
نوکر کی غفلت سے مسواک اور عینک (چشمہ) شقدف مین رہگئی جستجو سے نہ ملی۔ سیڑھی آٹھ آنہ کی خرید تھی اس کی چار
آنہ قیمت ملتی تھی مین نے ایک شخص کو مفت دیدیا۔ مین جس مکان مین قبل فروکش تھا اس مین فرود ہوا۔

جھوٹی خبر۔ احباب مین سے بعض کو جو مطوفون کی بہی خواہی مین لوگونکو سلطانی راہ سے مدینہ منورہ جانیکی ترغیب دیتے
تھے جھوٹی خبر پہونچی کہ ینبع کے جانیوالون کو ینبع اور مدینہ طیبہ کی راہ مین تکلیفین پہونچین حاشا وکلا گرچہ سید حسین مطوف
نے تکلیف پہونچنے کی خبر کی تکذیب بھی کردی مگر ہندستان کے انگریزی اخبار مین ینبع کی ایسی ایسی بے اصل محض جھوٹی خبرین شایع
ہوئین جنکی تردید کے لئے لعنت اللہ علی الکاذبین کافی ہے۔ مولوی حبیب احمد صاحب بنارسی اور محمد اعظم مکی دوسری راہ سے
جو بیر عباس کے نکلی ہے مجھ سے پہلے یہان پہونچ گئے۔ ماہ اپریل اور اواخر ماہ چیت تھا تاہم یہان ایک دولائی سے سردی
زیادہ تھی۔ نیکل کمپنی کا الہسیانہ نامی جہاز تیرہ دنون سے حجاج کے انتظار مین سمندر کنارہ موجود تھا۔

۱۴ صفر یکشنبہ کو فی کس ۲۲ مین دک (تتق) کا ٹکٹ کٹنا شروع ہوا صبح سب سے پہلے ہمارے ساتھیو نمین سے
جنکا نام نامی اور اسمار گرامی لکھنا ضرور نہین سب نے سبقت کی مگر باوصف ثروت و مقدرت کے وہ سب تتق کا ٹکٹ
(باوجودیکہ ابھی فسٹ کا ٹکٹ کسی نے نہین لیا تھا) لیکر جہاز پر سوار ہو گئے بنماز ظہر کے بعد مین اور منشی

---

[۱] مشہور ہے کہ روغن بلسان اصل غیر مغشوش ارزان مدینہ طیبہ کے رستے مین ملتا ہے جو بدو لوگ درخت کر نیکو لاتے ہین اور یہ بھی افواہ
سنا گیا کہ اصل روغن بلسان سلطان روم کے یہان جاتا ہے مین نے مکہ معظمہ مین روغن بلسان اسمٰعیل عطار سے فی رطل للعہ خریدکر لیا جو یہان کے وزن سے

محمد اسمٰعیل صاحب نے مبلغ چارسو۴۰۰ روپیہ فرسٹ کے ٹکٹ کا جس میں بچہ نابالغ کا بھی پورا ٹکٹ تھا ایجنٹ کو دے دیا اُس نے روپیہ کو لیکر تھوڑی دیر کے بعد (یہ کہکر کہ تمام فرسٹ کا ٹکٹ ایک سندھی پیر جی اور اُنکے مریدوں نے لیلیا) واپس کردیا +

ہم لوگوں سے روپیہ لیکر واپس کرنے کا منشا اسطرح معلوم ہوا کہ ایجنٹ دغال کو فرسٹ کے ٹکٹ لینے والے سندھیوں کو حقیقتاً ٹکٹ دینا منظور تھا۔ مگر وہ پورا محصول دینے پر راضی نہیں تھے۔ ایجنٹ نے انکو دکھانے کے لیے ہم اور منشی صاحب سے روپیہ لیا۔ اور یہ محض ہم لوگوں کی خواہش کا اظہار تھا۔ جب سندھیوں نے ہم کو پورا محصول بچہ تک کا دینے والا سمجھا تب انھوں نے کل فرسٹ اور تتق ملاکر اڑھائی سو آدمیوں کا ٹکٹ لیا +

چونکہ اس جہاز میں چھتری کرایہ کے لیے نہ تھی۔ شام کو منشی صاحب نے اپنے لیے ڈک (تتق) کا ٹکٹ لانیکا قصد کیا میں بھی کسی کسب قوی سے مجبور ہوکر صبح کی قیمت پر فی ٹکٹ تین روپیہ کا اضافہ کرکے پچیس پچیس روپے میں کل ٹکٹ تتق کا بذریعہ منشی صاحب کے منگوالیا۔ مگر عالم الغیب علیم و خبیر و شاہد حال ہے کہ تتق کی بے پردگی۔ گرمی عفونت غیر جنس کی صحبت۔ ناآشناؤں کی رفاقت کے تخیلات نے تمام رات پلک کو پلک سے لگنے نہ دیا +

۱۵ صفر۔ دوشنبہ کو نماز صبح کے بعد طوعاً و کرہاً درحقیقت تقلیداً اسباب غیر ہوڑی (کشتی) پر رکھا گیا مگر وقت عدہ یہاں کے منشی محمد اسمٰعیل صاحب دربار دارالحکومت کی طرف کشتی کھولنے کی اجازت مانگنے گئے۔ چونکہ صبح کا وقت تھا۔ آفس بند رہنے کے باعث دوبار کی آمد و رفت کی صعوبت و پریشانی سے منشی صاحب افسردہ خاطر ہو ہی رہے تھے اور میں نے جو مولوی حبیب احمد صاحب سے یہ کہا کہ اگرچہ ٹکٹ لینے کی وجہ سے بمجبوری ابھی تتق میں جانا ضرور ہے۔ لیکن اسکی بے پردگی اور تکلیف کے تخیلات میں رات نیند نہیں آئی۔ اب جیسے جیسے وقت جہاز پر چڑھنے کا قریب آتا جاتا ہے تتق کے نام سے ہماری روح تحلیل ہوتی جاتی ہے۔ منشی صاحب متامل ہوکر اجازت مانگنے کی کوشش کے عوض جملہ ٹکٹ جو تعداد میں اُنیس۱۹ تھے پانچ پانچ روپے کے نفع پر تیس۳۰ تیس روپیہ میں ایجنٹ مذکور کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ تتق کے مصائب اور تکالیف کے اعتبار سے یہاں کا رہنا منجانب اللہ تعالے بہتر سمجھکر سجدہ شکر بجالایا۔ سمندر سے بہت ہی قریب دو سرا مکان فی کس فی یوم ۲ ربع روشنی کرایہ پر لیکر مقیم ہوا +

ہمارے کرمفرما سید حسین مطوف نے مدینہ منورہ کی طرح اس جہاز میں چلنے کو بہت کچھ سمجھایا اور دوسرے جہاز کے آنیکا مجکو

---

۵۱ انگریزوں کے جہازوں میں بھی کچھ ضرور خرابی ہوتی ہے۔ مصطفے زنگی جب لوگوں کو جہاز پر سوار کراکے واپس آیا تو بیان کیا کہ ڈاکٹر نے مراد آباد کی ایک عورت کا ہاتھ دیکھنا چاہا۔ اُس عفیفہ نے ہاتھ برقعہ سے باہر نہیں نکالا۔ ڈاکٹر نے اُسکو اپنے پاؤں سے ٹھوکریں ماریں ۱۲ ۵۲ عرب میں دستور ہے کہ جو کوئی مکان کرایہ پر لیتا ہے تو اُس میں روشنی مالک مکان کرتا ہے ۱۲

خوف دلایا۔ جب میں کسی طرح راضی نہوا وہ بھی ہم سے رخصت ہوکر اسی جہاز میں جدہ کے ارادہ سے سوار ہوگئے۔
جہاز مذکور مسافروں کی تعداد پوری کرکے دوپہر بعد چلتا ہوا۔ مگر جہاز میں جگہ نہ رہنے کے باعث اور گرانی کرایہ کے سبب
چارسو حجاج یہاں رہگئے، جنکو مصطفےٰ تکی زمزمی کمیشن ایجنٹ (دلال) نے صبح دوسرے جہاز آنیکا پورا اطمینان دلایا۔

۱۶ صفر۔ سہ شنبہ۔ دوپہر کے بعد مغل کمپنی کا منصوری نامی جہاز مدینہ جانیوالوں کو جدہ سے لیتا ہوا پہنچا جیسا
کہ زمزمی صاحب نے کہا تھا۔ لیکن ایجنٹ نے تعداد مسافر دونکی پوری کرنے کی امید پر مدینہ سے واپس آنیوالے قافلے کے
انتظار میں ٹکٹ کی فروختگی کو ملتوی رکھا۔ پھر بحر دائرے ہی میں رکھتا ہوں میں قدم۔ آئی کہاں سے گردش پرکار
پاؤں میں۔ میں اپنے رفقا کے ساتھ دو دو ہلالہ دے کر کشتی میں بیٹھکر جہاز مذکور کی اندرونی حالت دیکھنے گیا۔ چھتری کے
اوپر فرسٹ کے متعدد ہوادار کمرے کو دیکھکر میں نے ان مع العسر یسرا پڑھا۔

۱۷ صفر۔ چہارشنبہ۔ عبدالرحیم بخش جدہ کا باشندہ مکہ کے مطوفوں کا وکیل و نائب مغل کمپنی کے جہازوں کا
کمیشن ایجنٹ نے مجھ سے اور سید محمد عمر مصری خدیوی ڈاک کے آگبوٹ کے ایجنٹ سے بذریعہ تجویز و تشخیص بیماری انکی
بی بی کے جو عرصہ دراز سے بیمار تھی۔ تعارف اور اتحاد پیدا کرایا۔ اسیطرح سید محمد نامی سے ملاقات کرائی جنہیں کثرت مینی
سے آنکھوں میں ہرج پیدا ہوگیا تھا۔

مصری ڈاک کا آگبوٹ ایک ہفتہ کے بعد دوسرے پنجشنبہ کو یہاں آتا ہے۔ مصر کے دریائے نیل سے بہت نہریں نکالی
گئی ہیں۔ چنانچہ انہیں سے ایک نہر مقام سویس بھی لائی گئی ہے۔ نیل کا آب شیریں لطیف چند چند آنہ (شیشہ کے
قرابہ) میں آگبوٹ پر آتا ہے۔ ان میں سے دو تین قرابے پانی ایجنٹ موصوف بھی رکھ لیتے ہیں چنانچہ میں نے انکے
یہاں اس پانی کو نوش کیا۔ اور جب تک یہاں قیام رہا۔ وہی پانی منگواتا رہا۔

۱۸ صفر پنجشنبہ کو مصری ڈاک کا آگبوٹ یہاں آیا۔ اور پانچ روپیہ کے ٹکٹ میں بہتیرے حجاج کو جدہ کے لیتا گیا
مغل کمپنی کے ایجنٹ نے حجاج کو روکنے کی غرض سے جدہ کا ٹکٹ ایک مجیدی (عہ) کردیا۔ اور بعد روانگی آگبوٹ
مذکور کے جدہ کا ٹکٹ دینا موقوف کیا۔

۱۹ صفر جمعہ کو ایک جہاز استنبول سے آیا وہ چار روپیہ ٹکٹ میں تھوڑے مسافر لیتا ہوا ۲۰ صفر کو جدہ گیا
جب کوئی جہاز آتا ہوا دور سے دکھائی دیتا ہے تو سلطانی مکان پر جو لب ساحل واقع ہوا ہے، زرد جھنڈی چڑہائی جاتی ہے
جب تک جھنڈی اُتاری نہیں جاتی ہے جہاز وہاں سے نہیں ٹلتا۔
مولوی حبیب احمد صاحب کا ایک ساتھی بنارس کا رہنے والا جو منبع پہنچکر بیماری کیوجہ سے مدینہ نہ جا سکا اُسکو زیر نگرانی حسن صالح

(۱) یہ معلوم ہوچکا ہو کہ مطوف، صاحب ہماری بستہ خاطر ساتہ نہیں آئے تھے۔ تاہم میں نے ایک گنی دیکر ان کو رخصت کیا اور لوگوں نے جو انکی خدمت کی
بابت مجکو بتحقیق معلوم نہیں۔ ۱۲

موصوف الصدر کے چھوڑکر خود مدینہ گئے۔ بعد واپسی کے معلوم ہوا کہ اُس نے عقب مین سفر آخرت اختیار کیا۔ اسکے پاس کچھ گنیان تھین جنکو یہان کے شریف صاحب نے قاضی صاحب یہان ڈپازٹ (جمع) کردی۔ مولوی لطیف الحسن صاحب نے اس غریب کے ورثہ کے خیال سے بڑی کوششون کے ساتھ برآمد کرلی مولوی حبیب احمد صاحب نے ایک غلام سعید نامی کو بھی چار گنیون مین ۱۷ رصفر کو خرید کر آزاد کیا۔ اسکی بیع کا قبالہ اور عتق نامہ کے تکمیلات مین اور بھی ایک گنی خرچ ہوئی۔ قبالہ اور عتق نامہ کے ٹرکی اسٹمپ مثل ہندستانی اسٹمپ سابق زمانہ کے سفید ابھرے ہوے حرفون مین ٹھپہ کئے ہوئے تھے اور نیچے اسکے قیمت اسکی اون (دس) غرش عربی خط مین چھپا ہوا تھا۔ اس پر قاضی صاحب یہان رجسٹری کرائی گئی۔ شاید غلام مذکور کے ایک آنکھ مین پھولی تھی یا بائع غرضمند تھا اسلیے بہت ارزان ملگیا وہ آزادی کے بعد حُدَیدَہ چلا گیا وہان سے آٹھ کوس پر اسکی مان تھی اس سے جاملا۔

۲۰ رصفر شنبہ کو علی الصباح مدینہ سے ایک قافلہ جسمین مولوی خلیل احمد صاحب موصوف اور بمبئی کے بوہرے تھے صحیح وسلامت پہونچا۔ مجھکو دھوکے مین مطوف صاحب کے اپنے مدینہ سے ایک ہفتہ پہلے یہان آکر ٹھہرنے پر سخت حسرت اور بہت افسوس ہوا اور آجتک ہے۔ غربا اور مساکین کچھ بدقسمتی سے یہان کے بندر مین سوائے جہاز منصوری کے دوسرا جہاز نہ تھا اسکے افسر ایجنٹ نے میدان خالی پایا اور نرخ ٹکٹ کا حسب مطلب اپنے مقرر کرکے فروختگی ٹکٹ کا دفتر کھولا مصطفے زمزمی (کمیشن ایجنٹ) نے فشٹ کا محصول زیادہ سمجھکر بھی خواہانہ طور پر کبن (سلون) یعنی سکن کلاس کا ٹکٹ بہت کم پڑلانے اور مجھکو اسکے لینے کی ترغیب دی۔ گرچہ فشٹ کے اعتبار سے سکن کلاس ہی بہت پرتکلف گدہ اور تکیہ سے آراستہ تھا۔ لیکن بند غیر ہوادار ہونے کے باعث مین نے ہوا کی عافیت کی امید سے زیادہ خرچ کرکے فشٹ کا ٹکٹ لینا اقدم و مرجح سمجھا۔ سب سے پہلے منشی محمد اسمعیل صاحب نے فشٹ کا تین ٹکٹ اپنا اور تین ٹکٹ ہمارا فی ٹکٹ ۵ علاوہ دک (تنتق) کا ٹکٹ فی نفر ۳۰ عبدالرحیم بخش کی معرفت خرید کر شناخت کے لیے فشٹ کے ٹکٹون کی پشت پر فارسی حرفون مین نمبر ۱ تا ۹ لکھدیا۔ گرچہ مین نے بچہ نابالغ کا کرایہ نصف لینے کو کہا مگر افسر ایجنٹ نے پورا ہی ۵ لیا۔ چھوٹا بسبب زیادہ ہونے نول (کرایہ جہاز) کے غربا اور مساکین بمبئی کا ٹکٹ لینے سے مجبور ہوکر جدہ کا ٹکٹ لیا اور بہتیرے مایوس ہوکر دو دو روپیہ مین بگلہ (بڑی کشتی) مین بیٹھکر (جدہ جو غالبًا یہان سے چھتیس گھنٹہ مین پہونچتا ہی) چلے گئے۔

ینبع سے چل چلاو۔ ضروری چیزین خرید کر کچھ دن چڑھتے ہم لوگ ایک مکان سلطانی کے اندر سے کشتیون پر سوار ہوئے۔ اس مکان اور جہاز کے درمیان سمندر مین کشتیون کو ٹھہرایا ایک ملازم سلطانی دوسری کشتی پر سوار آیا اور سب کو شمار کرکے فی کس دو آنہ حق الحکومتہ لیا اور فی کس چار آنہ کشتی کا کرایہ سب سے جبرًا دلایا مگر رسید

کسی کو ندی۔

جہاز مین تبدیل ٹکٹ کا ناپسندیدہ طریقہ گرچہ افسر ایجنٹ نے جو چھپا ہوا ٹکٹ ضابطہ کے ساتھ لوگون کو دیا تھا اسکو بدلنے کی ضرورت نہ تھی مگر نمعلوم کس مصلحت سے جب لوگ کشتی سے جہاز کے اخری زینے پر پہونچتے تھے جہاز کا کرانی ٹکٹ کو حجاج کے ہاتھون سے لیکر دوسرا ٹکٹ یعنی چار انچ مربع سادہ پرزہ جسپر نمبر پنسل کا لکھا ہوا تھا دیا اور بہت انتظام و بلیغ اہتمام سے ایک ایک آدمی کو جہاز کے اندر جانے دیا۔ مگر فشٹ کلاس کے لوگونکو اسی چار انچ کے پرزہ پر پنسل سے کچھ نشان (یا شاید انگریزی مین اِفْ) لکھدیتا۔ اور بعض کے ٹکٹ پر فشٹ کی علامت بنانا قصدًا یا سہوًا چھوڑ بھی دیتا چنانچہ انگریزی دان لوگون مین سے مولوی حبیب احمد صاحب کے ٹکٹ پر کچھ نہین لکھا آپنے فورًا کرانی کو متنبہ کرکے لکھوایا۔ مگر غیر انگریزی دان مرد اور عورتین برقع پوش کو کیا خبر کہ کرانی نے فشٹ کی نشانی لکھدی یا نہ۔

پہلا واقعہ کرانی کی بدبختی۔ جب کرانی فشٹ والون کو شمار کرنے اور انکا ٹکٹ دیکھنے آیا تب منجملہ چھ ٹکٹ ہمارے اور منشی محمد اسمعیل صاحب کے ایک پر علامت فشٹ کی نہین پاکر کہا کہ تم لوگون نے پانچ ٹکٹ فسٹ کا لیا ہو۔ اگر ایک محصول (۵) فشٹ کا دیوین تو یہان رہین ورنہ ایک شخص تھتق مین چلا جائے۔

چھ ٹکٹ لینے کے جواب مین اولًا یہ کہا گیا کہ ایجنٹ کا فشٹ کے ٹکٹ دیے ہوئے تمہارے پاس ہے۔ اس سے فشٹ کے لوگونکی تعداد ملاوین۔ ثانیاً ہمارے ٹکٹون کی پشت پر نمبر فارسی مین لکھا ہوا ہے ثالثًا عبدالرحیم بخش نے شہادت دی رابعًا خود ٹکٹ دہندہ عبدالکریم نامی افسر ایجنٹ نے جو ایک ثقہ آدمی تھا تصدیقًا کہا کہ بے شک سب سے پہلے فشٹ کا چھ ٹکٹ ان لوگون نے لیا ہے۔ تب کرانی ان دلائل و براہین سے نادم ہوکر چھٹھا ٹکٹ پر نشانی بنادی ع رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت۔

دوسرا واقعہ منشی محمد اسمعیل صاحب کا نوکر بودھو خان نے (جو فی الواقع اسم بامسمی تھا) کرانی کا ٹکٹ تبدیل کرکے پرزہ دیا ہوا کو غفلت سے گم کردیا۔ جب کرانی ٹکٹ دیکھنے کو آیا اس سے کہا گیا کہ گرچہ اندر جہاز کے گم گشتگی ٹکٹ سے کمپنی کا کوئی ضرر نہین تاہم افسر ایجنٹ کے دیے ہوے ٹکٹون کو (جو تمہاری تحویل مین ہین) مسافرون کی تعداد سے ملاوین اگر ایک ٹکٹ کی فی الواقع کمی پائی جائے تو محصول لیوین ورنہ قابل معافی ہے درگذرین مگر اسنے ایک بھی نہ مانا۔ دو گنی (۵) منشی صاحب سے لے ہی چھوڑا۔

حاشیہ باہر جہاز کے ٹکٹ گم ہوجائین اسکو دوسرے آدمی کے استعمال کرنیکا احتمال ہے مگر اندر جہاز کے ٹکٹ یافتہ اسکو لیکر کیا کرینگے اور اس سے کمپنی کا کیا نقصان ہوسکتا ہے

رات کو فرسٹ کلاس میں مٹی کے تیل کا لیمپ جہاز والے نے روشن کرایا۔ مگر پانی یا لکڑی کسیکو نہ دی۔ میں نے شب کو مسلمان باورچی کو سہر دیکر کھچڑی پکوائی۔ دس بجے کھاکر فرسٹ میں باآرام تمام سو رہا۔

فرسٹ کے پاخانہ میں ہروقت پانی گرا کرتا تہا۔ جس سے ہروقت صاف رہتا۔ غسلخانے کی چھت میں جھرنا اور ایک گوشہ میں قلفی اور بیچ میں حوض صاف ستھرا تھا۔

۲۱ صفر یکشنبہ صبحکو سید محمد عمر صاحب موصوف مجھسے ملنے آئے۔ جب جہاز نے لنگر اٹھانا شروع کیا بعد سلام کے فی امان اللہ کہکر رخصت ہوگئے۔ حسن اتفاق سے اس جہاز کے اسسٹنٹ ڈاکٹر وہ یحییٰ حسن تھے جو ساکن دانا پور حال مقامی فتحپور ہسوہ ہیں اور جن سے مجکو بمبئی میں مکہ آنیکے وقت خانصاحب سید نثار حسین صاحب کے یہاں ملاقات ہوئی تہی

سامان غیبی ۔ مبلغ ۲۰ جہاز کے کرایہ نے غربا اور مساکین کو ینبع میں متفکر و متردد اور پریشان کر رکھا تھا۔ از انجملہ ایک ہمارا ملاقاتی نائی دیجام مع اپنی بیوی ساکن فتحپور ہسوہ مذکور جو مکہ اور منیٰ سب جگہ گویا ہمارے ساتھ ساتھ تھا چونکہ اسکے پاس کل ۱۰ روپیہ تھے اسنے ہماری ہدایت سے کسیطرح ڈاکٹر موصوف سے ملاقات کی اور اپنی حالت زار کہہ سنائی۔ ڈاکٹر صاحب نے حق ہموطنی اور ہمسائگی ادا کرنے کو کرانی جہاز سے سفارش کرکے نائی کو ایک ۸ ٹکٹ جہاز کا ۷ روپیہ میں دلادیا اور سول سرجن ڈاکٹر جہاز سے یہ کہکر اسکی بیوی کو بھی جہاز پر سوار کرادیا کہ اس جہاز میں زیادہ تر معزز شرفا پردہ دار عورتیں ہیں انکی خیریت و صحت و بیماری کی کیفیت اس عورت کے ذریعہ سے دریافت کرتا رہونگا

فرسٹ کلاس میں ایک ہمارے ہم خیال مولوی حبیب احمد صاحب مع اپنے رفیق حکیم حافظ محمد عمر صاحب بنارسی کے رونق افروز تھے۔ فرسٹ کے دوسرے کمرے میں دو شخص حنفی حیدرآبادی تاجر تھے جنکے ساتھ ایک انکی بھابھی (بھاوج) ہوتی اور دوسری انکی بہن تھی۔

بمبئی کے بوہرے جو ہمارے آنیکے بعد ایک ہفتہ مدینہ میں رہگئے تھے اسی جہاز میں سوار ہوئے انکے مدینہ میں رہجانے پر مطوف صاحب کے باعث مدینہ سے ایک ہفتہ قبل اپنے چلے آنے پر بہت حسرت ہوئی اور آجتک ہے۔

اگر جہاز کے کل پرزے صاف کرنیکے لیے کھولے جاتے ہیں تو اسکے چڑھانے اور درستگی میں پانچ گھنٹے صرف ہوتے ہیں۔ اور اگر جہاز کا اسٹیم ٹھنڈا رہتا ہے تو اسکے گرم کرنیمیں بھی پانچ گھنٹے لگتے ہیں جب دن کے دس بجے تو جہاز نے لنگر اٹھایا۔ میں نے بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پڑھا۔ باقی دن اور تمام رات جہاز چلتا رہا۔

۲۲ صفر مطابق ۱۶۔ اپریل دوشنبہ صبح کو آٹھ بجے جہاز نے جدہ کے ساحل پر لنگر گرایا۔ اگر جہاز میں مال وغیرہ لینے یا اسکے اتارنے کی ضرورت نہیں رہتی ہے تو بھی اسکا قانوناً ۲۴ گھنٹے ٹھیرنا ضروریات سے ہے۔

۵ یہاں پر بعض مضمون مقدم مؤخر ہوگیا ہے ۱۲ ۔ ۵ کیونکہ میں مسجد نبوی کی با جماعت نماز پنجگانہ اور صلوٰۃ و سلام حضرت پر پہنچنے سے

میں اپنا حوائج (اسباب) لانیکے لیے چار آنہ کشتی کا کرایہ دیکر گھاٹ پر پہنچا۔ اور وہاں سے قبل ۱۲ بجے کے بی بی زینب کے گھر
داخل ہوا۔ انہوں نے کہا کہ شیخ ظہور الدین عرف بھکاری ساکن مھونی ضلع پٹنہ جو علالت کے باعث زیر نگرانی اُنکے تھے۔
۱۹۔ مارچ شب جمعہ کو سفر آخرت اختیار کیا ؎ علالت سے اپنے نہ گھر جا سکے ✤ بماہ صفر وہ سفر کر گئے ✤ انا للہ و انا الیہ
راجعون ✤ وہ مرحوم جب مکہ آئے تھے بیمار تھے اور جبتک مکہ میں رہے بیمار رہے ہماری دانست میں حج کے بعد
گناہوں سے ملوث نہوئے۔ دنیا سے پاک صاف گئے اللھم اغفر لہ ✤

زینب کے بیان پر اُنکی تجہیز و تکفین کا پندرہ روپیہ خرچہ (جو نائب مطوف نے زینب سے لیا تھا) اُسکو منشی محمد اسمٰعیل صاحب
نے دیدیا۔ اُس مرحوم کے لیے منشی صاحب نے تیس روپیہ کا ٹکٹ ینبع میں خرید کیا تھا۔ بذریعہ نائب مطوف بیس
روپیہ پر فروخت کر ڈالا۔ دس روپیہ خسارہ کے علاوہ واپسی ریل کے ٹکٹ کا روپیہ نہ معلوم ضائع ہوا یا اُن کے
ورثہ کو ملا۔ اِسی لیئے مولوی رفیع الدین بیرسٹرایٹ لا بمبئی نے گورنمنٹ کی رائے سے جو واپسی ٹکٹ جہاز کا بمبئی
میں لینے کی تھی اتفاق نہ کیا ✤

احمد بخش (نائب ایجنٹ مطوف) مجھکو ساتھ لیکر جمرک (کسٹم ہوس) گئے۔ اہالیان جمرک (ترکی) سے ہمارے نام کے بوسطہ
لری (نوشت ڈاک خانہ) کو دکھلایا۔ میں نے جو قبل حج مکہ سے اُنکے پاس بھیجا تھا وہاں اُسکا کوئی پتہ نہ چلا لیکن اِن لوگوں
کی رہنمائی سے بوسطہ خانہ (ڈاک خانہ) میں پتہ ملا۔ مگر وہ خط اِن شور (بیمہ کیا ہوا) تھا پوسٹ ماسٹر (ترکی) نے بلا ثبوت
مہر دینے سے انکار کیا۔ چونکہ میں اپنی مہر جہاز پر چھوڑ آیا تھا اسلیئے جب احمد بخش نے گھر سے اپنی مہر منگوائی تب کی
پوسٹماسٹر نے ہم سے لفافہ کو کھلوا کر پچاس روپیہ کے نوٹ ملفوف کی وصولی کا مجھسے اقرار لیا۔ پھر اپنے رجسٹر میں
ہمارے دستخط کے نیچے اُنکی گواہی لکھکے مہر کرالی ✤

حسن اتفاق سے ڈاک خانہ میں ایک خط نوشتہ و مرسلہ عزیزان حافظ محمد عبد الشکور و محمد مبین سلمہما اللہ رب العالمین کا ملا
جو مکہ سے واپس آکر سویس کی ڈاک کے انتظار میں رکھا ہوا تھا اور جسمیں حکیم خدا بخش کے مع الخیر ۱۶ محرم کو مکان پہنچنے
کا حال لکھا تھا ؎ رفتند رفیقان و رسیدند بمنزل ✤ درخواب غروری تو ہنوز اے دل غافل ✤

سویس کے ڈاک خانہ کی مہر میں بخط عربی السویس اور انگریزی میں "SUEZ" کھدا ہوا ہے ✤
احمد بخش کے پوچھنے پر میں نے کہا کہ اس خط میں ہمارے مسکن رمضان پور اور اُسکے اطراف و جوانب میں چوہوں کے مرنے کی
خبر لکھی ہے جو طاعون کا مقدمہ ہے۔ ترکی پوسٹماسٹران سنکر متحیر و متعجب ہوئے ✤

ط ۲۵ کیونکہ ایسے روپیے برآمد کرنے میں جو اشکال اور دقتیں پیش آتی ہیں اُنکی وجہ سے برآمد کرنیوالے کو چھوڑ دینے پر مجبوری ہوتی ہے اور وہ روپیہ ٹکٹ لینے
والے کا ضائع ہو جاتا ہے ۱۲ منہ ط ۲۵ یعنی اگر واپسی ریل کا ٹکٹ اور واپسی جہاز کا ٹکٹ لینے والا مر گیا یا وہ ٹکٹ گم ہو گیا یا ایک سال یا زیادہ حرمین شریفین
میں رہ گیا تو اُس کا روپیہ ضائع ہو گیا ۱۲ منہ ط ۲۵ جس مکتوب الیہ کا پتہ نہیں چلتا یا وہ مکہ سے شقدف روانہ ہو چکا ہے تو وہ خط جدہ واپس آتا ہے جدہ سے جب

جب ڈاکخانہ سے لوٹ آیا شیخ محمد ظہیر الحق ساکن لوری ضلع گیا سے ملاقات ہوئی وہ اور سید جعفر مطوف ہمراہ رئیسہ زنجبار کے
مکہ سے بارادہ مدینہ منورہ جانیکے ابھی آرہے تھے چونکہ مطوف صاحب دوسرے مکان مین فروکش تھے اسلیئے من عجلت۵ اور
عدیم فرصتی کے باعث ان سے ملنے کو جا نہ سکا ۔ معلوم ہوا کہ مکہ مکرمہ مین آجکل سخت گرمی ہے وہان کے دستور کے موافق
امرا طائف جا رہے ہین جو باعتبار ٹھنڈک کے عربستان کا کوہ شملہ ہے ۔ اور غربا رات کاٹنے کو تنعیم کی طرف جاتے ہین
شہر کے اعتبار سے یہان فی الجملہ ٹھنڈ اور خنکی رہتی ہے ۔

بعد نماز ظہر اسباب کو امانت بحفاظت رکھنے کا معاوضہ فی عدد یکروپیہ بی بی زینب کو اور سبز صندوق کے خالی
رکھنے کا کرایہ آٹھ آنہ نائب مطوف کو ادا کر دیا بعد ایک بجے دن کے بازار آیا بارہ بارہ آنہ کو تربز ۔ چودہ آنہ او گاؤ
دُنبے کا گوشت آٹھ آنہ مین دودھ کا ڈبہ ۔ آور آلو ۔ دہی ۔ کولا ۔ سیب ۔ لیمون کاغذی اور ضمیری ۔ چاول ۔ دال ۔ آٹا
گھی وغیرہ بمبئی تک جہاز پر کھانیکے انداز سے خرید کیا ۔ آب زمزم کی پانچ پیٹیان دو اپنی دو مولوی محمد زبیر صاحب اور
ایک سید انیس الحق صاحب کی جو قبل سے وہان رکھی ہوئی تھین ساتھ لین ۔ بعد چار بجے گھاٹ پر پہونچا اور ایک کشتی پر سوار ہوا
ایک آدمی (شاید یمنی) اپنے کو ملازم سلطان ظاہر کیا اور ہر ایک سے ایک ایک روپیہ حق الحکومۃ اور کشتی کا کرایہ وصول
کر گیا مگر کسیکو روپیہ کے وصول کی ضابطہ کی رسید یا پرزہ بھی ندیا ۔ شب کو بعافیت تمام جہاز پر بسر کیا ۔

۲۳ صفر شنبہ صبح کو مطوف صاحب مع شیخ محمد ظہیر الحق رئیسہ زنجبار کے ہمراہ جہاز مین ینبع روانہ ہوئے ۔
کچھ دن چڑھتے بہتیرے لوگ مکہ سے آکر ہمارے جہاز مین سوار ہوئے ۔ از انجملہ حسن اتفاق سے مولوی احمد علی خانصاحب
شروانی ساکن دھمیں موضع ڈھولنا ضلع ایٹہ متعلق ڈاکخانہ بلرام و اسٹیشن کاس گنج من مضافات علی گڈھ مع قبائل
فسٹ کلاس مین رونق افزا ہوئے ۔ عامل بالحدیث ۔ تہجد گذار ۔ انابت الی اللہ کے آثار چہرہ سے ہویدا و آشکارا تھی
ان کے ایک معزز ملازم (مگر رشتہ دار) عبد الغنی خان نامی بہت ہی خلیق ساتھ تھے ۔

کسی نیک بندۂ خدا نے تو ساکین کو اپنے پاس سے ٹکٹ خرید کر جہاز مین سوار کرا دیا ۔ این کار از تو آید و مردان چنین کنند
بعد دوپہر جہاز کا لنگر اٹھا اور واقف کار (ارکاٹی) نے جہاز کی کمان اپنے ہاتھ مین لیکر اپنے معلومات پر داہنے
بائین چکر دیتا ہوا دشوار گذار رست سے نکالکر وہ ہوڑی (کشتی) پر لوٹ آیا اور جہاز سیدھا روانہ ہوا ۔

شرمناک واقعہ جو لوگ مکہ معظمہ سے آکر اس جہاز مین سوار ہوے انکی زبانی معلوم ہوا کہ شاہ محمد معصوم صاحب
حنفی مجددی کے نام کسی کی ایک تحریر ہندستان سے بذریعہ سید عبد القادر شیبی کے وصول ہوئی ان شاہ صاحب نے

۵؎ عجلت چونکہ جہاز پر شام تک لوٹ جانا ضرور تھا ۔ عدیم الفرصتی چونکہ ڈاکخانہ سے بیمہ خط لانا بازار سے چیزین خرید کرنا وغیرہ وغیرہ تھے ۔

پوچھا یہ کیسی تحریر ہے کہا کہ اسمین چند مسائل لکھے ہین ازانجملہ پہلا یہ کہ احمد رضا خانصاحب بریلوی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سمیع ہونے اور نزدیک و دور سے یکسان سُننے کا اعتقاد رکھتے ہین۔

دوسرا یہ کہ وہ سابقین مین سے شاہ ولی اللہ محدث اور مولانا اسمعیل شہید وغیرہما اور لاحقین مین سے مولوی محمد قاسم نانوتوی اور شاہ رشید احمد گنگوہی وغیرہما مغفورین اموات کو کافر کہتے ہین شیبی نے مسئلہ اول کو زیادہ تر نیا اور انوکھا سمجھکر اُس تحریر کو مکہ کے شریف صاحب کے یہان پیش کیا۔ آپ نے شیخ شعیب مغربی سے پہلے مسئلے کی تحقیق کی شیخ نے برجستہ اس عقیدہ جدیدہ کے بطلان مین چالیس دلیلین آیات قرآنی اور احادیث نبویہ سے زبانی عرض کی۔ ان مختصر دلائل تردیدی کو سُنتے ہی شریف صاحب کا خیال خانصاحب کیطرف سے بدل گیا اور خانصاحب کو باضابطہ طلب کر کے انکی عقیدہ جدیدہ کی تصدیق ان سے کرا کے اسکی دلیل پوچھی۔ چونکہ خانصاحب دلیل زبانی بروقت پیش کرنے سے مجبور و معذور رہے سو اسلئے شریف صاحب نے یہ حکم نافذ فرمایا کہ تا پیش کرنے دلیل اور دینے ثبوت اپنی عقیدہ کے مطوف کی ضمانت پر نظر بند رہین مکہ مکرمہ سے باہر جانے نہ پاوین۔ آخر نتیجہ اسکا کیا ہوا مجھکو اسیقدر معلوم ہے جو اخبارات مین چھپکر شایع ہوتا گیا۔ خانصاحب کے معتقدین شاہ ولی اللہ صاحب کو کافر کہنے کا سبب یہ بیان کرتے ہین کہ انھین نے ہندستان مین غیر مقلدی کی بنیاد ڈالی۔ اور مولانا اسمعیل کی نسبت کہتے ہین کہ وہ امکان نظیر کے قائل تھے۔

تقریر دلپذیر

مین مولانا شہید مرحوم کی اس تقریر کا خلاصہ نقل کرتا ہون جو مولانا نے دہلی کی کوتوالی کے مقابل ایک مجمع عام مین بمقابلہ مولانا فضل حق خیرآبادی مرحوم کے کی تھی[1] ؎ اہل معنی کو ہے لازم سخن آرائی بھی ÷ بزم مین اہل نظر بھی ہین تماشائی بھی ÷ وہ یہ ہے کہ مولانا شہید نے عوام کو سمجھانے کے لئے ایک خط دیکھلا کر کہا کہ اس خط کو مین نے لکھا ہے اور مثل اسکے بہتیرے خطوط لکھنے کا ملکہ اور استعداد اور قدرت رکھتا ہون۔ لیکن اسوقت اسی خط مین لکھتا ہون کہ آج سے مین کوئی خط نہین لکھونگا۔ مولانا نے حضار مجلس سے عموماً اور عوام لوگون سے خصوصاً مخاطب ہو کر کہا کہ آیا اس اقرار کے لکھنے سے وہ ملکہ و استعداد اور قدرت خطوط نویسی کی جو ہم مین تھی باقی رہی یا زائل و سلب ہو گئی۔ خواص و عوام نے بالاتفاق کہا کہ قدرت خطوط نویسی کی کیون سلب ہونے لگی۔ وہ ملکہ و استعداد و قدرت سب آپ مین باقی ہے۔ آپ کو صرف اپنے اقرار کی البتہ پابندی ہو گئی[2]۔

۲۴ صفر روز چہارشنبہ آج جہاز نے جو شیلے سمندر کو البتہ بہوطے کیا۔ الحمد للہ کہ کسی کو متلی یا چکر

[1] اگر شاہ عبدالعزیز مغفور کو معتقد جانتے ہین سو جن کے بابا کو دیتے ہین گالی ÷ انکے بیٹے کو کرتے ہین سجدہ ۱۲ [2] بدون سبب اس عقیدہ کی جزئی تو ان لوگون نے بھی لغزین کی ۱۲ [3] یہ ایسی صاف تقریر تھی کہ عوام بھی سمجھ گئے۔ لیکن تعجب ہے کہ دوسرے مولانا کے سمجھ مین نہین آئی ۱۲

کسی کو متلی یا چکر یا قے یا اور کسیطرح کی شکایت پیدا نہوئی ۔ مدینہ طیبہ اور ینبع میں توقف ہونے سے جو لوگوں کو موسم گرما میں سمندر[1] میں جوش پیدا ہونے[2] کا وسوسہ اور توہم ہوا تھا ۔ خدا تعالےٰ نے سب کو غلط کر دیا ۔ رات کو فرسٹ کلاس میں ۔۔ نکی محسوس ہوتی تھی کہ دولائی اوڑھنے کی نوبت آجاتی تھی +

۲۵ صفر پنجشنبہ شام کو جہاز نے باب المندب سے عبور کیا ۔ نماز مغرب کا وقت گزرتا جاتا تھا جو محاذی پیرم پہنچا ۔ لائٹ ہوس کی روشنی نظر آئی +

جب تک جہاز پر سوار نہوا تھا کبھی بھولے سے بھی وطن یاد نہ آیا تھا ۔ جہاز پر قدم رکھتے کے ساتھ طبیعت چاہتی تھی کہ کسی طرح سے جلد وطن پہنچیں ؎ گھبرا گئی بلبل جو کیا یاد چمن کو ۔ غربت میں خدا یاد دلائے نہ وطن کو + جدہ سے قریب عدن تک پانچ چھ جہازوں کو آتے اور جاتے ہوئے دیکھا ۔ جہاز میں آب شیریں مقدار معین سے آج کم ملا اسلیئے کہ میٹھا پانی جہاز میں بہت کم رہگیا تھا +

۲۶ صفر جمعہ ۔ دو بجے بعد جہاز عدن پہنچکر لنگر انداز ہوا چونکہ واپسی میں جہاز قرنطینہ کے لوث گندگی سے پاک ہوتا ہے ۔ اسلیئے ڈاکیہ لیٹر بکس لیتا ہوا جہاز پر پہنچا ۔ مدینہ کا خط ایک مدنی کے نام کا لایا ۔ مکتوب الیہ کی تلاش میں اس خط کو ہم لوگوں کو دکھایا ۔ چونکہ مکتوب الیہ جدہ میں جہاز سے اُتر گیا تھا اسلیئے اسکو واپس لیگیا +

میں نے جو خط خیریت نما وطن بھیجنے کے لیے پہلے سے لکھ رکھا تھا ۔ لیٹر بکس میں ڈالدیا ۔ اس پر مُہر عدن میں ۲۲ اپریل (ADEN) اور ڈاک خانہ برگھہ پہنچنے کی مُہر میں ۲۹ ۔ ماہ مذکور وطن پہنچکر دیکھا ۔ جانے کے وقت کی طرح کشتیوں پر چیزیں فروخت ہونے کو آئیں ۔ اور بقدر ضرورت چیزیں خریدی گئیں ۔ مگر پان سبز کل سو عدد تھا جسکو ایک ویرپیش دستہ نے خریدا ۔ جہاز میں یہاں چار ٹانکی آب شیریں بذریعہ اسٹیم اور پائپ (چرمی نل) کے اور دو کشتی پتھر کوئلے اور تمام رات غلے کے بورے بذریعہ مشین کرین (جر ثقیل) کے چڑھائے گئے +

۲۷ صفر شنبہ کو بعد طلوع آفتاب کے جہاز کا لنگر اُٹھا ۔ سمندر ٹھنڈا پڑا تھا ۔ سقطرہ کا زور شور کچھ نہ تھا

۲۸ صفر یکشنبہ ۔ شب کو مولوی محمد علی خانصاحب شیروانی نے ہم لوگوں کی دعوت کی منجملہ کھانوں کے لمغوبے بھی تھے جو اُنکے باورچی نے پکائے تھے ۔ جہاز میں بہت سی مرغیاں بکری کی تھیں جو فی قطعہ ۲ اُس اکو ۔۔ کو ملتی تھیں کبھی مینڈھے (بھیڑے) کا گوشت بھی جہاز میں ملتا تھا ۔ جہاز کے ہوٹل کی مرغیاں اور دوسرے جانوروں کے ذبح کرنے کا اہتمام ڈاکٹر یحییٰ حسن صاحب کے ذمہ تھا ۔ ڈاکٹر صاحب کی تر دعوت (تربز) نے ہم لوگوں کو اُنکے شکریہ میں تر زبان بنادیا +

---

[1] سطوف صاحب اور انکے اتباع نے مدینہ سے جلدی نکل چلنے کی وجوہ میں ایک وجہ یہ بھی کہی تھی کہ جس طرح موسم گرما کا آتا جائیگا اسیطرح سمندر کا تلاطم اور جوش بڑھتا جائیگا ۔ حالانکہ عرب میں سمندروں میں بلحاظ موسم گرم جوش نہیں ہوتا ۔ [2] کیونکہ جزیرہ میں دوسرا خیال تھا ۔۔۔ احکام کے او

۲۹ صفر دوشنبہ کی شب کو ایک عورت حیدر آباد کی فرسٹ کلاس سے غائب ہوئی صبح کو کپتان نے
اُس کی تلاش مین بڑی کوشش کی مگر نہ ملی۔ انا للہ الخ +

۳۰ صفر سہ شنبہ شام کو مطلع صاف نہ تھا۔ کچھ ابر و غبار آلود ہونیکے باعث چاند دکھائی نہ دیا +

یکم ربیع الاول ۔ چہارشنبہ مدینہ منورہ کی رویت کے حساب سے چار بجے دن کو پی کمپنی کا اگبوٹ
ولایت کی ڈاک لیتا ہوا نمودار ہوا اور دو گھنٹہ مین تیز رفتاری کے ساتھ ہمارے جہاز سے آگے نکل گیا۔
اور نظر دن سے غائب ہُوا معلوم ہوا کہ کل پنجشنبہ کو بمبئی پہنچے گا۔ ہمارے جہاز کے کپتان نے ہم لوگون کو
امید دلائی کہ یہ جہاز پرسون جمعہ کو نو بجے رات تک بمبئی پہنچ جائے گا +

۲ ربیع الاول پنجشنبہ ۔ آج سے جہاز کی پوری صفائی اور پالش کرنا اور اُسپر وارنش اور رنگ چڑھانا شروع ہوا

۳ ربیع الاول جمعہ دوپہر کے بعد سے سمندر کے دونون کنارے شمال و جنوب دکھائی دینے لگے۔ ایک کشتی بھی بادل
چڑھائے پورب سے پچھم جانیوالی نظر آئی۔ دس بجے رات کو جہاز ساحل بمبئی پر لنگر انداز ہوا۔ تمام رات ہمنے جہاز پر آرام کیا

۴ ربیع الاول شنبہ سات بجے صبح کو بمبئی کا ڈاکٹر جہاز پر آیا۔ اور سب کو اُترنے کا حکم دیکر چلا گیا۔ ہم نے
اپنے معبود برحق کا سجدہ شکر ادا کیا۔ چونکہ اسباب زیادہ تھا اُسکے اتارنے مین بہت توقف ہوا۔ ہم اٹھارہ آدمیوں نے
دس روپیہ پر ایک کشتی کرایہ کی۔ اسباب کے اتارنے اور کشتی پر چڑھانیکی مزدوری علاوہ دی۔ نو بجے کشتی مین بیٹھکر ۱۰ بجے گھاٹ
پر پہنچے۔ ایک کسٹم کے صاحب کو اپنے سے پہلے پہنچنے والون کا اسباب کھلواتا دیکھکر مین بہت متردد ہوا۔
منشی محمد اسمٰعیل صاحب نے ایک مسلمان پولسمین سے جو وہان موجود تھا کہا کہ اگرچہ آب زمزم اور کھجورون وغیرہ تبرکات کے
سوا کوئی چیز تجارت کی محصول دینے کے لایق نہین ہے۔ مگر ہم کو اسباب کا کھولنا۔ اور باندھنا محصول دینے سے مشکل اور
جبر ہے۔ اسپر اس پولسمین نے تین گاڑیان بتقرر کرایہ منگوا کر پہلے ہم لوگون کا کل اسباب لادکر ہمارے ملازم
محمد داد اور منشی صاحب کے نوکر بدھو خان کے ساتھ کمو سیٹھ کے مسافر خانہ کو روانہ کر دیا۔ پھر وکٹوریہ فٹن کرایہ کی فی
دس آنے کو منگوا کر ہم کو رخصت کیا۔ بعد ۱۱ بجے کے ہم بھی مسافر خانہ مذکور مین پہنچے۔ مولوی عبد الغنی صاحب مہتمم
مسافر خانہ خیر مقدم کہنے کو منتظر تھے۔ ملاقات کے بعد اُنہون نے ہم کو لیمونیڈ اور فاسفورس سوڈا ن برف ڈالکر پلایا۔
مین نے بارہ بجے اسٹیشن بوری بندر پر جاکر خیریت کا ایک تار مکان کو اور دوسرا تار مولوی محمد اشفاق حسین صاحب وکیل ہائیکورٹ
کلکتہ کو دیا۔ ہمارا تار آدہی رات سے قبل مکان پر پہنچا۔ اُسکے جواب مین جناب ماموں حاجی شیخ فضل امام صاحب و جناب ماموں
حاجی شیخ ابو البرکات صاحب نے جو تار نصف شب کے بعد دیا وہ آٹھ بجے صبح کے مجکو ملا۔ گھر کے متعلقین کی خیریت معلوم ہوا

سلہ اس لئے کہ ڈاکٹر و انجینیر ہر ایک جہاز کے کل پرزے اور اُسکے رنگ و روپ پر نظر دوڑا کر تا ہے بعدہ اُس جہاز کی حالت کو دیکھکر اُسکو
پاس کرتا ہے یعنی وہ حکم دیتا ہے کہ ابھی اُسکی حالت مخدوش نہین چلنے کے قابل ہے ۱۲

ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا سجدۂ شکر ادا کیا۔ بمبئی پہنچنے کے ساتھ معلوم ہوا کہ چونکہ یہان طاعون مین آٹھ سو آدمی روزانہ طعمۂ اجل ہو رہے ہین اس لیئے بنگالیون کو ایک دن سے زیادہ ٹھیرنے کا حکم نہین ہے اور انکے سوا اَور ون کو تین روز سے زیادہ یہان رہنے کی اجازت نہین +

۵۔ ربیع الاول سے ۷ ربیع الاول روز سہ شنبہ تک مقیم بمبئی رہا۔ اِس مابین مین ریشم گرین۔ (ریشم کے پارچہ بافی کا کارخانہ) کا نظارہ کیا۔ جو بمبئی کے عجائبات مین سے قابل دید ہے۔ یہان کے مینیجر شیخ عبد القادر بنارسی بہت ہی خلیق اور مہمان نواز شخص ہین۔ ان سے بوساطت مولوی حبیب احمد صاحب کے ملاقات ہوئی۔ اور اُنھون نے ایک دن ہم لوگون کی پرتکلف دعوت کی +

۸۔ ربیع الاول۔ چہارشنبہ۔ بعد تین بجے دن کے اسٹیشن وکٹوریہ ٹرمینس معروف بوری بندر مین واپسی ریل کے ٹکٹون کو جو قبل روانگی مکہ کے لیا گیا تھا۔ تبدیل[ع] کرایا اور ۵ بجے وہان سے ریل مین سوار ہوا +

۹۔ ربیع الاول پنجشنبہ کو پانچ بجے شام کے اٹارسی پہنچکر دس بجے شب کے تبدیل گاڑی کر کے روانہ ہوا +

۱۰۔ ایضاً۔ جمعہ کو سات بجے صبح کے جبل پور پہنچا۔ اور بانتظار تبدیل گاڑی وہان ٹھیرا۔ ۱۱ بجے وہان سے چلا۔ اور ۶ بجے شام کے الہ آباد داخل ہوا۔ چونکہ وہان سے پورب جانیوالی کسی گاڑی کا وقت نہ تھا۔ شب کو وہان بسر کیا +

۱۱۔ ربیع الاول شنبہ۔ ۶ بجے صبح کے الہ آباد سے چلکر ۱۱ بجے دن کو مغلسرائے مین پہنچکر اس لیے ٹھیر گیا کہ وہان سے گیا کی طرف جانیوالی گاڑی کا وقت نہ تھا۔ یہ کلفت غربا و مساکین کی معیت کے باعث اٹھانی پڑی ورنہ بمبئی میل سے بہت جلد اور یکسر مغلسرائے پہنچ سکتا تھا۔ اللھم احیینی مسکیناً وامتنی مسکیناً واحشرنی فی زمرۃ المساکین۔ بعد دس بجے رات کے وہان سے روانہ ہوا +

۱۲ ربیع الاول یک شنبہ کو مین ۳ بجے دن کو اپنی اولاد اور انجال سے آکر ملا۔ اُنکو ہر طرح سے مع الخیر والعافیۃ پایا۔ ساجد بحضرت حق سبحانہ و تعالیٰ ہوا۔ بمطلب میرسد جویاے کام آہستہ آہستہ + بدریا می کشد صیاد دام آہستہ آہستہ

تتمہ

حرمین محترمین کی ہر چیز اور اُنکی تمامی کیفیت اور پوری حالت لکھنے کو دفتر[ل] چاہیئے اور وقت مُوسّع اور کافی۔ مگر واقفیت عامہ لوگونکے لیے موقع کے ساتھ کچھ اوپر لکھہ آیا ہون اور مختصر طور پر کچھ یہان لکھنا مناسب سمجھتا ہون +

[ل] چونکہ سفرنامہ بہت طویل الذیل ہوگیا اسلیئے مین نے بہتیری باتون کو جو ہمارے خطوط مین موجود ہین قصداً ترک کردیا ۱۲ [ع] ٹکٹ دینے والے ٹکٹونکے تبدیل کرنے مین بہت توقف کیا اور مال وزن کرانے والے نے محصول زائد چارج کیا جو مکان پہونچکر بذریعہ درخواست کے مین نے واپس لیا ۱۲

سکہ۔ چونکہ دنیا کے ہر ایک حصہ سے حجاج مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین آتے ہین۔ اسلیئے یہان ہر ملک کے سکے مروج ہین۔ جنی **عثمانیہ** (سلطانی گنی) کا ہر جگہ للعہ **نقرئی سکہ مجیدی** (ترکی ریال) عا۔ ربع مجیدی کا ۱۰ر **برم** (انگریزی ریال) عہ **سنکو** (جاوا کا روپیہ) ہے **تانبے کے سکے** ہلالہ جس کی جمع ہلل بولتے ہین مکہ مین دو آنہ کے ساڑہے تین۔ مدینہ مین دو آنے کے چار ملتے ہین **خمسہ** ایک پائی کے برابر ہوتا ہے **فردانی** (جاوا کا پیسہ) دو آنے کے چھ کوڑیون کے بدلے چلتے مین۔ سوداسلف مین دکاندار قرشون (ایک روپے کے ۱۴ قرش) سے حساب کرتے ہین۔ دو آنی کو گیتا (قطعہ) صغیر چو آنی کو گیتا کبیر کہتے ہین۔ مدینہ کی دوانیان چوانیان عثمانی اور انگریزی مین چھید[2] دیکھا گیا +

طلائی سکہ جنی افرنجی (انگریزی گنی) کا عہ[3]۔ مگر سوداسلف مین بمقام مکہ عہ مدینہ مین عہ ینبع مین عہ ملتا تھا +

سوق الخضرا (سبزی بازار) اللہ کی قدرت کہ مکہ مین کوئی شئے پیدا نہوا اور پہر بھی دنیا کی ہر ایک چیز وہان پائی جائے۔ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا وارزقہم من الثمرات کی اجابت کا پورا ثبوت دیا ہے۔ صبح کو چیزین تازہ[4] بتازہ باہر سے آکر فروخت ہوتی مین۔ اور شام تک اُن سی بازار خالی ہو جاتا ہے۔ انار انجیر۔ انگور۔ بہی۔ سیب۔ کہیرا۔ لکڑی۔ تربز۔ گاجر خربوزہ دونون قسم۔ مولی۔ بیٹے۔ شکر قند بیر۔ لیمون کاغذی و شربتی۔ شلجم۔ کرم کلہ۔ باقلا۔ کدو۔ گہنڈا۔ سیم۔ ترئین۔ بہنڈی۔ کریلا۔ بیگن دیسی اور ولایتی پالک اور خرفہ کا ساگ۔ ہری مرچین۔ ہرا پودینہ۔ دہنیا کے ہرے پتے۔ گندنا۔ مقدونس[5]۔ گائے کا دودھ اور دہی اور گھی۔ مرغ۔ مرغیان۔ انڈے۔ دنبے۔ خصی۔ اونٹ گائے کے گوشت۔ آلو بمبئی وغیرہ سے جاتا ہے۔ ایک ثقہ نے کہا کہ مکہ اور طائف کے بیچ مین۔ ایک درخت آم کا ہے۔ موسم مین بدو لوگ خام ہی توڑلاتے ہین۔ مین نے پچیس ۲۵ خریدکر مین بھی اچار ڈالتا ہون۔ ایندھن (جلانے) کی لکڑیان لوگ بیچنے کو لاتے ہین اور نیلام خانہ مین بھی ملتی ہین۔

دوکانین۔ میرے خیال مین خوش سلیقگی اور خوش لباسی کا عرب پر خاتمہ ہے اسی میلان طبعی کا اثر ہے کہ اگرچہ دوکان کیسی ہی مختصر ہو۔ لیکن چیزین سلیقہ کے ساتھ رکھی ہون گی۔ اور صفائی کا بھی پورا لحاظ ہوگا خصوصاً مین جبکہ گھی تیل بیچنے والی دوکان کا ہندوستان کی کثیف دوکانون سے موازنہ کرتا تھا۔ ایک حیرت انگیز تفاوت پاتا تھا۔ ترکی دوکانون کی حالت کا قیاس انگریزی دوکانون سے کیا جا سکتا ہے +

[1] اٹھائی روپیہ ہندوستانی ۱۲ [2] معلوم ہو کہ سلطانی ریزگی مین چھید (سوراخ) اسلیئے کرادیا ہے کہ ان کے مروجہ باہر نہ جانے پائین ۱۲

[3] پندرہ روپیہ ہندوستانی ۱۲ [4] لوگونکو گمان ہے کہ جملہ اقسام کی ترکاریان طائف سے آتی ہین واللہ اعلم [5] اسکی چٹنی بناکر کھاتے ہین ۱۲

دواؤن کی دوکانین - مکہ اور مدینہ مین چند دوکانین دواؤن کی ہین - جہان ضرورت کے مطابق یونانی دوائین ملجاتی ہین - اور بعض وہ دوا جو ہندوستان مین میسر نہین وہان دستیاب ہوتی ہے - دواؤن کے وزن کا حساب اوقیہ سے کیا جاتا ہے - اوقیہ ۸ بھر ہوتا ہے +

مٹھائی کی دوکانین - اہل عرب مٹھائی عموماً بہت کم پسند کرتے ہین - ان کے مذاق کی چیز ورنی ہے مربائے بہی وغیرہ ہین - مٹھائی کی قسمون مین ایک چیز تہنیہ نامی وہان مروج اور اُن کو بہت مرغوب ہے - ہندوستانی مٹھائیان دو دو کانون مین ملتی ہین - جو باب الزیا کے باہر گمر قریب ہین +

بزازہ کی دوکانین مکہ مین بکثرت کپڑے کی دوکانین ہین اور مدینہ مین بھی - جنمین ریشمی اونی سوتی کپڑے شامی استنبولی مصری بغدادی فروخت ہوتے ہین - اور یہ سب کپڑے خوشنمائی مین اپنی آپ ہی نظیر ہین شامی لوگ بعد حج کے کپڑے بہت ہی ارزان فروخت کرکے مرادابادی برتن - آگرہ کی دریان - دہلی کے کارچوبی بادلے اور کلابتون کے کپڑے خرید لیجاتے ہین +

چکی - بالعموم گھوڑے - گدہے - بیلون کی چکیون سے اپنا اور نیز اُجرت پر بھی آٹا پیستے ہین - مگر کچھ بدوُن کی عورتین بھی ہندوستان کے خلاف کھڑی ہوکر ہاتہون سے چکیون مین آٹا پیستی ہین - اور عربی نظم گاتی ہین - چنانچہ مین جو تہوڑا گیہون بمبئی سے لیگیا تہا ان سے فی کیل[1] تین ہلل اُجرت پر آٹا پسوانے کا اتفاق ہوا +

حمام خانہ مکہ مین لوگ زیادہ تر حمام خانے مین غسل کرنیکے خوگر ہین - اور اسی لیے حمام خانون کی حالت اچھی ہے مولوی محمد یعقوب صاحب صادقپوری نے حمام خانے مین نہایا - دس آنے اُجرت دی - مدینہ کے ایک حمام خانے مین مولوی حبیب احمد صاحب بنارسی کا گذر ہوا - جسکے وہ بڑے ثناخوان ہین - کہا کہ سنگ مرمر کا فرش - متعدد نہلانے والے اچھی قسم کی لنگیان - ترکش ٹاول (بڑے رویین دار تولئے) استعمال کو ملتے ہین - ہر ایک موقع غسل پر دو دو ٹوٹیان لگی ہین - ایک سے پانی گرم دوسری سے ٹھنڈا آتا ہے - اول درجہ کی اجرت ۱۲ار اور جو لوگ خود بلا وساطت غسل کرتے ہین وہ ۴ر دیتے ہین +

بچون کی داخلی جب کسی کے یہان لڑکا یا لڑکی پیدا ہوتے ہین تو چالیسوین دن اُس بچہ کو بہترین کپڑے مین لپیٹ کر اُسکی مان اور گھر کی عورتین خدام حرم (خواجہ سرائے) کے پاس لاتی ہین - خدام اُس بچہ کو باب کعبہ کی دہلیز پر رکھکر تہوڑی دیر کے بعد اُس کی مان کو دیتے ہین +

[1] کیل ۴ ۱۰ ار پختہ ہوتا ہے

حفاض طہارۃ البنات - ہر ایک اقلیم وبلاد کی آب وہوا مختلف ہونیکے باعث قدرتی طور پر بچیون کے پیشاب کی جگہ پر کچھہ گوشت بڑھہ جاتا ہے جس کا صغرسنی مین تین سال کی عمر کے بعد اور چھہ برس کے قبل علحدہ کرانے پر انہین مجبوری ہوتی ہے - اور یہ خصوصیت عرب کی نہین ہے بلکہ ممالک متحدہ مین سے امریکہ کی عورتین بھی اسمین شامل ہین اور انکو بھی تجربے نے اس گوشت زائد کے کٹوانے پر مجبور کیا ہے - اور اسکی تفصیل کنوز الصحۃ یواقیت المنحۃ مین محمد تونسی نے لکھی ہے اور مصباح اللغات المصریہ حصہ دوم مین بھی اسکی تصریح موجود ہے -

مدرسہ مکہ معظمہ مین اب تو دو ہی مدرسے مشہور ہین - قرأۃ مین قاری عبدالحق صاحب کا - اور معمولی پڑھائی اور صنعت مین مدرسہ **صولتیہ** - خرچ انکا چندہ پر ہے کوئی خاص و مستقل آمدنی نہین - مدینہ منورہ مین مدرسے بہت ہین - حمیدیہ - محمودیہ - احسانیہ - زیادہ مشہور ہین - باب مجیدی مین بچون کے لئے دو مدرسے ہین - کچھہ رؤسا چندہ دیتے ہین اور کچھہ حکومت کی طرف سے امداد ملتی ہے -

اب اخیر مین کچھہ تھوڑے سے اُن الفاظ اور محاورات عربیہ کا لکھنا ضروری اور مناسب سمجھتا ہون جنکو مین نے اثنائے سفر مین سُنا ہے + اور وہ حسب ذیل ہین +

الفاظ ومحاورات عربیہ ۱

اَبُوْیَ ابی ... ہمارا باپ	اَرْبَعْ اَرْبَعْ چار آدمی - یعنی شقدف کو اُتارو یا اونٹ پر رکھو -	اِشْبَكَ اَیُّ شَیٍٔ بِكَ تجھکو کیا ہوا ہے - یا کیا ہے
ابغی ..... مین چاہتا ہون -	اِرْکَبْ سوار ہو جاؤ	اشدا ای شیٔ ھذا یہ کیا چیز ہے -
اجیر ...... ٹھیکہ پر کام کرنے والا	اِرْمِ ڈال دے - پھینک دے -	اشلك ای شیٔ لك تجھکو کیا -
اَخُوْیَ اخی ..... ہمارا بھائی -	اِسْمَكَ اَیْشَ بفتح میم - اے مرد تیرا کیا نام ہے	اِطْلَعْ اِرْتَقِ اوپر چڑھ
اُرْبُطْ باندھ	اِسْمَكِ اَیْشَ بکسر میم اے عورت تیرا کیا نام ہے	اَغْوَات جمع آغا خواجہ سرا - خدام حرم

۱ یہ طبی رسالہ مصر مین طبع ہوا ہے ۱۲ ۲ یہ رسالہ حکیم عبدالحلیم بن الحکیم خدا بخش رمضان پوری کی طرف منسوب ہے ۱۲ ۳ آپ کے بھائی مولانا عبدالحلیم صاحب ذی علم متوکل قرآن وحدیث کا درس دیتے ہین تصنیف وتالیف کا بھی شغل رکھتے ہین - آپ کا وطن اصلی ہندوستان مگر اطراف گورکھپور مین ہے - مکہ معظمہ مین دوسرے مولوی عبدالحق صاحب ہین اگرچہ الہ آبادی کہلاتے ہین لیکن وہ بھی اطراف گورکھپور ہی کے رہنے والے ہین ... متوکل ہین مگر مولانا عبدالحی صاحب مغفور لکھنوی وغیرہ محققین علما احناف سے سو ظن رکھنے کی نسبت ان کی طرف لوگ کرتے ہین واللہ اعلم ۱۲ ۴ سنا ہے کہ یہ لوگ خلقی مجبوب ہوتے ہین اور ... بی - سالانہ انکی دکھلائی ہوتی ہے شیخ الاغوات (افسر) انکا دیکھتا ہے - اگر کسی کے ذکر کی جگہ کچھہ بھی نمود ربالید گی پائی جاتی ہے تو اُس کو خدمت حرم سے معزول کر دیا جاتا ہے ۱۲

۵ اسی کو ہندستان مین عورتون کا ختنہ نامزد کیا گیا ہے بر تقدیر تسلیم عرب مین اسکو بچون کا ختنہ کہہ سکتے ہین ۱۲

۶ اگر ان الفاظ کے ترجمے مین غلطیان معلوم ہون تو ناظرین اُسے صحیح کر لین

اَکُلَّکَ اقول لک مین تجھکو کہتاہون

الماسیہ ایک چیز نشاستہ کی سفید ہوتی ہے

اسکے دودھ مین فیرنی پکاتے ہین اور پانی مین پکاتے

ہین اُس کو سحلب کہتے ہین +

اَنْدُرْ تو نکل ۔ تو ہٹ جا ۔

انذرُوا تم سب نکل جاؤ

اِنْزِل تو اوتر ۔

اُوْدِی مین دیکھون

اوگف اَی قِف ... ٹھہراؤ

اَیْش اَی شَیءٌ کیا چیز

اِیوَ اَی وَاللہ خدا کی قسم ۔ اور ہان

اِیوَا بہت خوب بہت اچھا ۔

بحری ..... ملاح

بَکْ دِی علے الصباح صبحے

بِدّی ضروری ارادہ ۔ او چاہتا ہون

بک یا قصد ارادہ

بَرّا ..... باہر نکل ۔ بھاگ ۔ ہوشیار ہو جاؤ

بَرّا دچاے وان

برسیم بن تل ایک قسم کی گہاس ہے اسکو جانور

کھاکر بہت موٹے ہوتے ہین ۔

بَطّال خراب

بعد بکرا پرسون

بعدین ..... بعدہ ۔ اُسکے پیچھے ۔

لَقَیماۃ بسکٹ کیطرح سوکھی روٹی ہوتی ہے

بُکرا ..... فردا ۔ کل

بِکَم کسقدر ۔ بکس قیمت پر

بلاش بلاشیٔ مفت

بالمرۃ بالمرات بدرجہ ۔ بدرجہا

قامین کسی کی امان اور ذمہ داری مین رکھنا

تبرّح باہر چل

تبریح تبریز باہر نکلنا

تبغی ..... تو چاہتا ہے

تعال تعالے ..... آؤ

تفاریق ریزگیان ۔ دوائیان ۔ چوانیان

تفاریق ہمستی بجہ چکنی اور ناقص ریزگیان

تلاتہ ثلاثہ ۔ تین

تلوت ثلث

تنبہ جاگ گیا ۔

توسّم کچھ اور دو ۔ جیسے منگنی ۔

توّ ودخل ابھی اندر آیا ۔

توّ و ندر ابھی نکل

جبت ہم نے لایا

جُر کھینچ

جمدانہ قرابہ شیشہ کا

جنبا کنارے ہو جاؤ ۔

جُوّا ۔ جوّ اندر

جیب جیؒ بہ اسکو لاؤ

جیبوا تم سب اس کو لاؤ

جیعان بھوکا

حارہ محلہ

حِجّہ ذی حجہ

حجّوا تم لوگ بولو ۔ جواب دو

حرمی نساء ۔ عورت

حصلت مین نے پایا

حطّوا تم لوگ نیچے ڈالدو ۔ رکھدو

حُلّ کھولدے

حوائج اسباب

حوّات مچھلی کا شکار کرنیوالا

حیّا ابھی چل

خُبز روٹی

خرطہ ایکطرفہ سنگل

خیزران بید کا بنا ہوا شقدف

خلّی چھوڑ

خلوہ حجرہ کوٹھری

دا ۔ ذا وہ مرد

دحین ذالحین اسیوقت

دخیلک للہ خدا کی قسم

درب ..... طریق راہ

درجاز درجات ۔ زینہ ۔ سیڑھی

[illegible]

مونچھو اونٹ سے نفرت کرتے ہین اور انکو حفوہ قلنسوہ النصارا کہتے ہین ۱۲

سلہ عرب کے عوام الناس غین اور قاف اور کاف کو گاف بولتے ہین ۱۲ سلہ مثلا اونٹ کرایہ مکہ معظمہ سے جدہ یا ینبع سے مدینہ طیبہ پہنچانیکا کرایہ کیا جاتا ہے

اوسکو خرطہ (یکطرفہ) کہتے ہین ۱۲ تتمۃ المتفرقات + (۱) صحن مسجد مدینہ طیبہ مین ایک کنوان ہے جسکے پانی کو آب کوثر لوگون نے نامزد کیا ہے

عوام اسکو زمزم کی طرح تبرکا لیجاتے ہین مگر میری تحقیق ہے کہ اصل اسکی سلف صالح مین پائی نہین جاتی ۱۲ (۲) ینبع مین صفائی کے لئے م

دُغْرِیْ .... سیدہے چلے گئے۔ کوئی روک ٹوک نہوئی۔

دُکْنْ ـ لحیہ ... داڑہی

دوبی سیدہا رستہ وغیرہ - اور ابہی

دُوْر بروزن کور - ہفتہ

دَوْرِیَه .... جشن معاوضہ[له]

دُوْش صورت پودینہ کی طرح - گل ریحان کی - مولدنزلہ (دھونڈھ - تلاش کر)

دَقِیْقَه پاسہ پین نئے کہیل کے

دِیْ ذِیْ یہ عورت

ربوعہ چہارشنبہ

رِجَّال مرد

رُوْح جا - چلاجا -

رَکَب سوار

رَکَدْ وَقَدْ سویا - سوگیا

زِبْدِیَه پیالہ

زیبن .... مشکہ

سِتِّیْ سَیِّدَتِیْ میری سرکار اور مالکہ

سَحْلَه شبری

سُکّ روک - بندکر

سِلَّمْ سیڑہی

سُوْق سُوْق بازار

سَیِّب چہوڑ

سِیْدِیْ سَیِّدِیْ .... سرامالک - وبزرگ

سِنِیَّه .. کاب

شبعان پرشکم - آسودہ

شُدّ باندہ - چل

شُدُّوْ باندہو - لادو

شعریہ سیوین

شُفْ دیکہ

شَمْسِیْ دہوپ

شمسیہ چہتری

شُوَیَّا شُوَیَّا .. تہوڑا تہوڑا -

شِیْل اُٹہا -

شِیْلُوْ تم لوگ اٹہاو

صَحْنَه رکابی

طاسہ آبخورہ - کٹورہ

ظفران مفلس

طلع الکمر طلع القمر چاند نکل آیا

طَلِی دُنبہ

طُوَالَه توشک

طَیِّب اچہا -

عَفْش اسباب و بار بردار اونٹ

عَزْ بُوْنِیْ ان لوگون نے مجہے تکلیف دی

عَرْبُوْن بیعانہ

فَرَاش فرش - بچہونا

فَرْخ افرخ اونڈیل -

فسخت مین نے کپڑے کو ہٹادیا - اُتارا

فَکّ کہول

فنجان پیالی

فَنَاجِیْن پیالیان

فُوْق فَوْق اوپر

فی موجود

کُبُّوْ اونڈیلو

کَمَان کَمَا اَنَّه جیسا کہ وہ

کَال قَال ... کہا

کُلْتَلَکْ قُلْتُ مینے تجہکو کہا - یامین نے ترے لیے کہا

کُدّام قدام آگے

کَدَّحْتُ - قَدَّحْتُ مین نے مشکل سے حاصل کیا

کَدِیْش قدایش کسقدر

کَرْضَه قرضہ قرض

کَعْدَه ذیقعدہ

کُلُّه قُلْ لَه .... اُسکو کہہ

کُلِّیْ قُلْ لِیْ مجہکو کہہ

کَوَام جلدی جلدی

لَیْلَه جسن ، میلہ

لَبَّان دودہ کا بیچنے والا - گوالہ - اہیر

لیسال الی الساعة قیامت تک نہین

لَمْبَه .... لیمپ

مافش کچہہ نہین -

[له] دَوْرِیَه وہ جشن ہے کہ جیسے سب دلول ملکر ایک دوست کے یہان دعوت کہاتے ہین - پہر دوسرے کے گہر پہر تیسرے کے گہر - یہان باپکے ساتہ دوستون کے گہرون مین دعوت کہاتا ہے (ایسی ۱۲) [۲] کیلہ وہ جشن ہے کہ کبہی شہر کے اندر سمجہا اور کبہی موسم بہار مین شہر کے باہر سبزہ زار مین جمع ہوکر چند لعاب کہاتے ہین - کبہی یہ چند گہنٹے کے لیے ہوتا ہے - کبہی کئی دن تک - کبہی اس جشن کے خرچ کا متحمل ایک شخص ہوتا ہے کبہی اس کا خرچ کل دوستون پر بحصہ رسدی تقسیم ہوجاتا ہے ۱۲

الماء البائت … باسی پانی	مکارنہ … ایک قسم آٹے کا ہوتا ہے گوشت کے ساتھ پکاتے ہیں	مویا … پانی
الماء الصابح … تازہ پانی	مکص مقص … مقراض	نورالگس … چاندنی
ما اوصّل … میں نہیں پہونچاؤں گا	ملقاط … چمٹا - چوٹا	وسّع … رستہ چھوڑ
ما اوصّلت … میں نے نہیں پہنچایا -	ملعقہ … ملعقہ چمچہ	ولاویل … ڈیل - افسوس
مخدع … کیسہ - تھیلا	منتو … تم کون	واجہتہ … میں نے اسکی ملاقات کی
مرجع … دو طرفہ آمد و رفت	منظرہ … عینک - چشمہ	وجعان … بیمار
مسرجہ … چراغ	منفوش … ایک قسم کی نشاستہ کی ہوتی ہے جو ماہ رمضان میں فروخت ہوتی ہے	ورای ورای … پیچھے
مشربہ … آبخورہ	مواجہہ … ملاقات	ہنداذہ … دس گرہ کا گز عرب کا
مقدونس بقدونس … تتری اسکی مثل ہینگ کے	مو … نہیں	یا ولد یا ولد … اے لڑکے
مگر اور چیز ہے اس کا شوربہ پکاتے ہیں۔	مو لازم … مجھے لازم نہیں	ینبغی … وہ چاہتا ہے۔

مقداف … کشتی کا ڈانڈ

مولد … ماہ ربیع الاول

تفصیل اخراجات

تفصیل اخراجات	متوسط الحال	غربا									
کرایہ وغیرہ			قیمت سیری	۸/	.	کرایہ مکان ۲۵ یوم	۴/	۴/	کرایہ کشتی واپسی بمبئی	۸/	۸/
کرایہ ریل آمد و رفت از کاشی چکٹ وکٹوریہ ٹرمینس معروف بوری بندر بمبئی	[illegible]	[illegible]	کرایہ مکان حجرہ یا جدہ	[illegible]	.	کرایہ بہار از جدہ تا ینبع سکنڈ کلاس	[illegible]	[illegible]	گاڑی از گھات تا مسافر خانہ کو سیٹھ	[illegible]	.
			کرایہ مکان مکہ معظمہ درجہ متوسط	[illegible]	[illegible]	کرایہ کشتی جدہ	[illegible]	[illegible]	کرایہ گاڑی تا اسٹیشن بوقت روانگی مکان	۲/	.
			نذر مطوف بابت طواف اول	[illegible]	.	کرایہ آمد و رفت کشتی در ینبع	۸/	۸/	میزان	[illegible]	[illegible]
			کرایہ اونٹ آمد و رفت عرفات و منیٰ یک کس	[illegible]							
کرایہ گاڑی از اسٹیشن تا مسافر خانہ کو سیٹھ	۲/	[illegible]	کرایہ مکان منیٰ	[illegible]	.	محصول سلطانی اندر ینبع دو طرفہ	۴/	۴			
کرایہ آمد و رفت جہاز فرسٹ کلاس بابت روانگی	[illegible]	[illegible]	کرایہ خیمہ عرفات	[illegible]							
بابت واپسی	[illegible]		ہدی یعنی قربانی	[illegible]	[illegible]	محصول در مکان سلطانی	[illegible]				
کرایہ گاڑی تا مکان بیوپاری	۸/		اجرت قصاب	۴/	۴	کرایہ مکان ینبع بابت قیام آمد و رفت ۲ یوم	[illegible]	[illegible]			
فیس قرنطینہ کامران	[illegible]		کرایہ آمد و رفت اونٹ تا مکہ معظمہ از جدہ بنظر طواف الزیارت مع خوراک جمال	[illegible]	.	کرایہ اونٹ مع شقدف آمد و رفت مدینہ منورہ یک کس	[illegible]	[illegible]			
کرایہ کشتی جدہ	۴/	۴/	کرایہ گاڑی آمد و رفت تنعیم بنظر عمرہ یک کس	۸/		محصول سلطانی بر تکیہ ینبع	۴/				
محصول اندر بابت داخلی جدہ	[illegible]	[illegible]	مطوف مکہ معظمہ	[illegible]							
محصول بیرون بابت خارجی جدہ	[illegible]	[illegible]	جواب ستون وغیرہ								
کرایہ مکان نائب مطوف دو یوم فی یوم ۴/	۸/	۸/	کرایہ اونٹ تبرک یک کس	[illegible]	[illegible]	کرایہ مکان مدینہ طیبہ ۵ یوم	[illegible]	[illegible]			
کرایہ شقدف مع اونٹ تا مکہ یک نفر	[illegible]	[illegible]									

نوٹ خوراک کی قیمت کی مقدار اسلئے لکھنا غیر ممکن ہے کہ چیزوں کا نرخ کم و بیش ہوتا ہے اور خوراک و غذا ہر شخص کی مختلف اور ہر ایک کی خواہش اور مقدرت پر منحصر ہے۔ لیکن غربا کی اوسط خوراک کا خرچ فی شہر [illegible] اور متوسط الحال کا غایت درجہ اس سے دونا یعنی [illegible] وھذا اٰخر ما انتہی الیہ قلم المؤلف محرر السطور وفقہ اللہ لکل عمل مبرور وانہ تعالیٰ معین و شکور و صلے اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

[illegible]

راقم العبد الکاتب محمد عبد الغفور بن حسین

تمت بالخیر

غلطنامہ صحت نامہ
کتاب سفرنامۂ حج

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	[illegible]	وھاپا	ڈھایا	۲۹	۲۳	جدیدہ	جدہ	۵۹	۲	شمالی	شمالی
〃	۱۹	سر	سیر	〃	۲۳	حقیقتلین	محققین	〃	۲۳	شرک	شک
〃	۱۰	بتی	بنی	〃	۲۵	لغوعا	تلغوغا	〃	۲۲	سعال	سُعال
۹	۵	چیرسن	چیرنیں	۳۱	۳	بُتی	بُری	۶۰	۵	ویس	رئیس
〃	۱۲	لڈائی	اڑائی	۳۲	۵	میں نکی	میں کاوشش نکی	۶۳	۹	کوکرکہا	کوکہا
۱۱	۶	ستوں	ستونیں	〃	۱۵	کہتے	گراور کہے	۶۶	۱۷	محمد اعظم	محمد اعظم
۱۴	۳	فلر	فکر	〃	〃	یک	تک	〃	۲۳	مجلس	محبس
〃	۲	خنگی	خستگی	〃	۱۹	دینے	ادھر پتے	۶۸	۸	میں روانہ	میں مکان روانہ
〃	۸	عکس	برعکس	۳۳	۸	چہ روز	چہ روپے	۷۰	۴	رکھکر جالوں	رکھکر باقی جالوں
〃	۱۱	بیاس	قیاس	〃	۱۰	سنہ ۱۳۹۹ھ	سنہ ۱۲۹۹ھ	〃	۲۱	لپنے	پینے
〃	۲۰	تھرڈلی	تیرڈکی	۳۵	۱۴	شبیکه	شُبیکہ	〃	۲۲	سوفت سے گلاں	حرکت رفتار سے گلاس
۱۳	۳	تجگو	مجگو	۳۶	۱۶	ہجبر	ہکبتر	〃	۲۵	کوتی کو	پانی کو
〃	۱۶	کھرنی	گھرنی	۳۸	۱۳	پھتے	پھٹے	۷۱	۲۲	لموف	مطوف
۱۵	۲	قیت	وقت	۳۹	۲۱	کرتے ہیں	کرتے ۔ میں	۷۲	۱۴	جمالان نے اسے	جمالان اُسے
〃	۲۲	نکت بیتلتے	مکت بھیجے								
	۱۶			۴۰	۱	جواب تک	جواب باب الوداع	〃	۲۱	بڑا	بڑاو
۱۶	۱	ہیر	ٹھیر	۴۳	۹	دہانگے	ڈہانکے	۷۳	۱	نہ ہو	نہ ہوا
۱۷	۴	طیبہ	(مدینہ طیبہ)	〃	۱۳	وضہ	موضع	〃	۲۳	گر	اگر
〃	〃	کرچلے	کرچکے	۴۵	۶	لیتا	لانا	〃	〃	گلہاڑی	کلہاڑی
۱۸	۳	سکاں	سکان سے	۴۷	۵	نصبی	ضبی	۷۵	۹	الجاجج	الحاجج
〃	۱۱	گولا	کولا	〃	۱۴	ہوتی ہی	ہوتی رہی	۷۹	۲۰	طلس	اطلس
〃	〃	آوھ	آوھ آئے	۴۸	۱۴	ہوریہ	ہوتے	۸۰	۱۴	ناصرالدین	ناصرالدین اللہ
〃	۱۵	سیب	سیپ	〃	۱۴	سرک	تبرک	〃	۱۵	عبداللہ جحش	عبداللہ بن جحش
〃	۹	آٹھ آدمے	آٹھ آٹھ ادمی کو	۴۹	۱۱	اہل کہ	اہل مکہ	۸۱	۲۱	بن الہجا	بن ابی الہیجا
〃	۲۳	بھجنے کو	بکنے کو آیا	۵۰	۸	گرد ار شام	گرزاء شام	۸۴	۱۱	سہرامی	سہرامی
۱۹	۳	سکند	سکندر	۵۲	۵	سہا	سہما	〃	۱۵	سیدالقادر	سید عبدالقادر
〃	۵	یوزپ	یورپ	۵۳	〃	تین حج	تین غسل حج میں	۸۴	۱۱	ضببی	ضبّی
〃	۱۲	ایک پنیشم	ایک سو پنیشم	〃	۱۰	بنالی	بنائی	۸۶	۱۵	شیرینی رواں	شیرینی کے رواں
〃	۱۳	ھرے	سرے	〃	۲۳	لک	تک	۸۹	۱۲	جھرے لیتا	جاوہ لیتا
۲۰	۲۲	جانے	نہانے	〃	۲۳	فتح کر	فتح کر	۹۱	۱۳	پاس باز	پاس بازیں
۲۱	۱۸	وقت کیوقت معائنہ	وقت معائنہ	۵۵	۱۵	۱۳۵	۵۳۵	〃	۲۰	کے بوے	کے دیئے ہوئے
۲۲	۲	نوا	نو	۵۶	۱	سنی	سُنی	۹۴	۴	اوگاو	آگاہ اور
〃	۱۰	بادالنظر	بادی النظر	〃	۷	پررہی	پرپڑی	〃	۱۵	شیروالی	شیروانی
۲۳	۷	بے لیے	کے لیے	〃	۱۲	غل	حل	〃	۱۸	تو	تو
〃	۱۲	رونی رونی	رونق	〃	۲۳	ذات شقلم	ذات القسم	۹۶	۱	کسی کو حلی باچکر	بعجلت کردے
۲۷	۱۸	ہزلفذ صبرتا فرد	عبارت کم کردے	۵۷	۸	یعنی ایام	بعد ایام	〃	۵	....	ایسی خشکی
۲۸	۱۸	بجود	بجود	〃	۱۸	بنی	بنی	〃	[illegible]	[illegible]	اوڑھنے
۲۹	۱۲	اہل مین	اہل یمن	۵۸	۲۱	[illegible]	طرف	〃	[illegible]	دوشنده	فردوشنده

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۶	۱۶	کوٹے	کوٹے	۱۰۲	کالم۲	لوچاہتاہوں	غلط ہے	۱۰۳	کالم۲	عزبونی	عزبونی
۹۷	۸	پالشش	پالشس	//	کالم۲	قامین	تامین	//	//	عریون	عریون
۹۹	۱۳	لگڑی	لنگڑی	//	//	دوآنیاں	دوانیاں	//	حاشیہ	یہاں	اسی طرح
//	۲۰	سلیقہ کے سلیقہ کے	سلیقہ کے	//	//	شنبۃ	تنّتۃ	۱۰۴	کالم۲	بیجیغ	بیجغی
//	۲۳	معلوم ہو	معلوم ہوا	//	حاشیہ	بُری	بُری	//	کالم۱	۱۸ شفر	۱۸ شعر
۱۰۰	۲	باب الزیا	باب الزیادۃ	۱۰۳	کالم۱	دگودجیش	دوّرِیۃ جیش	//	//	ٹگ	تگ
۱۰۱	۲۱	سوو	سور	//	//	....	دقود - دسودھم	//	کالم۲	۳	۳
۱۰۲	کالم۱	اکلات	اکلت	//	//	رکدوقل	رکّن رقل	//	//	کہ سفر حد کچھ	کہ سفر طہ تیار کچھ
//	//	اودی	اُوْتری	//	۲۰	سفیہ	سِیْنَیْہ	//	کالم۲	۵ دیوم	۲ یوم
//	//	بلدی	بلدی	//	//	طعزان	طعزان	//	//	۴	۳

تمت

بقیہ حواشی صفحہ ۹۵) قولہ اپنے اقرار الخ یہ تقریر اقدم بوجہ عوام کی تھی ۱۲ **بقیہ حواشی صفحہ ۱۰۲**

ف۵ غربا پاپیادہ چلیں ۱۲ **ف۶** جہاز کا کرایہ گھٹتا بڑھتا رہتاہے مگرمیں نے جسقدر کرایہ دیا تھا اُسکو لکھتا ہوں ۱۲ **ف۷** قرنطینہ کی فیس بحساب پیاسٹر دس روپیہ سے بہی کم ہوتی ہے۔ مگرہم لوگوں سے جو کامران میں فیس لی گئی اُسکو میں نے لکھا ہے ۱۲ **ف۸** شبری والے اونٹوں کا کرایہ عجب تی کس تہا ۱۲ **ف۹** غربا جدہ سے مکہ معظمہ تک پیادہ پا چلیں جب تہک جائیں روپیہ دو دو پیسے جمالوں کو دیکر بذیعہ اونٹوں پر سوار ہوں ۱۲ **ف۱۰** جس میں آٹھ آدمی رہ سکتے ہیں ۱۲ **ف۱۱** ساکین ہدی کے عوض تین روزے قبل یوم النحر اور سات روزے بعد ایام تشریق رکھیں ۱۲ **ف۱۲** یعنے شقدف والے اونٹوں کا ۱۲ **ف۱۳** یعنی بوقت پہنچ داخل ہونے اور بوقت واپسی وہاں کے ۱۲ **ف۱۴** وہ رسید جسکو بحفاظت رکھنے کی تاکید صفحہ ۱۰۱ میں لکھی گئی ہے اسکے دکھلانے پر یہاں کے ۶ روپے بری ہوگا ۱۲ **ف۱۵** شبری کے اونٹ کا کرایہ فی کس عجیب تہا ۱۲ **ف۱۶** غربا پیادہ پا چلیں جب تہک جائیں دس روپیہ جمالوں کو دے کر بار بردار اونٹوں پر بیٹھ جائیں یا روزانہ تہوڑا پیادہ پا چلا کریں اور جب تہک جائیں روپیہ دو روپیہ جمالوں کو دیکر بار بردار اونٹوں پر سوار ہو کر باقی مسافت اُس روز کی طے کیا کریں ۱۲ واللہ میسر للصعاب۔

تمت